ن ن
289

جدید

فارسی گرامر

دستور فارسی نوین

محمد نذیر رانجا

Marfat.com

Marfat.com

227-3-7

از مکتب مرحله من المهد الی اللحد
چنین گفت پیغمبر راستگوی
گهواره تا گور دانش بجوی
(فردوسی)

سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلبا کے لئے

جدید

فارسی گرامر

دستور فارسی نوین

کتب خانہ جمیل احمد نذیر لائبریری
ذخیرہ
لاہور پاکستان

مؤلفہ

محمد نذیر رانجھا

عتیق پبلشنگ ہاؤس
۵۵ — اردو نگر ملتان روڈ لاہور — ۲۵

Marfat.com

60358

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ

نام کتاب : جدید فارسی گرامر
مؤلف : محمد نذیر رانجھا
اشاعت اوّل : ۱۹۸۹ء
پرنٹرز : پرنٹنگ پیکیجنگ اینڈ پیپر کنورٹنگ کارپوریشن
اسلام آباد
ناشر : فرزانہ بخاری ، ارم خان
قیمت ۴۸ روپے

Marfat.com

انتساب

پیاری امّی ـــــ اور ـــــ پیارے ابّو

کے نام

جن کی دُعائیں میرے شاملِ حال ہیں

Marfat.com

Marfat.com

فہرست مندرجات

پیش لفظ از جناب ڈاکٹر این اے بلوچ

افتخار از جناب احمد منزوی

محبِ ادب از جناب ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی

باب اوّل 17

گرامر

کلمہ

تعریف

مثالیں

حروف تہجی

الف

ہمزہ

حرف "واو"

حرکت

جزم

تنوین

مدکشیدہ

شد

ہائے معجمہ اور ہائے مہملہ

ہائے غیر ملفوظ اور ہائے ملفوظ

تخفیف

باب دوم 23

لفظ اور اس کی اقسام

کلمہ اور مہمل

کلمہ اور اس کی اقسام

جملہ

تعریف

(الف) جملۂ خبریہ

(ب) جملۂ انشائیہ

جملۂ کامل

Marfat.com

جملۂ ناقص
جملۂ مکمل
جملۂ معترضہ
جملۂ اسمیہ
جملۂ فعلیہ
جملہ کی چند دیگر صورتیں
ارکانِ جملہ
مسندالیہ
مسند
حرف رابطہ

باب سوم 31

اسم
اسم عام
اسم خاص
اسم ذات
اسم معنی
اسم سادہ
اسم مرکب
اسم معرفہ اور نکرہ کی مزید وضاحت
اسم نکرہ کی نشانی
اسم معرفہ کی نشانی
اسم مصغّر
اسم جامد
اسم مشتق
اسم مصدر
اسم آلت
اسم موصول
اسم بدل یا اسم عَلَم

باب چہارم 43

واحد - جمع
اسم واحد
اسم جمع

باب پنجم 51

مذکّر - مونّث

باب ششم 53

مرکبِ اضافی
حروفِ اضافت

باب ہفتم 55

مترادف
متضاد
متشابہ

Marfat.com

باب ہشتم 57

اسم ضمیر

ضمیر شخصی

ضمیر منفصل

ضمیر متصل

ضمیر اشارہ

ضمیر مشترک

اسم اشارہ

متکلم۔مخاطب۔غائب

باب نہم 65

فعل

باب دہم 67

مصدر اور اس کی اقسام

مصدر اصلی یا وضعی

مصدر جعلی یا غیر وضعی

مصدر بسیط یا سادہ

مصدر مرکب

مصدر مرخم

باب یازدہم 71

زمانے کے لحاظ سے فعل کی اقسام

فعل ماضی اور اس کی اقسام

۱۔ ماضی مطلق (سادہ)

۲۔ ماضی استمراری یا ماضی ناتمام

۳۔ ماضی قریب یا نقلی

۴۔ ماضی بعید

۵۔ ماضی التزامی یا ماضی شکیہ

یا ماضی احتمالی

۶۔ ماضی شرطی یا تمنائی

باب دوازدہم 77

فعل مضارع

فعل حال

فعل مستقبل

فعل امر

فعل نہی

باب سیزدہم 83

فاعل یا مسند الیہ

مفعول بے واسطہ

مفعول با واسطہ

باب چہاردہم 87

فعل لازم

Marfat.com

فعل متعدی
فعل متعدی کی اقسام
فعل معروف (معلوم)
فعل مجہول
ماضی مطلق مجہول
ماضی قریب مجہول
ماضی بعید مجہول
ماضی شکیہ مجہول
ماضی استمراری مجہول
ماضی تمنائی مجہول
فعل مستقبل مجہول
فعل مضارع مجہول
فعل حال مجہول

باب ہفدہم 91

مرکب توصیفی (صفت موصوف)
صفت جامد
صفت مشتق
صفت فاعلی
صفت مفعولی
اسم فاعل اور صفت مشبہ کا فرق
صفت معنوی
صفت نسبی
صفت مطلق
صفت تفضیلی
صفت عالی
صفت سادہ و مرکب

باب پانزدہم 93

اسم فاعل

باب شانزدہم 97

فعل کی حالتیں
حالت (وجہ) اخباری
حالت التزامی
حالت امری
حالت امر مدامی
حالت شرطی
حالت وصفی
حالت مصدری
فعل دُعا
فعل تمنّا
افعال معین

Marfat.com

باب ہیجدہم 109

اسم عدد

اعداد ذاتی

اقسام عدد

عدد اصلی

عدد ترتیبی (وصفی)

عدد کسری

عدد توزیعی

باب نوزدہم 115

قید

قید مختص

قید مشترک

قید زمان

قید مکان

قید مقدار

قید تصدیق و تاکید

قید ترتیب و عدد

قید شک و گمان

قید استفہام

قید استثنا

قید نفی

قید تمنا

قید حالت

قید سوگند

باب بیستم 119

اصوات

حروفِ ربط

حروفِ اضافہ

حروفِ استفہام

مختلف حروف و کلمات

باب بیست و یکم 125

علامات وقف

اصطلاحات نظم

فارسی میں ایام و اوقات

فارسی گنتی

ایرانی مہینے

انگریزی مہینوں کا فارسی تلفظ

باب بیست و دوم 135

(اُردو سے فارسی میں ترجمہ کرنے کے لئے بعض اصول)

Marfat.com

فعل معاون (امکانی)
فعل تاکیدی
جتنا، جوں جوں وغیرہ فقرات کا ترجمہ
ایسے جملوں کا ترجمہ جس سے ظاہر ہو کہ ایک فعل کے واقع ہوتے ہی دوسرا فعل صادر ہوا
فعل رخصتی
دعائیہ افعال
مصدر "لگنا" کا استعمال
مصدر یا ماضی مطلق کے ساتھ "چاہنا" کے مشتقات کا استعمال
ایسے افعال جن سے یہ ظاہر ہو کہ ایک امر عنقریب واقع ہونیوالا ہے

باب بیست و سوم

ضرب الامثال

باب بیست و چہارم

آمد نامہ
کتابیات
مؤلف کی دیگر کتب

Marfat.com

پیش لفظ

محمد نذیر رانجھا صاحب اکتوبر ۱۹۸۵ء سے نیشنل ہجرہ کونسل میں میرے ہمراہ کام کر رہے ہیں اور اپنے دفتری کام کے ساتھ ساتھ وہ اپنے فراغت کے لمحوں کو مزید مطالعہ تحقیق و تصنیف میں صرف کر رہے ہیں۔ فارسی زبان میں اچھی خاصی دسترس رکھتے ہیں۔ چنانچہ اس سے قبل وہ "رسالۂ ابدالیہ" "حورائیہ" "اُنسیّہ" "شرح اسماء اللہ" تصنیفات مولانا یعقوب چرخیؒ وغیرہ اہم کتابوں پر کام کر چکے ہیں جن میں سے بیشتر مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان نے ہی شائع کی ہیں۔ ان کے اُردو تراجم میں ابدالیہ و اُنسیّہ اور فارسی تصحیحات میں "شرح مثنوی معنوی" مولانا روم اور "نسایم گلشن" شامل ہیں۔

نذیر رانجھا صاحب کے تعارف میں مجھے یہ لکھتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے۔ کہ وہ ایک ایسے گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں جہاں ان کے لئے تعلیم کا حصول ناممکن تو نہیں تھا البتہ انتہائی مشکل ضرور تھا۔ انہوں نے نامساعد حالات اور گوناگوں پریشانیوں کے باوجود بڑی ہمت اور شب و روز محنت سے تعلیم حاصل کی، جو ان جیسے حالات سے دوچار جوانوں کے لئے ایک زندہ مثال ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ انہوں نے اپنی تعلیم سے کہیں زیادہ کام اپنے زور قلم سے کر دکھایا اور وہ بھی فارسی زبان میں، جس کو ملکی اور غیر ملکی اہل علم و دانشور حضرات نے قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔

فارسی برصغیر کے مسلمانوں کی ایک پسندیدہ اور محبوب زبان رہی ہے اور پاکستان میں بھی تاریخی اعتبار سے فارسی زبان و ادب کی ایک گونہ اہمیت رہی ہے۔ البتہ اس

Marfat.com

وقت تعلیمی اداروں میں فارسی اور عربی رُو بہ زوال ہے۔ یہاں ان اسباب کے تذکرے کا موقع نہیں، مگر فارسی زبان سیکھنے والوں کو ایک دشواری درپیش رہی ہے اور وہ یہ کہ فارسی۔ اُردو لغت اور اُردو زبان میں فارسی گرامر اور کمپوزیشن کی چند کتابیں تو موجود ہیں۔ لیکن وہ قدیم روش پر لکھی گئی ہیں۔ ناشرین بھی انہی کو بدل بدل کر شائع کرتے رہتے ہیں۔ یوں ان کے معیار اور اہمیّت میں کمال کے عنصر کا فقدان نظر آتا ہے۔ اس احساس سے آگاہ افراد یقیناً یہ سوچتے ہیں کہ فارسی زبان کے کسی خیر خواہ اور محبّ کو اُردو زبان میں اس کی تدریس کے لئے ایک معیاری لغت، گرامر اور کمپوزیشن ضرور مرتّب کرنی چاہیئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہ اس "جدید فارسی گرامر" کے مؤلف ذہنی طور پر اس احساس سے بھی متاثر ہیں۔

رانجھا صاحب نے "جدید فارسی گرامر" کی تالیف میں ایران اور پاکستان میں موجود مطبوعہ کتب گرامر کو سامنے رکھا ہے اور پھر اس تالیف میں خاص طور پر دو باتوں کو مدِّنظر رکھا ہے۔ ایک یہ کہ "جدید فارسی گرامر" کو فارسی زبان و ادب کے جدید اصول و ضوابط اور ضروریات کے مطابق مرتّب کیا جائے اور دوسرا یہ کہ بارِ اوّل کتاب مختصر مگر جامع اور اسلوبِ نگارش سادہ اور رواں ہو۔ اس گرامر کا ایک اور امتیاز یہ ہے کہ مؤلّف نے اس کے آخر میں معروف اُردو۔ فارسی "ضرب الامثال" اور ایک مفید اور جامع "آمدنامہ" کا بھی اضافہ کر دیا ہے۔ کتاب ہر لحاظ سے سکول، کالج، یونیورسٹی کے طلبا اور اساتذہ کے لئے مفید اور ان کی بنیادی ضرورتوں کی کفیل نظر آتی ہے۔

ہم مؤلف کو ایسی عمدہ کتاب پیش کرنے پر مبارکباد کہتے ہیں اور ان کی علمی ترقی کے لئے دُعا گو ہیں۔

مخلص

ڈاکٹر این۔ اے۔ بلوچ

ایڈوائزر، نیشنل ہجرہ کونسل آف پاکستان، اسلام آباد

(اپریل ۱۹۸۹ء)

Marfat.com

افتخار

زبان فارسی در شبه قاره همزاد اسلام در این سرزمین است. دین مبین اسلام بر بالهای زبان فارسی بدین سرزمین راه یافت. مردم این مرز و بوم دین خود را با این زبان آموختند و فرهنگ اسلامی را با این زبان شناختند. قرنها بدین زبان آموختند و تکلم کردند، سرودند و تبادل فرهنگی کردند. با زبان فارسی برغنای فرهنگ اسلامی و در سطح جهانی بر فرهنگ بشری افزودند. کتابهای ادبی، عرفانی و تاریخی، یعنی در همه زمینه های دانش بشری نگاشتند. این آثار گرانبها کتابخانه های سرتاسر شبه قاره را انباشته و موزه نشین خاور و باختر شده اند.

مراکز گردآوری اسناد تاریخی انباشته است از دهها هزار نامه ها و وثیقه های به زبان فارسی، که مردمان این سرزمین نوشته اند. این نامه ها اسناد زندگی فرهنگی و مادی مردم این سرزمین است و وضع اجتماعی و فرهنگ و آداب و رسوم مردم این سرزمین را در خود پنهان دارند.

هیچ قومی نمی تواند و نمی پاید از گذشته خود ببرد. نمی توان از این آثار چشم پوشید. و برای بهره مندی از آنها بایستی پیوند خود را با زبان فارسی نبرید.

آقای محمد نذیر را انجا که تالیفات و تحقیقات ایشان در جامعه ما شناخته شده است.

و این ناچیز افتخار دارم که سالها در مرکز تحقیقات فارسی در بخش کتابشناسی با ایشان همکاری داشته ام و یاریهای ایشان در کار نگارش "فهرست مشترک کتابهای فارسی در پاکستان"

Marfat.com

از لابلای آن فہرست روشن است۔ تحقیقاتِ ایشان در زمینۂ شناسایی کتابہای فارسی ایشان را بہ اہمیت حفظ زبان فارسی واقف ساختہ است و ایشان را بہ تألیف این کتب ("جدید فارسی گرامر" یا دستور نوین زبان فارسی) رہنمون گردیدہ است۔

امید دارم ایشان در ہمۂ زمینہ ہای فرہنگی بویژہ در خدمت بہ فرہنگ مشترکمان کامیاب باشند۔

احمد منزوی

احمد منزوی

نوروز ۱۳۶۸ اخ (اپریل ۱۹۸۹ء)

مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان

اسلام آباد

Marfat.com

به مناسبت تالیف وچاپ وانتشار کتاب دستور زبان فارسی
به زبان اُردو به کوشش واہتمام آقای محمّد نذیر رانجھا
جوان کوشا وزحمتکش زبان اُردو و فارسی وپنجابی

مُحِبِّ اَدب

هست "رانجھا" از مُحبّانِ اَدب — چشمِ اورخشان بُوَد چون ماہِ شب
می گُداز دعشق حقّ جان ودلش — ہیرورانجھا ازوجودش مُلتَہَب
خوش بُوَد با او نشستن دَمبدم — حاسدِ او از کلامش جان بہ لب
چہرۂ خندان او اخلاق او — ماہ رویش بُردہ از ماہان نسَب
دستِ زحمت را بست از پُشت وگفت — نان زحمت می خورد از لُطفِ ربّ
عالمِ دین است ومَسجد جایِ او — درخطابت ماہر و دور از طَلَب
نقشبند عشق پاک است این جوان — خواجۂ نقشبند او پارسا لَقَب
او نوشتہ فارسی دستورِ دل — آتش فارسی بہ جانش زد لَہَب
فارسی باشد زبانِ او وَلی — ماہرِ اُردو و پنجابی سَلَب
"دلگشا باغ" آمدہ تاریخ آن — خوش بُوَد ہرکس ازین باغ ای عجب
"صالح شیرین سخن" باشد نذیر — تو بخوان تاریخ ہجری بی تَعَب
از "بیاضِ رنگ خوش" تاریخ جو — ای محمّد، ای نذیر خوش نَسَب
این "رہا" شد خادمِ علم و اَدب — حافظش باشد مُسبّبِ بی سَبَب

سرودہ: ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی ۱۴-۱-۶۸ / ۱۹۸۹-۳-۲ — ۲۷ شعبان المعظم ۱۴۰۸ھ ق اسلام آباد پاکستان

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

باب اوّل

گرامر

کسی زبان کی گرامر وہ علم ہے جو ہمیں صحیح لکھنا اور پڑھنا سکھاتا ہے۔ لہٰذا صحیح طرح بولنے اور لکھنے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ متعلقہ زبان کی گرامر پر عبور حاصل کیا جائے.

کلمہ

ہر زبان بولنے اور لکھنے کے لئے کلمہ یا کلمات کی ضرورت ہوتی ہے ہر کلمہ چند حروف سے تشکیل پاتا ہے.

تعریف

حروف کا ایسا مجموعہ جس کا مفہوم بآسانی سمجھ آجائے، کلمہ کہلاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں بامعنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں جیسے نان اور آب کہنے سے سننے والا فوراً سمجھ جاتا ہے کہ نان کھانے کی چیز اور آب پینے کی چیز ہے.

Marfat.com

مثالیں

انسانی زبان سے کئی طرح کی آوازیں نکلتی ہیں مثلاً گنگنانے، کھانسنے یا درد سے کراہنے وغیرہ کی۔ وہ آوازیں جو بے معنی ہوتی ہیں کلمہ نہیں کہلاتیں لیکن مختلف حروف کے مجموعے مثلاً میز، صندلی، نوشیدن اور عمر جیسے الفاظ کلمہ کہلاتے ہیں۔

حروفِ تہجّی

کلمہ کی ساخت اور بناوٹ کے لئے ایک سے زائد حروف کی ضرورت ہوتی ہے وہ حروف جن سے کوئی زبان بنتی ہے، حروفِ تہجّی کہلاتے ہیں۔ فارسی زبان میں مندرجہ ذیل تینتیس حروفِ تہجّی ہیں:

ا، ء، ب، پ، ت، ث، ج، چ، ح، خ، د، ذ، ر، ز، ژ، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق، ک، گ، ل، م، ن، و، ہ، ی۔ ان تینتیس حروف میں ث، ح، ص، ض، ط، ظ، ع، ق، عربی زبان کے مخصوص حروف ہیں جو فارسی میں داخل ہوئے ہیں۔ پ، چ، ژ، گ فارسی کے اپنے حرف ہیں اور باقی فارسی و عربی کے مشترکہ حروف ہیں۔

الف

فارسی زبان میں "الف" جملہ کے شروع میں نہیں بلکہ اس کے وسط یا آخر میں آتا ہے، جیسے: زیبا، کار وغیرہ

Marfat.com

ہمزہ

"ھمزہ" ہمیشہ کلمہ کے شروع میں آتا ہے، جیسے : أبرو ، أسب وغیرہ۔ ہاں عربی کلمات میں کبھی شروع اور کبھی آخر میں ہمزہ آتا ہے، جیسے : أمر، سؤال، جزء وغیرہ۔

لہٰذا "پاٹیز، پائین، آئین" وغیرہ جیسے کلمات کی غلط تحریر کا رواج لوگوں میں عام ہوگیا ہے۔ مذکورہ بالا اصول کے مطابق ایسے ہمزہ کو اس کی اصلی صورت یعنی "ی" میں لکھنا چاہیئے، جیسے : پاییز، پایین، آیین وغیرہ۔ یونہی اکثر دیکھا گیا ہے کہ جو کلمات "ھائے" غیر ملفوظ[1] پر ختم ہوتے ہیں ان میں "کسرۂ مضاف" کی جگہ ہمزہ لکھ دیا جاتا ہے اور اسے "ی" کی آواز میں پڑھا جاتا ہے جیسے "خانۂ من" جسے "خانہ ی من" پڑھا جاتا ہے۔ "ہ" پر موجود ہمزہ دراصل "ی" ہے جسے لکھنے میں مخفف کرتے ہوئے اس کے آغاز کا "ء" بنا دیا گیا ہے اور یوں دانشوروں کی ایک جماعت نے اسے حقیقت میں "ہمزہ" ہی سمجھ لیا ہے۔ اس طرح کی بڑی غلطی سے بچنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ایسے کلمات کو ان کی صحیح صورت میں لکھا جائے، جیسے "جامہ ی عثمان"، "نامہ ی فاطمہ"۔

حرف "واو"

وہ "واو" جو لکھی جائے لیکن پڑھی نہ جائے اسے "واو معدولہ" کہتے ہیں۔ "واو معدولہ" کے شروع میں ہمیشہ "خ" آتی ہے اور اس کے آخر میں د، ر، ز، س، ش، ن، و، ہ، ی آتے ہیں۔

---

[1] وہ "ہ" جو خوب کھل کر نہ پڑھی جائے جیسے : دانہ، رستہ، نامہ وغیرہ۔

Marfat.com

اگر "واو معدولہ" کے بعد "الف" آئے تو "واو" "الف" کی آواز دیتی ہے، جیسے : خواب ، خوار، خوان وغیرہ .

اگر "واو معدولہ" کے بعد "ی" آئے تو "واو" "ی" کی آواز دیتی ہے، جیسے : خویش ،خوید وغیرہ میں "واو" "ی" کی آواز دیتی ہے۔

حرکت

زیر ، زَبر ، پیش کو حرکت کہا جاتا ہے اور جس حرف پر حرکت آئے اسے متحرک کہتے ہیں ۔ فارسی زبان میں حرکات کی دو قسمیں ہیں ۔ "حرکاتِ کوتاہ" اور "حرکاتِ بلند".

حرکاتِ کوتاہ

فتحہ یا زبر	مثلاً دَر ، شَب
کسرہ یا زیر	مثلاً دِل ، گِل
ضمہ یا پیش	مثلاً گُل ، بُلبُل

جَزم۔

جَزم کو سکون بھی کہا جاتا ہے۔ جس حرف پر جزم آئے اسے ساکن کہتے ہیں، جیسے :

"رُخصَت" میں "خ" ساکن ہے .

تنوین

جب کسی حرف کے نیچے یا اوپر دو زبریں ، دو زیریں یا دو پیشیں آئیں، اسے تنوین کہتے ہیں اور یہ عربی کلمات کے آخر میں آتی ہے، جیسے دو زبر ـً دو زیر ـٍ دو پیش ـٌ ان علامتوں سے نون کی آوازیں پیدا ہوتی ہے،

Marfat.com

مثلاً:

(۱) دو زبر یا فتحہ ـــً ـــ اسے "تنوین نصب" کہتے ہیں

(۲) دو زیر یا کسرہ ـــٍ ـــ اسے "تنوین جر" کہتے ہیں

(۳) دو پیش یا ضمہ ـــٌ ـــ اسے "تنوین رفع" کہتے ہیں

فارسی رسم الخط میں تنوین لکھی نہیں جاتی، پڑھی ضرور جاتی ہے اور عربی زبان کی تقلید میں فارسی الفاظ پر تنوین لگانا درست نہیں یعنی جاناً، زباناً لکھنے کی بجائے "جانا"، "زبانا" لکھا جائے گا اور پڑھا تنوین کے ساتھ جائے گا۔

مدّ کشیدہ

جہاں "ھمزہ" اور "الف" ایک ساتھ آجائیں وہاں "الف" کے اوپر علامت مدّ (ـــٓ) ڈال دیتے ہیں، جیسے: آپ، آج (اردو)۔ آسمان، آب (فارسی) وغیرہ۔ فارسی زبان میں مدّ ہمیشہ کلمہ کے شروع میں آتی ہے اور جس "الف" پر مدّ آئے اسے "الف ممدودہ" کہتے ہیں۔

شدّ

کسی حرف کے اوپر شدّ (ـــّـــ) ڈال دیا جائے تو وہ اس کے تکرار کی دلالت کرتا ہے اور جس حرف پر علامت شدّ (ـــّـــ) آئے اسے مشدّد کہتے ہیں، جیسے:

تجلّی	تفکّر
(ت ج ل ل ی)	(ت ف ک ک ر)

Marfat.com

"ھائے مجمہ" اور ھائے مہملہ"

قدیم زمانے میں نقطہ دار حروف (حروف منقوط) کو حروف معجمہ اور بے نقطہ حروف (حروف غیر منقوط) کو (حروف مہملہ کہتے تھے.

"ھائے غیر ملفوظ" اور "ھائے ملفوظ"

کلمات کے آخر میں آنے والی ایسی "ہ" جسے خوب کھل کر پڑھا نہ جائے وہ "ھائے غیر ملفوظ" کہلاتی ہے، جیسے: دانہ، رستہ، نامہ وغیرہ اور جو "ہ" خوب کھل کر پڑھی جائے اسے "ھائے ملفوظ" کہتے ہیں، جیسے: واہ، گواہ وغیرہ.

تخفیف

شاعر اور ادیب بعض اوقات کسی لفظ کو مختصر کر لیتے ہیں اور جس کلمہ کو مختصر کیا جائے اسے مخفف کہا جاتا ہے، جیسے: جمشید سے جم، اکنون سے کنون، چاہ سے چہ، ماہ سے مہ وغیرہ.

60358

Marfat.com

باب دوم

لفظ اور اس کی اقسام

لفظ کی تعریف: بات کرتے وقت انسان کے منہ سے جو کچھ نکلتا ہے اسے "لفظ" کہا جاتا ہے۔ لفظ کی دو اقسام ہوتی ہیں: کلمہ اور مہمل۔

کلمہ اور مہمل

کلمہ: ایسا لفظ جس کا کچھ نہ کچھ مطلب سننے والے کی سمجھ میں آجائے اسے کلمہ کہتے ہیں، جیسے آب، نان، اس کے سننے سے سمجھ آجاتی ہے کہ نان کھانے اور آب پینے کی شے کو کہتے ہیں.

مہمل: ایسا لفظ جس کے سننے سے کچھ معنی سمجھ میں نہ آئیں، وہ مہمل کہلاتا ہے جیسے: نان وان، آب واب، ان میں "وان" اور "واب" مہمل ہیں کیونکہ یہ کسی چیز کا نام نہیں ہیں اور نہ ہی ان کے کہنے سے کوئی مقصد سمجھ میں آتا ہے.

Marfat.com

کلمہ اور اس کی اقسام

بامعنی لفظ یا کلمہ کی تین اقسام ہیں :

اسم : وہ کلمہ جو کسی انسان ، حیوان یا بے جان چیز یا جگہ کا نام ہو، جیسے : مدثر ، مبشر، فیل ، گربہ ، میز، کتاب ، سرگودھا، راولپنڈی وغیرہ .

فعل : وہ کلمہ جس سے کسی کام کے کرنے یا ہونے کا علم ہو اور اس میں کوئی زمانہ بھی پایا جائے ، جیسے :

عائشہ قرآن خواند (عائشہ نے قرآن پڑھا)

مدثر بازی می کرد (مدثر کھیلتا تھا)

شاہدہ مدرسہ می رود (شاہدہ مدرسہ جاتی ہے)

حرف : وہ کلمہ جو دوسرے کلمات کے ساتھ ملے بغیر پورے معنی نہ دے اور اسموں اور فعلوں کو آپس میں ملانے کے کام آئے، جیسے : تا ، در ، از ، بر وغیرہ .

جملہ

تعریف : جملہ کلمات کے ایسے مجموعے کو کہتے ہیں جس سے بات پوری پوری سمجھ میں آجائے ، جیسے :

استاد درس می دہد (استاد سبق دیتا ہے)

باران می بارد (بارش برستی ہے)

Marfat.com

معنوی لحاظ سے جملے کی دو اقسام ہیں: (الف) جملہ خبریہ، (اخباری)، (ب) جملہ انشائیہ (انشائی).

الف۔ جملہ خبریہ (جملہ اخباری) وہ جملہ جو کہ خبر کو بیان کرے خواہ وہ سچی یا جھوٹی ہو، جیسے:

اسلم درس می خواند (اسلم سبق پڑھتا ہے)

من نان می خورم (میں روٹی کھاتا ہوں)

ب۔ جملہ انشائیہ (جملہ انشائی) وہ جملہ ہے جس میں سچ یا جھوٹ کا تعلق نہ ہو کیونکہ انشائیہ جملے میں خبر بیان نہیں ہوتی، جیسے:

کتاب کجا است؟ (کتاب کہاں ہے؟) جن جملوں میں فعل، امر، نہی، استفہام، دعا، تمنّا، ندا کا بیان ہو، وہ انشائی جملے کہلاتے ہیں، جیسے: درس گوش کن (سبق سن)

جملہ خبریہ (اخباری) اور جملہ انشائیہ (انشائی) یا کامل یا ناقص یا مکمل ہوتا ہے.

جملۂ کامل: وہ ہے جو ہر لحاظ سے کامل معنی رکھتا ہو اور سننے والا اس کے بعد کسی اور چیز کے سننے کا منتظر نہ رہے، جیسے:

خالد دیروز از کراچی آمدہ است (خالد کل کراچی سے آیا ہے)

جملۂ ناقص: وہ ہے جس کے معنی مکمل نہ ہوں اور سننے والا اس کے بعد کا حصّہ سننے کا منتظر رہے، جیسے:

اگر کوشش کنی (اگر تو کوشش کرے).

جملۂ مکمل: ایسا جملہ جو جملہ ناقص کو مکمل کر دے، مثلاً پہلے والی مثال کے ساتھ ایک جملہ بڑھایا جائے تو اس کے معنی پورے ہو جاتے ہیں، جیسے:

Marfat.com

اگر کوشش کنی پیروز خواہی شد (اگر تو کوشش کرے تو کامیاب ہو جائے گا).

جملۂ معترضہ

جملۂ معترضہ اس جملہ کو کہتے ہیں جو اصل موضوع یا بات سے رابطہ نہ رکھتا ہو اور اس کے اٹھا لینے سے جملہ میں کسی قسم کا خلل پیدا نہ ہو اور اس کا اصلی مقصد واضح رہے، جیسے:

احمد را، کہ کلاہ قرمزی پوشید، می خواہم ببینم

(احمد کو، جو کہ سرخ ٹوپی پہنتا تھا، دیکھنا چاہتا ہوں)

اس فقرے میں سے اگر "کہ کلاہ قرمزی پوشید" اٹھا لیا جائے تو باقی فقرے یعنی "احمد را می خواہم ببینم" میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا۔ پس "کہ کلاہ قرمزی پوشید"، جملۂ معترضہ ہے.

جملہ کی دو مشہور اور اہم اقسام ہیں:

(۱) جملۂ اسمیہ (اسمی)

(۲) جملۂ فعلیہ (فعلی)

۱۔ جملۂ اسمیہ (اسمی)

ایسے جملے میں "مسند الیہ" ہمیشہ اسم ہوتا ہے جب کہ "مسند" کبھی اسم ہوتا ہے اور کبھی فعل، جس جملے میں "مسند الیہ" اور "مسند" دونوں اسم ہوں نیز اس میں فعل ناقص آئے اسے "جملہ اسمیہ" کہتے ہیں، جیسے:

Marfat.com

اسلم مریض است (اسلم بیمار ہے)

اس فقرہ میں "اسلم" اور "مریض" دونوں اسم ہیں اور "است" فعلِ ناقص (رابطہ) ہے جملہ اسمیہ کا "مسند الیہ"، "مبتدا" اور "مسند" خبر کہلاتا ہے.

جملہ فعلیہ (فعلی)

جس جملے میں "مسند الیہ" تو اسم ہو مگر "مسند" فعل ہو وہ جملہ فعلیہ کہلاتا ہے، جیسے:

مدثر خواند (مدثر نے پڑھا)

اس میں مدثر "اسم" اور "خواند" فعل ہے.

جملہ فعلیہ کے "مسند الیہ" کو فاعل کہتے ہیں اگر اس میں فعل لازم استعمال ہوا ہو تو جملہ صرف فاعل پر ختم ہو جاتا ہے اور اگر فعل متعدی ہو تو فاعل کے علاوہ مفعول بھی لانا ہوتا ہے، جیسے:

مدثر کتاب خواند (مدثر نے کتاب پڑھی)

اس میں مدثر "فاعل"، کتاب "مفعول" اور خواند "فعل" ہے.

جملہ کی چند دیگر صورتیں

جملہ سوالیہ (پرسشی): جس میں سوال کیا جائے، جیسے:

مامان کجا است؟ (ماں کہاں ہے؟)

جملہ حکمیہ (امری): جس میں کام کے کرنے کا حکم دیا جائے، جیسے:

مدرسہ برو (مدرسہ جا).

Marfat.com

جملہ تعجّبیّہ (تعجّبی) : جس میں تعجّب پایا جائے، جیسے :
چہ غذای خوبی ! (کیسی اچھی غذا !)

ارکانِ جملہ

اگر جملہ اسمیہ (اسمی) ہو تو اس کے مندرجہ ذیل ارکان ہوتے ہیں۔

۱۔ مسند الیہ (اسم یا مبتدا).

۲۔ مسند (خبر).

۳۔ حرفِ ربط (فعلِ ناقص).

ترتیب : پہلے مسند الیہ (اسم یا مبتدا) پھر مسند (خبر) اور اس کے بعد حرف ربط (فعل ناقص) آئے گا، مثلاً

احمد مریض است (احمد بیمار ہے)

اسلم دانا بود (اسلم عالم تھا)

پرویز مردود گشت (پرویز فیل ہوا)

پوشاک خراب شد (لباس خراب ہوا)

۱۔ "مسند الیہ" یا "فاعل": اس شخص یا چیز کو کہتے ہیں جس سے کسی شخص یا چیز کو نسبت دی جائے یا اس سے سلب کر لی جائے۔ مثلاً:

مبشر صادق است (مبشر سچا ہے)

شاہد دانا است (شاہد دانا ہے)

ان جملوں میں مبشر اور شاہد "مسند الیہ" ہیں.

نکتہ : ہر فاعل "مسند الیہ" ہوتا ہے لیکن ہر "مسند الیہ" فاعل

Marfat.com

نہیں ہوتا۔ مسندالیہ کبھی اسم یا ضمیر، عدد، مصدر یا اسم مصدر ہوتا ہوتا ہے، جیسے :

زہرہ زیبا است (زہرہ خوبصورت ہے)

شما چقدر خوب ہستید (آپ کتنے اچھے ہیں)

چہار زوج است (چار جفت ہے)

راست گفتن از صفات پسندیدہ است

(سچ بولنا پسندیدہ صفات میں سے ہے)

ورزش موجب تندرستی است (ورزش تندرستی کا ذریعہ ہے)

ہر جملہ میں "چند مسندالیہ" ہو سکتے ہیں، جیسے :

احمد و ریحانہ و اسلم درسخوان ہستند

(احمد، ریحانہ اور اسلم پڑھنے والے ہیں)

نکتہ : فعل و حرف کے سوا تمام کلمات جملہ کے "مسندالیہ" ہو سکتے ہیں.

۲۔ مسند (خبر): وہ صفت یا کام ہے جسے "مسندالیہ" سے نسبت دی جائے یا اس سے سلب کر لی جائے، جیسے :

تخم مرغ سفید است (مرغی کا انڈا سفید ہے)

ناہید زیرک نیست (ناہید ذہین نہیں ہے)

سفیدی کو مرغی کے انڈے سے نسبت دی گئی ہے اور "زیرکی" کو ناہید سے سلب کر لیا گیا ہے.

"مسند" بھی اسم، صفت، کنایہ، مصدر یا اسم مصدر ہو سکتا ہے،

Marfat.com

جیسے :

ہنر سرمایۂ مرد است (فن مرد کا سرمایہ ہے)
لاہور شہر بزرگ است (لاہور بڑا شہر ہے)

دوسری طرف "مند" کبھی ایک اور زمانہ ایک سے زیادہ ہو سکتا ہے، جیسے :

این داستانِ جالب، شیرین و روان است.
(یہ دلچسپ کہانی، شیریں اور رواں ہے)

۳۔ حرفِ رابطہ (پیوند) یا فعل ناقص یا حرف ربط :

وہ کلمہ ہے جو مسند اور مسندالیہ کے درمیان ربط اور تعلق پیدا کرے اگرچہ استن، بودن، شدن، گشتن، آمدن کو جملات رابطہ کہا جاتا ہے اور انہیں فعل عام کہتے ہیں لیکن فارسی زبان میں حقیقی رابطہ مصدر "استن" سے "است" ہے.

"است" کا رابطہ شخص سوم مفرد کے علاوہ مخفف صورت میں بیان ہوتا ہے، جیسے :

بیدارم یعنی بیدار ہستم	(میں جاگتا ہوں)
خوابی یعنی خواب ہستی	(تو سویا ہے)
ہوشیارند یعنی ہوشیار ہستند	(وہ ہوشیار ہیں)

Marfat.com

باب سوم

اسم

وہ کلمہ جو انسان، حیوان، کسی چیز یا جگہ کے معیّن کرنے کے لئے استعمال ہو، اسے اسم کہتے ہیں یا وہ کلمہ جو کسی جاندار یا بے جان چیز یا جگہ کا نام ہو وہ اسم کہلاتا ہے، جیسے:

(انسان) مرد، پدر، اکبر، عائشہ، زبیر، شاہد۔

(حیوان) گوسفند، اسب، کبوتر، ماہی۔

(بے جان چیز) کتاب، میز، تختہ سیاہ، کلاس۔

۱۔ اسم عام (اسم نکرہ)

وہ اسم ہے جو اپنے ہم جنس اشخاص یا چیزوں کے لئے استعمال ہو یا وہ اسم جو کسی عام چیز کا نام ہو، اسم عام (اسم نکرہ) کہلاتا ہے، اسے اسم جنس بھی کہتے ہیں۔ جیسے:

مرد، شہر، درخت، شتر وغیرہ۔

Marfat.com

جب ہم مرد کہیں گے تو اس میں بچے، جوان، بوڑھے، ملازم، کسان، درزی سبھی افراد شامل ہوں گے اور جب ہم شہر کہتے ہیں تو اس سے کراچی، لاہور، سرگودھا ہر قسم کے شہر مراد لئے جا سکتے ہیں۔ ایسے ہی شتر میں نر اونٹ، مادہ اونٹ، اونٹ کا بچہ سبھی قسم کے اونٹ شامل ہوں گے۔

۲۔ اسم خاص (اسم معرفہ)

وہ اسم جو کسی خاص شخص، حیوان، یا چیز یا جگہ کے لئے بولا جائے، اسم خاص کہلاتا ہے، جیسے: عمر، شیر، میز، سرگودہا وغیرہ۔ یاد رہے کہ اسم خاص کی جمع نہیں بنتی۔

اسم ذات (اسم معنی)

اسم ذات وہ اسم ہے جس سے ایک چیز کی حقیقت دوسری چیزوں سے الگ پہچانی جائے اور اس سے کوئی وصف مراد نہ ہو، جیسے: گلستان، زاغ، انسان وغیرہ۔

اسم معنی

وہ اسم جو اپنے وجود سے موجود نہ ہو اور اس کا وجود کسی دوسری چیز سے وابستہ ہو اور وہ ایک حالت یا صفت کا نام ہو اسم معنی کہلاتا ہے، جیسے: عقل، ہوش، بخشش، سفیدی، سیاہی وغیرہ۔

Marfat.com

اسمِ سادہ (بسیط) یا مفرد

جو اسم ایک کلمہ سے اور بغیر کسی جزء کے بنے وہ اسم سادہ (بسیط) یا مفرد کہلاتا ہے، جیسے : کتاب ، لباس ، دختر وغیرہ .

اسمِ مرکب

وہ اسم جو دو یا دو سے زائد کلمات سے بنے اسم مرکب کہلاتا ہے.

جیسے : کارخانہ ، تخت خواب ، مہمان سرا وغیرہ ۔

اسم مرکب کی مندرجہ ذیل صورتیں ہو سکتی ہیں :

دو اسموں سے : کارخانہ ، سراپردہ ، گلاب ، صاحبدل

اسم وصفت سے : دلتنگ ، زردکوہ ، سپیدرود ، دلسرد ، بلند قد

اسم و عدد سے : چہارپا ، سی و سہ پل ، چہل ستون ، چہارسو

دو افعال سے : ہست و نیست ، بود و نبود

مضاف کی کسرہ کے حذف کرنے سے : مادرزن ، پدرزن ، مادرشوہر

دو مضاف سے : نیک و بد ، سرد و گرم

اسم و قید سے : ہمیشہ بہار ، زیر زمین

دو قیدوں سے : چون و چرا ، بوک و مگر

اسم و اسم مفعول سے : دل شکستہ ، خمیدہ قد

دو مرخم[1] مصادر سے : برد و باخت ، رفت و آمد ، تاخت و تاز

---

[1] جب مصدر کے آخر سے "ن" حذف کر دیا جائے تو اسے مصدر مرخم یا مخفف کہتے ہیں، جیسے "بردن" اور "باختن" جو "برد" و "باخت" بن جاتا ہے۔

Marfat.com

مصدر مرخم اور فعل امر سے : گفت وگو ، جست وجو ، شست وشو

اسم و سابقے پیشاوند) سے: ہمسر، درآمد ، بازدید

اسم ولاحقے (پساوند) سے : باغبان ، جانور، کوہسار ، دانشکدہ ، خداوند.

کبھی مصدر اور اسم مصدر سے : جیسے : خورد وخواب .

اسم معرفہ اور نکرہ کی مزید وضاحت

اسمِ معرفہ

وہ اسم جو کہنے اور سننے والے کے لئے مشخص ومعین ہو یا وہ اسم کسی خاص چیز یا شخص یا جگہ کے لئے بولا جائے ، اسے اسم معرفہ کہتے ہیں، جیسے :

کتاب را خواندم (میں نے کتاب پڑھی)

اس میں "کتاب" اسم معرفہ ہے .

اسم نکرہ

وہ اسم جو سننے والے کے نزدیک غیر مشخص و معین ہو (یا وہ اسم جو کسی عام چیز کا نام ہو) اسے اسم نکرہ کہتے ہیں، جیسے :

دیروز کتابی را از دوستی گرفتم (میں نے کل ایک کتاب ایک دوست سے لی)

اس میں "کتابی" اور "دوستی" اسم نکرہ ہیں .

Marfat.com

اسمِ نکرہ کی نشانی

الف۔ "ی": اسم کے آخر میں "ی" ہوتی ہے، جیسے:

کتابی، مردی، دختری وغیرہ.

ب۔ اسم سے پہلے "یک" آتا ہے، جیسے:

یک شب تأمل گذشتہ می کردم

ج۔ اسم سے پہلے "یکی" آتا ہے، جیسے:

"یکی جہود" و مسلمان نزاع می کردند (ایک یہودی اور مسلمان جھگڑا کرتے تھے).

د۔ کبھی اسم کے بغیر "یکی" بطور نکرہ استعمال ہوتا ہے، جیسے:

"یکی" را اجل در سر آورد جیش (لشکر ایک آدمی کے لئے موت لایا).

اسمِ معرفہ کی نشانی

اسمِ معرفہ کے لئے کوئی خاص علامت نہیں ہے سوائے اس کے کہ اگر اسمِ نکرہ کی علامت دور کردی جائے تو وہ اسم معرفہ بن جاتا ہے، جیسے:

کتابی سے کتاب

یک شب سے شب

یکی جہود سے جہود

کبھی اسمِ معرفہ اسم ضمیر اشارہ ("این" و "آن") سے بھی بنتا ہے، جیسے:

Marfat.com

(۱) "آن سفر کرده" که صد قافله دل همره اوست
(۲) "آن قلم" من است

اور :

(۱) شنید" این سخن" پیشوای ادب
(۲) " این مداد" اوست

ایران کے بعض علاقائی لہجوں (جیسے شیرازی اور جہرمی وغیرہ) میں اسم کے آخر میں" او" کا اضافہ کرکے اسمِ معرفہ بنایا جاتا ہے، جیسے : "کتابو را بده"

بولنے اور سننے والے کے نزدیک کتاب معین ومشخص ہوتی ہے لیکن یہ "او" علامت تصغیر کے" او" سے جدا ہے.

اسم مصغّر

اسم مصغّر وہ اسم ہے جو کسی اسم کی چھوٹائی کو ظاہر کرے، جیسے : صندوق سے صندوقچہ وغیرہ اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:

۱۔ چہ لگانے سے، جیسے :

دریا سے دریاچہ
باغ سے باغیچہ
کتاب سے کتابچہ

(مژہ اور نایژہ دراصل مویچہ و نایچہ تھے جن کی" چ" "ژ" میں تبدیل ہوگئی ہے).

Marfat.com

۲۔ اسم کے آخر میں "ک" لگانے سے، جیسے :

مرد سے مردک
دفتر سے دفترک
طفل سے طفلک
پسر سے پسرک

نکتہ

(الف) فارسی زبان میں "ک" اسم تصغیر کے علاوہ چند اور صورتوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اظہارِ محبت کے لئے استعمال ہونے پر "ک تعجب" کہلاتا ہے، جیسے : طفلک ، جیوانک وغیرہ

(ب) توہین اور ڈانٹ کے لئے استعمال ہو تو اسے "ک تحقیر" کہتے ہیں اور اس کے آخر میں " ہ " کا اضافہ کر دیتے ہیں، جیسے :

مردک ، زنک ، یا مردکہ ، زنکہ

(ج) عامیانہ صورت میں مردکہ کی بجائے " مرتیکہ" اور زنکہ کی بجائے " زنیکہ " بھی کہتے ہیں۔

اسم کے آخر میں " و " لگانے سے، جیسے :

یار سے یارو
مرد سے مردو

نکتہ

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے ایران کے علاقائی (شیرازی اور

Marfat.com

جہری) لہجوں میں اسم کے آخر میں "و" اسم معرفہ کی نشانی سمجھی جاتی ہے.

اسم جامد

وہ اسم جو نہ خود کسی لفظ سے بنے اور نہ اس سے کوئی دوسرا لفظ بنے اسم جامد کہلاتا ہے، جیسے: چیز، کوہ، قلم وغیرہ.

اسم مشتق

وہ اسم جس کے بنانے میں دوسرے کلمہ سے مدد لی جائے (جو قاعدہ کے مطابق مصدر سے بنایا جائے) اسم مشتق کہلاتا ہے، جیسے:

نالیدن سے نالہ

دیدن سے دیدہ

دمیدن سے دمیدہ

اسم مشتق کی دو قسمیں ہیں: اسم مصدر اور اسم آلت

الف۔ اسم مصدر

ایسا مصدر جو مصدری علامت (دن، تن) نہ رکھتا ہو لیکن مصدر کے معنی دیتا ہو، اسے اسم مصدر کہتے ہیں۔ یہ حاصل مصدر بھی کہلاتا ہے، فارسی زبان میں اسم مصدر کی مندرجہ ذیل نشانیاں ہیں:

ا۔ ش: یہ اکثر فعل امر کے آخر میں آتی ہے، جیسے:

کوش سے کوشش

Marfat.com

آموز سے آموزش
پرور سے پرورش
کش سے کشش

۲ = ی : یہ اسم کی مختلف اقسام صفت، عدد، قید اور ضمیر کے آخر میں لگائی جاتی ہے، جیسے :

مرد سے مردی
نیک سے نیکی
عشقباز سے عشقبازی
زیبا سے زیبائی
فراوان سے فراوانی

۳ = ش : یہ فعل امر کے آخر میں آتی ہے، جیسے :

خند سے خندہ
اندیش سے اندیشہ وغیرہ

۴ = ار : یہ گزرے ہوئے سادہ فعل (فعل ماضی) کے ساتھ لگتی ہے، جیسے : گفت سے گفتار
کرد سے کردار
رفت سے رفتار

ب۔ اسم آلت (ابزار) یا اسم آلہ

وہ اسم جس میں آلت یعنی اوزار کے معنی پائے جائیں یا وہ کسی

Marfat.com

ایسی چیز کا نام ہو جس کے ذریعے سے کوئی کام انجام دیا جائے اور یہ فعل امر کے آخر میں "ھائے غیر ملفوظ" (ہ) بڑھانے سے بنتا ہے، جیسے:

مالہ (مال + ہ) رندہ، گیرہ، دستگیرہ وغیرہ.

اسم موصول

وہ اسم ہے کہ جب تک اس کے ساتھ ایک اور جملہ جس کو "صلہ" کہتے ہیں، نہ لگایا جائے تب تک اس کے معنی سمجھ میں نہیں آتے، جیسے:

ہر کہ آمد عمارت نو ساخت

اس میں ہر کہ "اسم موصول" اور آمد "صلہ" ہے اور اس کی تین اقسام ہیں:

(۱) ہر کہ، ہر آنکہ، کسیکہ (واحد۔ انسان کے لئے)

(۲) آنانکہ، کسانیکہ (جمع۔ انسان کے لئے)

(۳) ہرچہ، ہر آنچہ، چیزیکہ (بے جان چیزوں کے لئے)

علاوہ ازیں جس اسم کو اسم موصول بنانا ہو اس کے بعد "ی" اور "کہ" کا اضافہ (صلہ لگا دو) کر دو، جیسے:

کتاب سے کتابی کہ خریدم

زن سے زنیکہ کہ دیدم

اسم بدل یا اسم عَلَم

ایسا اسم جو کسی دوسرے اسم کے ساتھ مل کر اس کی خصوصیت ظاہر

Marfat.com

کرے، جیسے :

شہید ملّت لیاقت علی خانؒ، قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ، حکیم الامّت ڈاکٹر سر محمد اقبالؒ، داتا گنج بخش علی ہجویریؒ، حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ وغیرہ۔

اس کی چند اقسام ہیں :

تخلّص : وہ اسم جو شاعر اپنے نام کے ساتھ لگا لیتے ہیں، جیسے :
مصلح الدین سعدیؒ۔ جلال الدین رومیؒ۔ مرزا اسد اللہ خان غالبؔ۔
میر تقی میرؔ۔ سر محمد ابراہیم ذوقؔ وغیرہ

خطاب : وہ اسم جو سرکاری طور پر کسی شخصیت کو دیا جائے، جیسے : شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد، سر سید احمد خان، سر فضل حسین سر سکندر حیات، شمس العلماء مولوی محمد حسین آزاد۔

کنیت : وہ اسم جو بیٹے، باپ یا ماں کی نسبت سے بولا جائے، جیسے : ابوالقاسمؐ، ابوبکرؓ، اُمّ رومانؓ، ابوالحسنؓ، ابوعبداللہؓ وغیرہ۔

لقب : وہ نام جو کسی خاص صفت یا خوبی کی بنا پر عام لوگوں کی طرف سے کسی شخصیت کے لئے مشہور ہو جائے، جیسے :
قائدِ اعظمؒ، شکر گنجؒ، خواجہ غریب نوازؒ، خواجہ گیسو درازؒ، داتا گنج بخشؒ۔

عرف : وہ اسم جو پیار یا نفرت یا کسی اور وجہ سے مشہور ہو جائے یا کسی نام کی بگڑی ہوئی صورت ہو، جیسے :

نازنین سے نازی
فرخندہ سے فری
شاہد سے شاہدی

Marfat.com

Marfat.com

باب چہارم

واحد۔ جمع

اسم واحد: جو اسم ایک آدمی یا حیوان یا چیز کا نام ظاہر کرے اسے اسم واحد یا اسم مفرد کہتے ہیں، جیسے: مرد، شیر، درخت، صندلی وغیرہ۔

اسم جمع: جب اسم میں ایک سے زیادہ آدمیوں یا جانوروں یا بیجان چیزوں کے ناموں کا مفہوم پایا جائے تو وہ اسم جمع کہلاتا ہے، جیسے:

مرد سے	مردمان
شیر سے	شیران
درخت سے	درخت ها
صندلی سے	صندلی ها

فارسی زبان میں عربی کی طرح صیغۂ تثنیہ اور مذکر و مؤنث کا وجود نہیں ہوتا۔

Marfat.com

واحد سے جمع بنانے کے طریقے: اسم مفرد کو اسم جمع بنانے کے دو طریقے ہیں:

ا۔ اسم مفرد کے آخر میں "ان" کا اضافہ کر دیا جاتا ہے، جیسے:

درخت سے درختان

"ان" اور "ھا"

معمولاً فارسی زبان میں "ان" اور "ھا" کو جمع کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ فارسی زبان میں اکثر عربی کلمات شامل نہیں لہٰذا کبھی مذکورہ اصول کے علاوہ بھی جمع بنائی جاتی ہے۔ "ن" اور "ھا" کے اضافہ سے اسماء کے جمع بناتے وقت حتمی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کن الفاظ کے آخر میں "ان" اور کن کے آخر میں "ھا" لگایا جائے۔ یہ بات مسلّم ہے کہ بعض اسم ایسے ہیں جو دونوں کلمات کے اضافے سے جمع بن جاتے ہیں، جیسے:

درخت سے درختان اور درختہا

ابرو سے ابروان اور ابروہا

چشم سے چشمان اور چشمہا

بعض حرف "ھا" سے جمع بنتے ہیں، جیسے:

پا سے پاھا

سر سے سرھا

اگر "پا" اور "سر" کی جمع کے لئے "ان" والا کلیہ اپنایا جائے تو ان کے معنی اور بن جائیں گے، جیسے:

Marfat.com

پا (بمعنی پاؤں) سے پایان۔ (بمعنی آخر، انجام)
سر (جسم کا حصّہ) سے سران (بمعنی بزرگان)
بعض دانشوروں نے کلمہ اور اسماء کی جمع بنانے کا ایک طریقہ وضع کیا ہے لیکن کبھی کبھی یہ اصول غلط بھی ہو جاتا ہے۔ کہا گیا ہے کہ بدن کے وہ اسماء جو جوڑا ہیں ان کی جمع بنانے کے لئے دونوں صورتیں درست ہیں اور جو فرد ہیں ان کے آخر میں صرف "ھا" لگا کر انہیں جمع بنایا جا سکتا ہے، جیسے:

لب سے لبان اور لب ھا
چشم سے چشمان اور چشمھا

لیکن "پا" بدن کے جوڑے میں شامل ہے لیکن اس کی جمع مذکورہ طریقے سے نہیں بن سکتی لہٰذا کہا جا سکتا ہے کہ اس طریقے کو اصول کلی نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن بعض نے رخ (چہرہ) کو فرد سمجھتے ہوئے بھی مذکورہ طریقے کے خلاف اس کی جمع بنائی ہے، جیسے: رخ سے رخان۔

۲۔ جاندار اسماء کی جمع "ان" اور "ھا" کے اضافے سے بنائی جاتی ہے، جیسے:

مرغ سے مرغان اور مرغھا
شیر سے شیران اور شیرھا
دختر سے دختران اور دخترھا

بے جان اسم کے بعد "ھا" کا اضافہ کر کے جمع بنائی جاتی ہے، جیسے:

Marfat.com

سنگ سے سنگ ھا
کتاب سے کتّاب ھا
رنج سے رنج ھا
شادی سے شادی ھا

کچھ دانشور بعض حالتوں میں اس کے برعکس "ان" اور "ھا" دونوں میں سے کوئی ایک طریقہ اپنا کر بے جان چیزوں کی جمع بناتے ہیں، جیسے:

سخن سے سخنان اور سخنھا
گناہ سے گناہان اور گناہ ھا
غم سے غمان اور غمھا
سوگند سے سوگندان اور سوگند ھا

پودوں کے اسماء کی جمع دونوں طرح بنائی جاسکتی ہے، جیسے:

درخت سے درختان اور درخت ھا
نہال سے نہالان اور نہال ھا

لیکن ان کے اجزاء مثلاً شاخ، برگ (پتہ) ساقہ (تنا) اور ریشہ (کھال) وغیرہ کی جمع صرف "ھا" کے اضافے سے بنتی ہے، جیسے:

شاخہ سے شاخہ ھا
ریشہ سے ریشہ ھا
ساقہ سے ساقہ ھا

جو اسماء وقت و زمان سے تعلق رکھتے ہوں ان کے آخر میں "ھا" کا اضافہ کر

Marfat.com

کے جمع بناتے ہیں، جیسے:

عہد سے عہدھا

ہفتہ سے ہفتہ ھا

ساعت سے ساعتہا

صبح سے صبح ھا

ماہ سے ماہ ھا

شب سے شبہا

ان کے باوجود ان میں سے بعض کے ساتھ "ان" اور "ھ" دونوں میں سے کسی ایک کا اضافہ کر دیتے ہیں، جیسے:

روزگار سے روزگاران اور روزگارھا

شب سے شبان اور شب ھا

روز سے روزان اور روز ھا

فارسی زبان میں اسم جمع کے آخر میں "ان" اور "ھا" کا اضافہ کیا جاتا ہے لیکن اس کے باوجود بعض اسماء کے ساتھ عربی زبان کی مانند کلمات دیکھے جاتے ہیں جو اسم کے بعد "ات" (علامت جمع مؤنث) کے اضافے سے بنتے ہیں، جیسے:

باغ سے باغات

دہ سے دھات

کارخانہ سے کارخانجات

میوہ سے میوہ جات

Marfat.com

فارسی میں اسم جمع بنانے کا ایک اور طریقہ عربی زبان کی طرح متداول ہے جسے جمع مکسر کہتے ہیں اور اس میں اسم مفرد کو تبدیل کر کے اسم جمع بنایا جاتا ہے، جیسے:

قبیلہ	سے	قبائل
مدرسہ	سے	مدارس
حاکم	سے	حکما
عالم	سے	علماء
اجل	سے	اجال
آلت	سے	ملل
اُمت	سے	اُمم
طایفہ	سے	طوایف
کتاب	سے	کتب
طبیب	سے	اطباء
خادم	سے	خدّام
امام	سے	ائمہ
زمام	سے	ازمہ

"ین" و "ون" کا اضافہ کر کے جمع بناتے ہیں، جیسے:

معلم	سے	معلمین
بازرس		بازرسین
حاضر		حاضرین

Marfat.com

غائب سے غائبین

مہندس سے مہندسین

روحانی سے روحانیون

طبعی سے طبعیون

نکات = جن مفرد کلمات کے آخر میں "ہ" ہو ان کی جمع بناتے وقت پہلے "ہ" کو "گ" میں تبدیل کرتے ہیں اور پھر "ان" کا اضافہ کیا جاتا ہے، جیسے :

تشنہ سے تشنگان

خستہ سے خستگان

کوفتہ سے کوفتگان

گرسنہ سے گرسنگان

۲۔ بینا ، دانا ، پارسا ، گدا ، قسم کے کلمات جن کے آخر میں "الف" آتا ہے، کی جمع بناتے وقت اگر "ان" کا اضافہ کرنا ہو تو "ان" سے پہلے "ی" کا اضافہ کرتے ہیں، جیسے :

بینا + ی + ان = بینایان

دانا + ی + ان دانایان

پارسا + ی + ان پارسایان

گدا + ی + ان گدایان

۳۔ فارسی زبان میں جب بھی صفت، موصوف کے ساتھ آئے تو ہ مغز صورت میں لکھی جاتی ہے لیکن جب اپنے موصوف کے طور پر استعمال ہو

Marfat.com

اور اس کا موصوف جمع ہو تو وہ بھی جمع استعمال ہوتی ہے، جیسے :
و ملک از "خرد مندان"، جمال گیرد و دین از "پرہیزگاران" کمال یابد،
(اور بادشاہ عقلمندوں سے جمال پاتا ہے اور دین پرہیزگاروں سے
کمال حاصل کرتا ہے)۔

اسم جمع : اگر اسم مفرد (واحد) صورت میں لکھا جائے لیکن وہ
جمع کے معنی دے تو اسے اسم جمع کہتے ہیں، جیسے :
لشکر، خانوادہ، گروہ، طایفہ، سپاہ وغیرہ۔

اسم جمع اگرچہ ایک سے زیادہ ناموں کے معنی دیتا ہے لیکن
اس کی جمع اسم مفرد (واحد) کی طرح بناتے ہیں، جیسے :

لشکر سے لشکرھا
خانوادہ سے خانوادہ ھا
گروہ سے گروہ ھا
طایفہ سے طایفہ ھا
سپاہ سے سپاہ ھا

Marfat.com

باب پنجم

مذکّر۔مؤنّث

جو اسم "نر" کے لئے بولا جائے اسے "مذکّر" اور جو "مادہ" کے لئے بولا جائے اسے "مؤنّث" کہا جاتا ہے، جیسے :

مذکّر	مؤنّث
مرد	زن
طفل	دختر

فارسی میں جن اسموں کے مذکّر اور مؤنث جدا جدا نہیں ہیں ان کے مذکّر کی صورت میں لفظ "نر" اور مؤنث کی صورت میں لفظ "مادہ" لگاتے ہیں، جیسے :

"بُزِ نر (بکرا)

بُزِ مادہ (بکری)

فارسی میں مستعمل عربی الفاظ کے مذکّر کے بعد "ہ" کا اضافہ کر کے مؤنّث بنائی جاتی ہے، جیسے : خادِم سے خادمہ

Marfat.com

Marfat.com

باب ششم

مرکب اضافی

کبھی دو اسموں میں ایک معمولی سا تعلّق ہوتا ہے، ایسے تعلّق کو "اضافت" اور جس اسم کا تعلّق ہو اسے "مضاف" اور جس اسم سے تعلّق ہو اسے "مضاف الیہ" کہتے ہیں اور جو "مضاف" اور "مضاف الیہ" سے مرکب ہو اسے "مرکبِ اضافی" کہتے ہیں، جیسے :

میزِ اسلم (اسلم کی میز)

"ز" کے نیچے آنے والی "زیر" "اضافت" ہے.

میز "مضاف" ہے.

اسلم "مضاف الیہ" ہے.

طریقہ :

(الف) اُردو میں "مضاف الیہ" پہلے اور "مضاف" بعد میں آتا ہے، لیکن فارسی میں "مضاف" پہلے اور "مضاف الیہ" بعد میں آتا ہے اور مضاف کے نیچے زیر دیتے ہیں، جیسے :

میزِ اسلم (اسلم کی میز)

(ب) اگر "مضاف" کے آخر "الف" یا "واو" آئے تو اس کے بعد "ی" کا اضافہ کر کے اس کے نیچے زیر لگاتے ہیں، جیسے :

Marfat.com

پا سے پایِ اسلم (اسلم کا پاؤں) اور مو سے مویِ اسلم (اسلم کا بال).

(ج) مضاف کے آخر میں "ہ" آئے تو اس پر "ء" لگاتے ہیں، جیسے: بندۂ خدا (خدا کا بندہ).

(د) کبھی "را" "بر" "از" زیر کی جگہ استعمال کرتے ہیں لیکن اس صورت میں مضاف الیہ پہلے لاتے ہیں، جیسے:

اسلم را کتابی است

(اسلم کے پاس ایک کتاب ہے).

حروفِ اضافت

تعریف: حروفِ اضافت وہ کلمہ ہے جو اسم یا ضمیر یا عبارت سے پہلے آتا ہے اور اسے فعل یا مفعول کے ذریعے پورا کرتا ہے اور اگر یہ درمیان میں نہ آئے تو کلمے کا مطلب نامکمل رہتا ہے.

حروفِ اضافت کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ حروفِ اضافت سادہ (بسیط).

۲۔ حروفِ اضافت مرکب.

حروفِ اضافت سادہ (بسیط) یہ ہیں (انہیں حروفِ اضافت مفرد بھی کہتے ہیں):

بہ، با، از، در، پی، برای، چون، اندر، زیر وغیرہ.

حروفِ اضافتِ مرکب یہ ہیں:

دربارۂ، ازبرای، از جہت، از بہر وغیرہ.

Marfat.com



باب ہفتم

مترادف

ایسے دو کلمات جو لکھنے میں مختلف مگر معنی کے لحاظ سے ایک ہوں، مترادف کہلاتے ہیں، جیسے :

بزم و محفل

آغاز و ابتدا

انجام و اختتام

نیک و خوب

متضاد

ایسے دو کلمات جو لکھنے میں مختلف ہوں اور ان کے معنی ایک دوسرے کے الٹ یا ایک دوسرے کی زد ہوں، متضاد کہلاتے ہیں، جیسے :

Marfat.com

آتش و آب
اصل و نقل
نیک و بد
سرد و گرم
درونی و بیرونی

متشابہ

ایسے دو کلمات جو آواز یا املا کے لحاظ سے ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوں لیکن ان کے معانی الگ الگ ہوں، جیسے :

نکتہ (باریکی) و نقطہ (نقطہ جو حرف پر لگایا جاتا ہے)
اصل (جڑ۔بنیاد) و عسل (شہد)
بار (مرتبہ، دفعہ) و بار (بوجھ)
مکرّر (دوبارہ) و مقرّر (جس کی تقرری ہو چکی ہو)

Marfat.com

باب ہشتم

اسمِ ضمیر

اسمِ ضمیر وہ کلمہ ہے جو اسم کی جگہ استعمال ہوتا ہے تاکہ اسم کو تکرار کے طور پر استعمال نہ کیا جائے، جیسے :

احمد در ادارہ کار می کند او مردی زرنگ است

(احمد دفتر میں کام کرتا ہے وہ ایک ذہین آدمی ہے)

جیسا کہ آپ نے پڑھا اس عبارت میں "او" اسم کی جگہ استعمال ہوا ہے تاکہ احمد کا تکرار نہ ہو۔ "او" اور ایسے ہی دوسرے کلمات کو ضمیر کہا جاتا ہے۔ جس اسم کی جگہ ضمیر استعمال ہو اسے "مرجعِ ضمیر" کہتے ہیں۔ اوپر کی مثال میں احمد "او" کا "مرجع ضمیر" ہے

"مرجع ضمیر" اکثر "ضمیر" سے پہلے آتا ہے۔ "مرجع ضمیر" واضح ہونا چاہیئے تاکہ کسی قسم کی غلطی نہ ہو۔

پرویز و نبیلہ را در خیابان دیدم و از او گلہ کردم

(میں پرویز اور نبیلہ سے سڑک پر ملا اور اس سے گلہ کیا)

Marfat.com

اس فقرے میں "او" کی ضمیر سے صحیح معلوم نہیں ہوتا کہ وہ پرویز سے متعلق ہے یا نبیلہ کی طرف ہے۔

لیکن اس جملے میں: "اکبر بازار می رفت کہ او را حادثہ پیش آمد" (اکبر بازار جا رہا تھا کہ اسے حادثہ پیش آگیا) میں "او" کی ضمیر اکبر کی طرف واضح ہے۔

ضمیر کی تین قسمیں ہیں:

(۱) ضمیر شخصی (۲) ضمیر اشارہ (۳) ضمیر مشترک

۱۔ ضمیر شخصی:

ضمیر شخصی وہ ہے جو کہنے والے یا سننے والے یا اس آدمی پر دلالت کرے جس کے بارے میں بات ہو رہی ہو۔ بات کرنے والے یا متکلّم کو اوّل شخص، سننے والے یا مخاطب کو شخص دوم اور جس آدمی کے بارے میں بات ہو رہی ہے اور وہ موجود نہیں ہے اسے واحد غائب یا شخص سوم کہتے ہیں یہ اشخاص کبھی واحد (مفرد) اور کبھی جمع ہوتے ہیں۔

ضمیر شخصی کی دو اقسام ہیں، ایک منفصّل (گسستہ) اور دوسری متصل (پیوستہ)

ضمیر شخصی جب اکیلا آئے اور اپنے سے پہلے فقرے سے نہ جڑے تو اسے ضمیر منفصل یا گسستہ کہتے ہیں۔ نیچے دی ہوئی جدول میں منفصل ضمیر مشخص کئے گئے ہیں:

Marfat.com

مفرد	جمع
اوّل شخص : من	ما
دوم شخص : تو	شما
سوم شخص : او	ایشان

جب ضمیر شخصی اکیلا نہ آئے اور اپنے سے پہلے کلمے کے ساتھ مل کر آئے اسے ضمیر متصل کہتے ہیں۔ اس کی بھی دو اقسام ہیں :

(۱) ضمیر متصل : جو حرف فعل سے متصل ہوتا ہے۔ اور فاعل کی صورت میں وہی فعل بن جاتا ہے، جسے ضمیر متصل فاعل کہتے ہیں اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں :

م ، ی ، د (مفرد)۔ می خوانم ، می نویسی ، می گوید
یم ، ید ، ند (جمع)۔ می خوانیم ، می نویسد ، می گویند

(۲) دوسری قسم کا وہ ضمیر متصل ہے جو اسم اور فاعل دونوں سے متصل ہوتا ہے اور حالت مفعولی اور حالت اضافہ کو ظاہر کرتا ہے اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں :

م ، ت ، ش ، (مفرد) جیسے : می زندم ، می گویدت ، میدہدش
مان ، تان ، شان (جمع)، جیسے : میزندمان ، می گوید تان ، میدہدشان.

بنانے کا طریقہ : جس اسم کے آخر میں ضمیر متصل لگانا ہو اگر اس کے آخر میں " ہ " آرہی ہو تو اسم کے بعد " الف " اور پھر ضمیر متصل لگا دیں ، جیسے :

Marfat.com

سینہ سے سینہ + ا + م = سینہ ام
خانہ سے خانہ + ا + ش = خانہ اش
دیدہ سے دیدہ + ا + م = دیدہ ام
گریہ سے گریہ + ا + ش = گریہ اش

۲۔ جن کلمات کے آخر میں "الف" یا "واو" آرہا ہو ضمیر متصل مفرد بناتے وقت اسم کے بعد "ی" اور ضمیر متصل لگا دیں ، جیسے :

خدا سے خدایم
رو سے رویت
مو سے مویش

نکات :

(۱) کبھی ضمیر منفصل حالتِ فاعلی میں بھی استعمال ہوتا ہے ، جیسے :
او را تو بہ دہ درم خریدی (تونے اسے دس درم میں خریدا)
(۲) اور کبھی ضمیر منفصل حالت مفعولی میں استعمال ہوتا ہے ، جیسے :

مرا پیشِ طبیب بردی (تو مجھے حکیم کے پاس لے گیا)

۲۔ ضمیر اشارہ

"این" اور "آن" کو ضمیر اشارہ کہتے ہیں کیونکہ ان دو کلمات کے ذریعے کسی آدمی یا چیز کو ظاہر کیا جاتا ہے ، جیسے :

این دلق درویش است (یہ درویش کی گودڑی ہے)
آن قلم اکرم است (وہ اکرم کا قلم ہے)

Marfat.com

اکثر "این" قریب کے اشارے میں اور "آن" دُور کے اشارے میں استعمال ہوتا ہے ان کی جمع کی صورتیں یہ ہیں :

این سے اینان یا اینها

آن سے آنان یا آنها

جب ضمیر واحد غائب (شخص سوم مفرد) کے لئے استعمال ہو اور انسان کی جگہ استعمال ہو تو ضمیر "او" لگاتے ہیں اور غیر انسان کے لئے "آن" استعمال کرتے ہیں، جیسے :

۱۔ من اکرم را دیدم ولی او مرا ندید

(میں نے اکرم کو دیکھا لیکن اس نے مجھے نہ دیکھا).

۲۔ کتاب را دیدم و آن را خریدم

(میں نے کتاب دیکھی اور اسے خرید لیا).

قدیم ادبا و شعرا نے غیر انسان کے لئے بھی "او" ضمیر استعمال کیا ہے، جیسے :

اندرون از طعام خالی دار

تا در او نور معرفت بینی (سعدی)

۳۔ ضمیر مشترک :

خود، خویش، خویشتن۔ شخص اوّل، شخص دوم اور شخص سوم کے ساتھ ایک ہی شکل میں استعمال ہوتے ہیں لہٰذا ضمیر مشترک کہلاتے ہیں، جیسے :

من خود آمدم (میں خود آیا)

Marfat.com

تو خود آمدی (تو خود آیا)

او خود آمد (وہ خود آیا)

ما خود آمدیم (ہم خود آئے)

شما خود آمدید (تم خود آئے)

ایشان خود آمدند (وہ خود آئے)

ضمیرِ مشترک فاعل کی صورت میں بھی استعمال ہوتے ہیں، جیسے:

من خود بچشم خویشتن دیدم کہ جانم میرود

(میں نے خود اپنی آنکھ سے دیکھا کہ میری جان نکل رہی ہے)

مفعول کی صورت میں بھی استعمال ہوتے ہیں، جیسے:

۱۔ گفت آسان گیر بر خود کار ہا کز روی طبع

سخت میگردد جہان بر مردمان سخت کوش

۲۔ من خود را گم کردہ ام

اسمِ اشارہ

اگر "این" اور "آن" کے ساتھ اسم لایا جائے تو اسے "اسمِ اشارہ" کہتے ہیں۔ لیکن اگر وہ صرف اسم کی جگہ استعمال ہو تو "ضمیرِ اشارہ" کہلاتا ہے، جیسے:

این پسر از آن دختر قوی تر است

(یہ لڑکا اس لڑکی سے زیادہ طاقتور ہے)

یہاں "این" و "آن" اسم کے ساتھ مذکور ہیں لہٰذا "اسم اشارہ" ہیں لیکن:

Marfat.com

فریده و سعیده هر دو خواهرند امّا این از آن باهوشتر است
(فریده اور سعیده دونوں بہنیں ہیں لیکن یہ اس سے زیادہ ذہین ہے).

اس فقرے میں "این" اور "آن" فریده اور سعیده کی جگہ استعمال ہوا ہے لہٰذا "ضمیر اشارہ" کہلاتا ہے.

جب اسم اشارہ کا مرجع معین نہ ہو تو اسے مبہمات کہتے ہیں، جیسے:
راز خود را به این و آن نگو (اپنے راز کو اس اور اس سے مت کہہ)
کبھی اسم سے پہلے "ام" لگا کر "اسم اشارہ" کے معنی نکالے جاتے ہیں، جیسے:

روز سے امروز
شب سے امشب
سال سے امسال

کبھی ضمیر شخصی کے ساتھ "ان" کا اضافہ کر کے ملکیت کے معنی نکالے جاتے ہیں، جیسے:

از صحن خانه تا به لب بام از آن من
از بام خانه تا به ثریا از آن تو (وحشی بافقی)

همین، همان، چنین، چنان، چندین، چندان "این" و "آن" اور اس طرح کے دوسرے کلمات "این" و "آن" کی ہی ترکیبیں ہیں.

متکلّم۔ مخاطب۔ غائب

فارسی میں چھ اسم ضمیر (فاعل) ہوتے ہیں:

Marfat.com

۱۔ واحد متکلّم :

بات کرنے والا یا متکلّم، اسے "شخص اوّل مفرد" بھی کہتے ہیں ،
جیسے : من

واحد مخاطب :

وہ آدمی جس سے بات کی جائے مخاطب کہلاتا ہے اسے "شخص دوم مفرد" بھی کہتے ہیں، جیسے : تو

واحد غائب :

جس شخص کے متعلق بات کی جائے لیکن وہ خود حاضر نہ ہو اسے واحد غائب کہتے ہیں، اور یہ "سوم شخص مفرد" بھی کہلاتا ہے، جیسے : او
اور مذکورہ تین فاعل جب ایک سے زیادہ ہوں تو جمع کہلاتے ہیں
کبھی :

شخص اوّل مفرد سے جمع :

من سے ما (جمع متکلّم)
تو سے شما (جمع مخاطب)
او سے ایشان، آنہا (جمع غائب)
جدول زیر سے ان اشخاص کو سمجھنے میں آسانی ہوگی :

مفرد	جمع
واحد متکلّم : من (اوّل شخص)	جمع متکلّم : ما (اوّل شخص)
واحد حاضر : تو (دوم شخص)	جمع حاضر: شما (دوم شخص)
واحد غائب : او (سوم شخص)	جمع غائب : ایشان، آنہا (سوم شخص)

Marfat.com

باب نہم

فعل

فعل وہ کلمہ ہے جس سے کام کا کرنا، ہونا، سہنا کسی زمانے میں پایا جائے، زمانے صرف تین ہیں: گزرے ہوئے کو ماضی، جو گزر رہا ہے اسے حال اور جو آنے والا ہے اسے مستقبل کہتے ہیں، جیسے:

ماضی: ناہید درس خواند (ناہید نے سبق پڑھا)

حال: اکرم مدرسہ می رود (اکرم مدرسہ جاتا ہے)

مستقبل: انور بیمارستان خواہد رفت (انور ہسپتال جائے گا)

فاعل: کام کرنے والے کو فاعل کہتے ہیں اوپر کے فقروں میں "ناہید" "اکرم" اور "انور" فاعل ہیں۔

مفعول: جس پر کام واقع ہوا ہو اسے مفعول کہتے ہیں، اوپر کے فقروں میں "درس"، "مدرسہ" اور "بیمارستان" مفعول ہیں۔

ترتیب: فارسی میں پہلے "فاعل" پھر "مفعول" اور آخر میں "فعل" آتا ہے

جیسے: فاعل: ناہید مفعول: درس فعل: خواند

Marfat.com

Marfat.com

باب دہم۔

مصدر اور اسکی اقسام

مصدر کی تعریف

مصدر وہ کلمہ ہے جو زمانے کی قید کے بغیر کسی کام کے کرنے یا ہونے کی خبر دے، جیسے :

کردن ، شدن وغیرہ ۔ فارسی زبان میں اس کی علامت "دن" "تن" وغیرہ ہے اور اگر اس کے آخر سے "دن" دور کر دیا جائے تو یہ فعل ماضی بن جاتا ہے، جیسے :

"کردن" اور "شدن" کے آخر سے "ن" ہٹایا جائے تو "کرد" اور "شد" فعل ماضی کا صیغۂ واحد غائب (شخص سوم مفرد) بن جاتا ہے۔

مصدر کی اقسام

مصدر کی چار قسمیں ہیں :

Marfat.com

۱۔ مصدر اصلی یا وضعی ۲۔ مصدر جعلی یا غیر وضعی ۳۔ مصدر بسیط (مفرد) ۴۔ مصدر مرکّب .

۱۔ مصدر اصلی یا وضعی

مصدر اصلی وہ مصدر ہے جو اصل میں اور شروع سے ہی مصدر تھا (یعنی وہ مصدر جو خاص مصدری معنوں کے لئے ہی وضع کیا گیا ہو) جیسے:

رفتن ۔ دیدن وغیرہ .

۲۔ مصدر جعلی یا غیر وضعی

مصدر جعلی اور بناوٹی وہ مصدر ہے جو شروع میں مصدر نہ تھا بلکہ کسی عربی یا فارسی کلمہ کے آخر میں "یدن" کا اضافہ کرنے سے مصدر بنا ہے (یعنی ایسا مصدر جو دوسری زبانوں کے مصدر یا اسم پر مصدر کی علامت بڑھا کر بنایا جائے)، جیسے :

فہم	سے	فہمیدن
جنگ	سے	جنگیدن
ناز	سے	نازیدن
رقص	سے	رقصیدن وغیرہ

۳۔ مصدر بسیط یا سادہ

مصدر بسیط یا سادہ وہ مصدر ہے جو ایک کام اور ایک جزء

Marfat.com

سے بنا ہو، جیسے :
خواستن ، آمدن ، گفتن وغیرہ .

۴۔ مصدر مرکب

مصدر مرکب وہ مصدر ہے جو ایک سے زیادہ کلمات اور اجزاء سے مل کر بنے ، جیسے : دوست داشتن ، سخن گفتن ، گوش کردن وغیرہ

مصدر مرخم

جس مصدر کے آخر سے "ن" دور کر دی جائے اسے "مصدر مرخم" یا "مصدر مخفف" کہتے ہیں، جیسے :

گفتن سے گفت
شنیدن سے شنید
آمدن سے آمد۔ وغیرہ

نکتہ

عربی زبان میں کسی کلمہ کے آخر میں "یت" کا اضافہ کر کے مصدر بناتے ہیں اور اسے "مصدر صناعی" کہا جاتا ہے فارسی میں اس کو "مصدر جعلی" یا "بناوٹی مصدر" کہتے ہیں، جیسے :

تبع سے تبعیّت
انسان سے انسانیّت

Marfat.com

حر سے حریت

محبوب سے محبوبیت

آدم سے آدمیت ۔ وغیرہ

فارسی والے بھی اس طریقے کی پیروی کرتے ہوئے "خیریت"، دوئیت وغیرہ جیسے کلمات کو مصدر کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

Marfat.com

باب یازدہم

زمانے کے لحاظ سے فعل کی اقسام

زمانے کے لحاظ سے فعل کی تین قسمیں ہیں :

۱۔ فعل ماضی (ماضی گذشتہ) .

۲۔ حال (مضارع)

۳۔ مستقبل (آیندہ)

فعل ماضی اور اسکی اقسام

فعل ماضی (ماضی گذشتہ) وہ ہے جو کسی کام کے کرنے یا ہونے کی حالت کو گزرے ہوئے زمانے میں بیان کرے، جیسے :

سعد کتاب خرید (سعد نے کتاب خریدی)

صدیق آب نوشید (صدیق نے پانی پیا)

فعل ماضی (ماضی گذشتہ) کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں :

Marfat.com

(۱) ماضی مطلق (سادہ)

(۲) ماضی استمراری

(۳) ماضی نقلی یا قریب

(۴) ماضی بعید

(۵) ماضی التزامی یا شکیہ

(۶) ماضی شرطی / تمنّائی

۱۔ ماضی مطلق (سادہ)

ماضی مطلق وہ ماضی ہے جو کسی کام کے کرنے یا ہونے کی حالت مطلق گزرے ہوئے زمانے میں بیان کرے خواہ وہ کام زمانۂ حال سے زیادہ اور خواہ کم فاصلہ رکھتا ہو یعنی اس میں زمانے کے قریب اور بعید کی قید نہ ہو، جیسے : اعظم مدرسہ رفت (اعظم مدرسہ گیا)۔

بنانے کا طریقہ : مصدر کے آخر سے "ن" ہٹا دیا جائے تو ماضی مطلق کا صیغہ مفرد (واحد غائب) بن جاتا ہے، جیسے :
گفتن سے گفت ماضی مطلق ہے۔

گردان

مصدر	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلّم	جمع متکلّم
گفتن	گفت	گفتند	گفتی	گفتید	گفتم	گفتیم
کہنا	اس نے کہا	انہوں نے کہا	تو نے کہا	تم نے کہا	میں نے کہا	ہم نے کہا

Marfat.com

۲۔ ماضی استمراری یا ماضی ناتمام : وہ ماضی ہے جس سے یہ سمجھ آئے کہ کوئی کام گذشتہ زمانے میں مسلسل ہوتا رہا ہے یعنی وہ ماضی جس میں کام کا ہمیشہ جاری رہنا پایا جائے، جیسے :

عامر می خورد (عامر کھاتا تھا)۔ صفدر ورزش می کرد (صفدر ورزش کرتا تھا)

بنانے کا طریقہ : ماضی مطلق کے پہلے می یا ہمی لگایا جائے تو وہ ماضی استمراری کا صیغہ واحد غائب بن جاتا ہے، جیسے : "گفتن" سے "گفت" ماضی مطلق اور "می گفت" ماضی استمراری ہے۔

گردان

مصدر	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلّم	جمع متکلّم
گفتن	می گفت	می گفتند	می گفتی	می گفتید	می گفتم	می گفتیم
کہنا	وہ کہتا تھا	وہ کہتے تھے	تو کہتا تھا	تم کہتے تھے	میں کہتا تھا	ہم کہتے تھے

۳۔ ماضی قریب یا نقلی : وہ ماضی ہے جو کسی کام کے کرنے یا ہونے کی حالت کو قریب کے گزرے ہوئے زمانے میں بیان کرے لیکن اس کے اثرات یا نتیجہ تا حال باقی ہو یا دوسرے الفاظ میں وہ ماضی ہے جس میں قریب کا گزرا ہوا زمانہ پایا جائے، جیسے :

احمد رفتہ است (احمد گیا ہے)۔

اگر کسی ایسے کام کے کرنے یا ہونے کی حالت کو نقل کرے جو کاملاً گزرے ہوئے زمانے میں واضح ہوا ہو تو اسے ماضی نقلی کہتے ہیں، جیسے :

Marfat.com

من در سرگودھا متولد شدہ ام (میں سرگودھا میں پیدا ہوا ہوں).

بنانے کا طریقہ: ماضی مطلق کے بعد "ہ است" لگانے سے ماضی قریب یا نقلی بن جاتی ہے، جیسے: گفتن مصدر سے "گفت" ماضی مطلق اور "گفتہ است" ماضی قریب ہے۔ گردان میں "گفتہ" کے بعد ام، ای، است، ایم، اید، اند کا اضافہ کیا جاتا ہے جو ہستم، ہستی، ہست، ہستیم، ہستید، ہستند کا مخفف ہے.

گردان

مصدر	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
گفتن	گفتہ است	گفتہ اند	گفتہ ای	گفتہ اید	گفتہ ام	گفتہ ایم
کہنا	اس نے کہا ہے	انہوں نے کہا ہے	تو نے کہا ہے	تم نے کہا ہے	میں نے کہا ہے	ہم نے کہا ہے

۴۔ ماضی بعید: وہ ماضی ہے جس میں کسی کام کے کرنے یا ہونے کی حالت زیادہ گزرے ہوئے زمانہ میں بیان کی جائے چونکہ اس میں کام کا ہونا یا کرنا ماضی قریب سے پہلے ظاہر ہوتا ہے لہٰذا اسے ماضی مقدم بھی کہتے ہیں، جیسے:

شوکت بازار رفتہ بود (شوکت بازار گیا تھا)

بنانے کا طریقہ: ماضی مطلق کے بعد "ہ بود" کا اضافہ کیا جائے تو ماضی بعید کا صیغہ واحد غائب بن جاتا ہے، جیسے:

گفتن سے "گفت" ماضی مطلق اور "گفتہ بود" ماضی بعید ہے.

Marfat.com

گردان

مصدر	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلّم	جمع متکلّم
گفتن	گفتہ بود	گفتہ بودند	گفتہ بودی	گفتہ بودید	گفتہ بودم	گفتہ بودیم
کہنا	اس نے کہا تھا	انہوں نے کہا تھا	تو نے کہا تھا	تم نے کہا تھا	میں نے کہا تھا	ہم نے کہا تھا

۵۔ ماضی التزامی یا ماضی شکیہ یا ماضی احتمالی

وہ ماضی ہے جس میں کسی کام کے کرنے یا ہونے کا ذکر گزرے ہوئے زمانے میں تردد اور شک یا احتمال کی صورت میں پایا جائے، جیسے :

اکبر گفتہ باشد (اکبر نے کہا ہوگا)

بنانے کا طریقہ : ماضی مطلق کے بعد "ہ باشد" کا اضافہ کر دیا جائے تو ماضی التزامی یا ماضی شکیہ یا ماضی احتمالی کا صیغہ واحد غائب بن جاتا ہے، جیسے :

گفتن سے "گفت" ماضی مطلق اور "گفتہ باشد" ماضی التزامی ہے۔

گردان

مصدر	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلّم	جمع متکلّم
گفتن	گفتہ باشد	گفتہ باشند	گفتہ باشی	گفتہ باشید	گفتہ باشم	گفتہ باشیم
کہنا	اس نے کہا ہوگا	انہوں نے کہا ہوگا	تو نے کہا ہوگا	تم نے کہا ہوگا	میں نے کہا ہوگا	ہم نے کہا ہوگا

۶۔ ماضی شرطی یا تمنّائی : وہ ماضی جس میں کسی کام کے کرنے یا ہونے کی حالت گزرے ہوئے زمانے میں [illegible] ہر [illegible] میں کسی

Marfat.com

کام کے کرنے یا ہونے کی شرط یا تمنا اور آرزو پائی جائے وہ ماضی شرطی یا تمنّائی کہلاتی ہے ،جیسے :

اگر من محنت کردی کامیاب شدی
(اگر میں محنت کرتا تو کامیاب ہو جاتا)

کاش کہ ما ہمہ کامیاب می شدیم
(کاش ہم سب کامیاب ہو جاتے)

بنانے کا طریقہ : ماضی مطلق کے بعد "ی" کا اضافہ کرنے سے ماضی شرطی یا تمنائی بن جاتی ہے، جیسے :

گفتن سے "گفت" ماضی مطلق اور "گفتی" (صیغۂ واحد غائب) ماضی شرطی یا تمنائی ہے .

اس کے صرف تین صیغے واحد غائب، جمع غائب اور واحد متکلّم ہوتے ہیں اور باقی تین صیغوں واحد حاضر، جمع حاضر اور جمع متکلّم کے لئے ماضی استمراری اور کبھی ماضی مطلق استعمال کی جاتی ہے .

گردان

مصدر	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلّم	جمع متکلّم
گفتن	گفتی	گفتندی			گفتمی	
کہنا	وہ کہتا	وہ کہتے			میں کہتا	

Marfat.com

باب دوازدہم

فعل مضارع

وہ فعل جس میں حال اور مستقبل دونوں زمانے پائے جائیں اور یہ فعل تین معنی دے۔ کبھی حال کے خاص، کبھی مستقبل کے خاص اور کبھی اپنے معنی دے اور جس سے دونوں زمانوں کا اظہار ہوتا ہو، جیسے :

رود ، خورد ، نویسد وغیرہ .

بنانے کا طریقہ: اس کے بنانے کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے لیکن عام طور پر یہ ہے کہ مصدر کے آخر سے "تن" یا "دن" دور کر دیا جاتا ہے اور باقی لفظ میں تھوڑی بہت تبدیلی کر کے اس کے آخر میں "د" ساکن اور دال سے پہلے والے حرف پر زبر لگا دی جاتی ہے، جیسے :

کردن سے کرد
گفتن سے گوید

Marfat.com

گردان

مصدر	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
گفتن	گوید	گویند	گویی	گویید	گویم	گوییم
کہنا	وہ کہے	وہ کہیں	تو کہے	تم کہو	میں کہوں	ہم کہیں

مضارع کی اقسام

مضارع کی دو معروف اقسام ہیں۔

۱۔ مضارع اخباری (خبری)

۲۔ مضارع التزامی

۱۔ **مضارع اخباری (خبری)**: مضارع اخباری وہ ہے جو کام کو بطور قطعی و یقینی بیان کرتا ہے۔ جیسے: نویسیم، نویسند۔ عام طور پر مضارع اخباری سے پہلے "می" استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

"می نماید" اور "می گوید" وغیرہ

۲۔ **مضارع التزامی**: مضارع التزامی وہ ہے جو کام کو شک، تردد یا خواہش کی صورت میں پیش کرے اور اس کی علامت یہ ہے کہ فعل مضارع سے پہلے "ب" آتی ہے۔ جیسے: بیایم، بردم وغیرہ

منفی بنانے کا طریقہ: مضارع اخباری (خبری) کو نفی بناتے وقت "می" سے پہلے حرف نفی کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جیسے:

می روم سے نمی روم

می خرم سے نمی خرم

Marfat.com

لیکن بعض شعراء نے اصل فعل سے پہلے حرف نفی لاکر منفی بنائی ہے، جیسے:

ع می نگویم کہ طاعتم بپذیر

اس مصرع میں "می" کے بعد "گویم" کے ساتھ "حرفِ نفی" استعمال ہوا ہے

کبھی مضارع التزامی کی جگہ مضارع اخباری استعمال ہوتا ہے، جیسے: (شعر)

بہ بزغالہ گفتند، بگریز گفتا

کہ قصاب درپی کجا "می گریزم"

فعل حال

تعریف: وہ فعل جس میں موجودہ زمانے کے معانی پائے جائیں، جیسے:

می رود (وہ جاتا ہے)

بنانے کا طریقہ: مضارع سے پہلے "می" یا "ہمی" لگانے سے فعل حال بنتا ہے، جیسے: رود سے می رود

گوید سے می گوید

گردان

مصدر	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
گفتن	می گوید	می گویند	می گویی	می گویید	می گویم	می گوییم
کہنا	وہ کہتا ہے	وہ کہتے ہیں	تو کہتا ہے	تم کہتے ہو	میں کہتا ہوں	ہم کہتے ہیں

فعل مستقبل (آیندہ)

تعریف: وہ فعل جس میں آنے والا زمانہ پایا جائے فعل مستقبل کہلاتا ہے،

Marfat.com

جیسے : خواہی رفت ، خواہی گفت وغیرہ

بنانے کا طریقہ : ماضی مطلق سے پہلے "خواہد" لگانے سے فعل مستقبل کا صیغہ مفرد (واحد) غائب بن جاتا ہے، جیسے : رفتن سے خواہد رفت۔ گردان کرتے وقت "خواہد" بدل جائے گا۔ اور "رفت"، ہر صیغے کے ساتھ اسی طرح استعمال ہوگا۔ جیسے :

گردان

مصدر	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
گفتن	خواہد گفت	خواہند گفت	خواہی گفت	خواہید گفت	خواہم گفت	خواہیم گفت
کہنا	وہ کہے گا	وہ کہیں گے	تو کہے گا	تم کہو گے	میں کہوں گا	ہم کہیں گے

فعل امر

وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم پایا جائے اور چونکہ حکم کا تعلق صرف مخاطب سے ہوتا ہے اس لئے اس کے صرف دو صیغے (واحد حاضر۔ جمع حاضر) ہی ہوتے ہیں اور غائب کے صیغوں کی جگہ فعل مضارع استعمال ہوتا ہے، جیسے : وہ جائے ۔ او برود

بنانے کا طریقہ : صیغہ واحد حاضر فعل مضارع کا آخری حرف دور کرنے سے فعل امر بن جاتا ہے اور شروع میں "ب" زیادہ کر دیتے ہیں، جیسے:

روی سے رو یا برو

کنی سے کن یا بکن

Marfat.com

گردان

فعل مضارع کا صیغہ واحد حاضر	واحد حاضر	جمع حاضر
روی	برو	بروید
تو جائے	تو جا	تم جاؤ

فعل نہی

وہ فعل ہے جس میں کسی کام سے روکا جائے، جیسے :

مخور (مت کھا) مرو (مت جا)

بنانے کا طریقہ : امر حاضر کے پہلے "م" یا "ن" مفتوح لگانے سے فعل نہی بن جاتا ہے، جیسے : کن سے مکن یا نکن

خور سے مخور یا نخور

فعل امر کی طرح اس کے بھی دو ہی صیغے ہوتے ہیں (واحد حاضر۔ جمع حاضر)

گردان

فعل مضارع کا صیغہ واحد حاضر	واحد حاضر	جمع حاضر
گویی	مگو	مگوئید
تو کہے	تو مت کہہ	تم مت کہو

Marfat.com

Marfat.com

باب سیزدھم

فاعل یا مسندالیہ

جب کام کو اسم سے منسوب یا سلب کیا جائے تو وہ اسم فاعل کہلاتا ہے

فاعل عربی کلمہ ہے جس کے معنی ہیں "کام کرنے والا" جیسے :

خدیجہ گفت ، فاروق رفت

ان جملوں میں خدیجہ اور فاروق فاعل ہیں اور گفت ، رفت ان کی حالت فاعلی ہے۔ حالت فاعلی کو حالت مسندالیہی بھی کہتے ہیں۔

مسند اور مسندالیہ : جملے کے دو بڑے جزو ہوتے ہیں ایک مسندالیہ اور دوسرا مسند۔ مسندالیہ وہ ہے جس کی بابت کچھ کہا جائے مثلاً

صدیق مریض است

اس فقرے میں صدیق کے بارے میں کچھ کہا گیا ہے لہذا صدیق مسندالیہ ہے دوسرے الفاظ میں فاعل کو مسندالیہ کہتے ہیں اور مریض سے کچھ کہا گیا ہے لہذا مریض مسند ہے۔ مسندالیہ پہلے آتا ہے اور مسند بعد میں، جیسے :

مسندالیہ	مسند	حرف ربط
صدیق	مریض	است

نکات

۱۔ ہر فاعل مسندالیہ ہوتا ہے لیکن ہر مسندالیہ فاعل نہیں ہوتا ہے، مثلاً :

Marfat.com

زہرہ زیبا است

اس فقرے میں زہرہ نے کوئی کام نہیں کیا بلکہ زیبائی کو اس سے منسوب کیا گیا ہے۔ اس فقرے میں زہرہ فاعل اور زیبا مسند ہے۔

۲۔ ایک فعل کے ساتھ چند فاعل یا مسند الیہ آ سکتے ہیں اور ان کو حرف عطف "و" یا عطف (،) سے ذکر کیا جاتا ہے، جیسے:

زہرہ، شاہدہ، مبشر، مدثر و عائشہ بازار رفتند

حالتِ مفعولی

جب کسی جملہ میں اسم کام کے انجام دینے والا ہو یا کوئی کام اس سے انجام دیا گیا ہو تو اسے اسم مفعول کہتے ہیں۔ اس کی دو اقسام ہیں۔

۱۔ مفعول بے واسطہ

۲۔ مفعول با واسطہ

مفعول بے واسطہ: یعنی مفعول واضح (مفعول صریح یا مفعول مستقیم) اس مفعول کو کہتے ہیں جو کسی حرف کی مدد کے بغیر جملہ میں آیا ہو اور کسی کام کے پورا کرنے کے معنی دیتا ہو۔ مفعول بے واسطہ "کہ را" اور "چہ را" کے جواب میں بھی استعمال ہوتا ہے، مثلاً

چو او را بدیدند برخاست غو (فردوسی)

نکات:

۱۔ فارسی زبان میں مفعول بے واسطہ کے بعد اکثر حرف "را" (جسے علامت مفعول بے واسطہ کہتے ہیں) لکھا اور بولا جاتا ہے لیکن یہ حتمی طریقہ نہیں ہے کیونکہ دانشوروں کی تحریروں میں دیکھا گیا ہے کہ مفعول بے واسطہ (مفعول

Marfat.com

مستقیم) کے بعد "را" نہیں لایا گیا، جیسے :

الف: "چون درامضای کاری ہر دو باشی "آن طرف" اختیار کن کہ بی آزار تر برآید"

ب : دشمن چو از ہمہ حیلتی فرو ماندہ، "سلسلۂ دوستی" بجنباند" (گلستان سعدی)
(دشمن جب ہر مکر سے عاجز آجاتا ہے تو دوستی کا ہاتھ بڑھاتا ہے)

۲۔ "را" کبھی مفعول باواسطہ کے بعد آجاتی ہے اور "بہ" "برای" اور "از بہر" کے معنی دیتی ہے، جیسے :

نزیبد مرا با جوانان چمید (سعدی)
(مجھے جوانوں کے ساتھ چلنا زیب نہیں دیتا)

۳۔ قدیم زمانے میں دانشمند اور شاعر مفعول سے پہلے "مر" کا اضافہ کرتے تھے اور یہ زیادہ تاکید کے معنی دیتا ہے، جیسے :

الف : مر ترا گفتم (یقیناً میں نے آپ سے کہا ہے)

ب : بہ چہرہ شدن چون پری کی توانی

بہ افعال مانندہ شو "مر" پری را
(ناصر خسرو)

ب ؛ مفعول باواسطہ : (یعنی غیر صریح یا غیر مستقیم مفعول)

اگر مفعول کسی حرف کی مدد سے جملہ میں آئے تو اسے مفعول باواسطہ کہتے ہیں اور یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

از کہ، از چہ، از کجا، بہ کجا، برای کہ، برای چہ، باکہ، باچہ، بہر کجا، بہر چہ وغیرہ جیسے :

۱۔ او با ماشین بہ اداره آمد

Marfat.com

۲۔ سیاوش چنین گفت با شہر یار
که دل را "بدین کار" رنجہ مدار

۳۔ "ز گفتار" اور شاہ شد بدگمان
نکو: ایت "بر کس" پدید "از نہان"

(فردوسی)

نکتہ: ممکن ہے کہ ایک جملہ میں ایک فعل کے لئے چند مفعول استعمال ہوں خواہ مفعول با واسطہ یا بے واسطہ ہو یا مفعول کی دونوں اقسام لائی جائیں لیکن ایسے جملوں میں مفعول بے واسطہ کو مفعول با واسطہ سے پہلے لاتے ہیں، جیسے: (شعر)

جوان تا رساند "سیاہی" "بہ نور"
کنیدش "بہ خنجر" "سر" "از تن" جدا

Marfat.com

باب چہاردھم

فعل لازم

وہ فعل ہے جو فاعل کے ساتھ مل کر پورے معنی دے اور اس کے ساتھ مفعول کو لانے کی ضرورت نہ رہے یا وہ فعل ہے جو صرف فاعل کو چاہے، جیسے:

زبیر نشست (زبیر بیٹھا)

طلحہ آمد (طلحہ آیا)

فعل متعدی

ایسا فعل جو فاعل کے علاوہ مفعول کو بھی چاہے فعل متعدی کہلاتا ہے۔

جیسے: عائشہ قرآن خواند (عائشہ نے قرآن پڑھا)

عاتکہ نامہ نوشت (عاتکہ نے خط لکھا)

فعل متعدی کی اقسام

۱۔ متعدی بنفسہٖ: وہ متعدی ہے جو اصل ہی میں متعدی ہو، جیسے:

خورد، کرد، نوشید

۲۔ متعدی بالواسطہ: وہ متعدی ہے جو لازم سے متعدی بنایا گیا ہو، جیسے:

دوانید، رسانید۔ جن کی اصل دوید اور رسید ہے۔

Marfat.com

۳۔ متعدی المتعدی: وہ متعدی ہے جو متعدی سے دوبارہ کسی لفظ کے زیادہ کرنے سے متعدی بنایا گیا ہو، جیسے:

خورانید، جس کی اصل خورد ہے

بنانے کا قاعدہ

جس مصدر کو متعدی یا متعدی المتعدی بنانا ہوتا ہے اس کے امر حاضر کے آخر میں 'ایندن' لگا دیا جائے تو وہ مصدر متعدی یا متعدی المتعدی بن جاتا ہے پھر قاعدہ کے مطابق جونسا صیغہ مطلوب ہو بنا سکتے ہیں، جیسے: دویدن سے دوایندن (دوڑانا) رسیدن سے رسایندن (پہنچانا) خوردن سے خورایندن (کھلانا) وغیرہ۔ دادن سے دھایندن (دلوانا)

فعل معروف (معلوم)

جس فعل کو فاعل سے منسوب کیا جائے اور اس کا فاعل ظاہر اور معلوم ہو اسے فعل معلوم یا فعل معروف کہتے ہیں، جیسے:

عبداللہ کتاب خواند (عبداللہ نے کتاب پڑھی)

عبدالرحمٰن نامہ نگاشت (عبدالرحمن نے خط لکھا)

اس میں "خواند" کا فاعل "عبداللہ" اور نگاشت "کا عبدالرحمٰن" ہے جو فعل معروف کہلاتا ہے۔

فعل مجہول

جس فعل کا فاعل معلوم نہ ہو وہ فعل مجہول کہلاتا ہے، جیسے:

Marfat.com

اکبرزدہ شد (یعنی اکبر مارا گیا) اس میں معلوم نہیں کہ مارنے والا کون ہے لہذا "زدہ شد" فعل مجہول ہے۔

بنانے کا طریقہ

جس فعل معروف سے فعل مجہول بنانا ہو اس کی ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب کے بعد "ہ شدن" کا اضافہ کر دیں تو وہ مصدر مجہول بن جائے گا، جیسے:

گرفت سے گرفتہ شدن (پکڑا جانا)

نوشید سے نوشیدہ شدہ (پیا جانا)

ماضی مطلق مجہول

ماضی مطلق معروف کے آخر "ہ" لگا کر "شد" زیادہ کرو، جیسے:

زد سے زدہ شد (وہ مارا گیا)

ماضی قریب مجہول

ماضی مطلق معروف کے آخر "ہ" لگا کر "شدہ است" زیادہ کرو، جیسے:

زد سے زدہ شدہ است (وہ مارا گیا ہے)

ماضی بعید مجہول

ماضی مطلق معروف کے بعد "ہ" لگا کر "شدہ بود" زیادہ کرو، جیسے:

زد سے زدہ شدہ بود

(وہ مارا جاتا تھا)

Marfat.com

ماضی شکیہ مجہول

ماضی مطلق معروف کے آخر "ہ" لگا کر "شدی، شدندی، شدمی" زیادہ کرو، جیسے: زد سے زدہ شدہ باشد

(وہ مارا گیا ہوگا)

ماضی استمراری مجہول

ماضی مطلق مجہول میں "شد" سے پہلے "می" لگا دو، جیسے:

زدہ شد سے زدہ می شد (وہ مارا جاتا تھا)

ماضی تمنّائی مجہول

ماضی مطلق معروف کے آخر "ہ" لگا کر شدی، شدندی، شدمی" زیادہ کرو، مثلاً زد سے زدہ شدی (وہ مارا جاتا)

فعل مستقبل مجہول

ماضی مطلق معروف کے آخر "ہ" لگا کر "خواہد شد" زیادہ کرو، جیسے:

زد سے زدہ خواہد شد (مارا جائے گا)

فعل مضارع مجہول

ماضی مطلق معروف کے آخر میں "ہ" لگا کر "شود" زیادہ کرو، جیسے:

زد سے زدہ شود (وہ مارا جائے)

Marfat.com

فعل حال مجہول

مضارع مجہول میں "شود" سے پہلے "می" لگاؤ، جیسے زدہ شود سے زدہ می شود (وہ مارا جاتا ہے)

نوٹ: افعل مجہول

۱۔ ہمیشہ فعل متعدی سے بنتا ہے لازم سے نہیں بنتا۔

۲۔ افعال مجہول کی گردانیں بھی افعال معروف کی طرح کی جائیں۔

Marfat.com

Marfat.com

باب پانزدھم

اسمِ فاعل

فعل کو کام کرنے والے شخص کی ضرورت ہوتی ہے جسے اسم فاعل کہتے ہیں اسم فاعل جاندار اور کبھی بے جان ہوتا ہے۔ جیسے :

سعید میز را ساخت (سعید نے میز بنایا)

درخت شگوفہ کرد (درخت نے شگوفہ نکالا)

پہلے فقرے میں سعید جاندار اور دوسرے میں درخت بے جان اسم فاعل ہے۔

فاعل اور اسم فاعل میں فرق

اسم فاعل ہر حالت میں مشتق ہوتا ہے اور فاعل مشتق نہیں ہوتا، جیسے : "اسلم نوشت" میں اسلم "فاعل" ہے۔ اسم فاعل نہیں کیونکہ یہ "مشتق" نہیں۔

بنانے کے طریقے

۱۔ امر کے آخری حرف کو زیر دے کر آخر میں ندہ لگاؤ۔ جیسے :

کن سے کنندہ ، رو سے روندہ

۲۔ اگر امر کے آخر "الف یا واؤ" ہو (بشرطیکہ) اس کے مضارع میں "می" ہو تو "ندہ" سے پہلے "ی" زیادہ کرو۔ جیسے گو سے گوینده۔

Marfat.com

۳۔ اگر امر کا آخری حرف "ی" ہو تو اسے گرا دیتے ہیں، جیسے:

زی سے زندہ

۴۔ کبھی امر کے بعد "الف" زیادہ کرنے سے۔ مثلاً دان سے دانا، بین سے بینا، جو سے جویا۔

۵۔ کبھی ایک اسم اور امر ملا کر، جیسے کارکن، آتشپز، راہ گیر

۶۔ کبھی امر کے بعد "ان" زیادہ کرنے سے، مثلاً تاب سے تابان، درخش سے درخشان۔

۷۔ کبھی اسم کے بعد مندرجہ ذیل علامتوں میں سے کوئی علامت لگا کر بناتے ہیں: گر، گار، گین، ناک، چی، در، بان، مند، سار وغیرہ۔ غمناک، توپچی، جانور، شتربان، عقلمند، جوہری، شرمسار، ظفریاب، تاجدار ایسے ہی اسم فاعل ہیں۔

۸۔ فارسی میں عربی اسم فاعل بھی مستعمل ہوتے ہیں:

الف۔ وہ لفظ جو "فاعل" کے وزن پر ہوں، جیسے: حاکم، عادل، قاتل ناصر وغیرہ

ب۔ وہ الفاظ جن کا پہلا حرف مضموم (پیش والا) اور آخر سے پہلا حرف مکسور (زیر والا)، جیسے: مُحسِن، مُقبِل

نوٹ: اسم فاعل جملے میں کسی فعل کا فاعل ہو سکتا ہے۔

نکات:

الف۔ اس زبان میں معمولاً فعل فاعل کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے یعنی اگر فاعل مفرد ہو تو فعل بھی مفرد صورت میں آتا ہے۔ اور اگر فاعل جمع ہو تو فعل بھی جمع صورت میں ہوتا ہے، جیسے:

Marfat.com

۱۔ یک دانش آموز تشویق شد (ایک طالب علم کو شوق دلایا گیا)
۲۔ دانش آموزان تشویق شدند (طلبا کو شوق دلایا گیا)

ب۔ لیکن بے جان فاعل (مسند الیہ) کے ساتھ فعل ہمیشہ مفرد آتا ہے، جیسے:
آجرہا قرمز است (اینٹیں سرخ ہیں) اشعار سعدی و حافظ پختہ است
(سعدی و حافظ کے اشعار پختہ ہیں)

ج۔ البتہ کوئی عیب نہیں اگر فعل فاعل (مسند الیہ) کے مطابق لائے جائیں۔

جیسے:
۱۔ آجرہا قرمز ند
۲۔ نیکی و بدی کہ در نہاد بشر میباشند

د۔ اسم جمع کے لئے فعل کی دونوں صورتیں آسکتی ہیں، جیسے کہ کہا جائے:
۱۔ سپاہ پاکستان پیروز شد (افواج پاکستان فتح یاب ہوئی)
۲۔ سپاہ پاکستان پیروز شدند (افواج پاکستان فتح یاب ہوئیں)

Marfat.com

Marfat.com

باب شانزدھم

فعل کی حالتیں

فعل کی مختلف چھ صورتیں یا وجوہات ہیں:

۱۔ اخباری ۲۔ التزامی ۳۔ امری
۴۔ شرطی ۵۔ وضعی ۶۔ مصدری

حالتِ اخباری

وہ ہے جو کام کے ماضی، حال، مستقبل کے قطعی اور یقینی طور پر ہونے کی اطلاع دے۔ جیسے: می روم، می خوانم وغیرہ

حالتِ التزامی

وہ ہے جو کسی کام کے ماضی، حال اور مستقبل میں تردد یا خواہش کی صورت میں رونما ہونے کی خبر دے، جیسے: رفتہ باشم، بروم وغیرہ

حالتِ امری

وہ ہے جس میں زمانۂ ماضی، حال اور مستقبل میں کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے، جیسے: برو، بخوان وغیرہ

Marfat.com

حالت امر مدامی

جس میں حکم کے معنی ہمیشہ کے لئے پائے جائیں، جیسے : می رو (جاتا رہ)

بنانے کا طریقہ

امر حاضر کے شروع میں می لگانے سے امر مدامی بن جاتا ہے اور کبھی امر مدامی کی جگہ ماضی شکیہ بھی استعمال کرتے ہیں مثلاً رو سے می رو وغیرہ

حالتِ شرطی

وہ ہے جو فعل کو شرط کے طور پر بیان کرے اور اس صورت میں شرط کی علامات میں سے کوئی ایک اس کے آگے بیان ہونی چاہیئے، جیسے :

۱۔ "اگر بخواہی می آیم"۔ اس فقرے میں "بخواہی" "حالتِ شرطی" ہے۔

۲۔ دلا ز نور ہدایت گر آگہی "یابی"

جو شمع خندہ زنان ترک سر توانی کرد

۳۔ گر این نصیحت شاہانہ "بشنوی" حافظ

بشاہراہ حقیقت گذر توانی کرد

حالتِ وصفی

وہ ہے جو ظاہر میں صفت لیکن اصل میں فعل کے معنی دے، جیسے :

دبیر ایستادہ درس را گفت

یعنی دبیر کھڑا ہوا اور اس نے سبق پڑھایا لیکن یاد رہے کہ حالت وصفی

Marfat.com

کے بعد "و" لگانا درست نہیں ہے یعنی ہم مذکورہ فقرے کو یوں نہیں لکھ سکتے کہ :

دبیر ایستادہ و درس گفت (یہ فقرہ غلط ہے)

حالتِ مصدری

وہ ہے جو ظاہری صورت میں مصدر کی طرح لکھی جائے لیکن فعل کے معنی بیان کرے۔ یہ اکثر شایستن ، بایستن اور توانستن جیسے کلمات کے بعد آتی ہے، جیسے : (شعر)

۱۔ بہ عذر و توبہ توان "رستن" از عذاب خدای
ولیک می نتوان از عذاب مردم رست

۲۔ می توان "گفتند" کہ شما دانشمند ہستید

"رستن" اور "گفتند" "حالتِ مصدری" یا "وجہ مصدری" ہے۔

فعل دعا

وہ فعل ہے جو کسی آدمی یا چیز کو دعا سے یاد کرے اور اس کا ایک سے زیادہ صیغہ نہیں ہوتا، جیسے :

مباد ، مکناد ، باد و کناد

کبھی فعل دعا کے آخر میں "الف" کا اضافہ کیا جاتا ہے، جیسے :

مبادا ، بادا ، باشدا وغیرہ

فعل تمنّا

وہ فعل ہے جو کسی آدمی یا چیز کی آرزو کرے، فارسی میں اس کی علامت

Marfat.com

کاش اور کاشکہ ہے، جیسے :

کاش کہ جوانی برمی گشت
کاش احمد می آمد

افعال معین

ایسے افعال جن کی مدد میں دوسرے افعالِ استعمال کئے جائیں افعال معین کہلاتے ہیں۔ زیادہ معروف افعالِ معین (فارسی) یہ ہیں : استن، بودن، شدن، خواستن، شایستن، توانستن، بایستن، بایستن۔

Marfat.com

باب ہفدھم

مرکبِ توصیفی (صفت موصوف)

تعریف

جس سے کسی شے کی اچھائی یا برائی معلوم ہو اسے "صفت" اور جس کی اچھائی یا برائی بیان کی جائے اسے "موصوف" کہتے ہیں جو صفت اور موصوف سے مرکب ہو اسے "مرکب توصیفی" کہتے ہیں، جیسے : چای گرم (گرم چائے) اس میں "چائے" "موصوف" اور "گرم" "صفت" ہے یا، جیسے :

فیلِ بزرگ (بڑا ہاتھی) مردِ دانا (دانا آدمی) حکیمِ حاذق (حاذق حکیم)

ان میں فیل، مرد، حکیم "موصوف" اور بزرگ، دانا، حاذق "صفت" ہیں

صفت کی اقسام

۱۔ صفتِ جامد ۲۔ صفتِ مشتق ۳۔ صفتِ مطلق ۴۔ صفتِ فاعل

۵۔ صفتِ مفعول ۶۔ صفتِ نسبی ۷۔ صفتِ عالی

۸۔ صفتِ تفضیلی ۹۔ صفتِ سادہ ۱۰۔ صفتِ مرکب

صفتِ جامد

وہ صفت ہے جو کسی دوسرے کلمہ سے نہ لی گئی ہو، جیسے :

Marfat.com

به ، خوب ، تاخ

صفت مشتق

وہ صفت ہے جو دوسرے کلمہ سے لی گئی ہو، جیسے : روندہ (جانے والا) خندان (مسکراتا) بینا (دیکھنے والا)۔ یہ "رو، خند اور بین" سے مشتق ہے۔

صفتِ فاعلی

وہ صفت ہے جو کام کرنے یا رکھنے والے کی حالت کو ظاہر کرے، جیسے : بیندہ (دیکھنے والا) سوزندہ (جلانے والا) صفت فاعل کو اسم فاعل بھی کہا جاتا ہے۔

صفتِ مفعولی

وہ صفت جس پہ کام ہونے کی حالت پائی جائے، جیسے :
نانِ خوردہ (کھائی ہوئی روٹی)، دامن آلودہ (آلودہ دامن)
اس کی مندرجہ ذیل نشانیاں ہیں :

۱۔ ندہ : جو فعل امر کے آخر میں لگائی جاتی ہے، جیسے :
گویندہ (کہنے والا)، شنوندہ (سننے والا)، درندہ (پھاڑنے والا)

۲۔ ان : اس کا بھی فعل امر کے آخر میں اضافہ کیا جاتا ہے بعض دانشور اسے صفت حالیہ بھی کہتے ہیں، جیسے : گریان، چندان، رسان۔ یعنی رونے کی حالت میں ہنسنے کی حالت میں پوچھنے کی حالت میں۔

۳۔ الف بھی فعل امر کے آخر میں بڑھایا جاتا ہے اور یہ صفت یا حالت کو کسی آدمی کی تمنا کے لئے بطور عاجزی بیان کرتا ہے اور اصطلاحاً اسے صفت مشبہ

Marfat.com

بھی کہتے ہیں، جیسے : بینا ، دانا ، شنوا ، گویا

اسمِ فاعل اور صفتِ مشبہ کا فرق

اسمِ فاعل اور صفتِ مشبہ میں یہ فرق ہے کہ صفتِ مشبہ، صفت کے ہمیشہ ہونے کا بیان کرتی ہے لیکن اسمِ فاعل (صفتِ فاعل) میں معنی کے دوام یا ہمیشگی کا ثبوت نہیں ہوتا۔

۴۔ ار : فعل ماضی کے آخر میں اضافہ کرنے سے، جیسے :

خواستار ، خریدار ، گرفتار

۵۔ گار : فعل امر اور فعل ماضی کے آخر میں بڑھانے سے، جیسے :

آموزگار ، آفریدگار ، کردگار

۶۔ کار : یہ اکثر اسم کے آخر میں لگایا جاتا ہے ، جیسے :

ستم کار ، فراموشکار

۷۔ گر : یہ بھی اسم کے آخر میں لگاتے ہیں، جیسے :

ستم گر ، بیدادگر ، دادگر

جن صفات کے آخر میں "گار" و "گر" کی علامت آئے وہ موصوف کی کثرت و فراوانی کا پتہ دیتی ہیں۔ عربی میں اسے صیغہ مبالغہ کہا جاتا ہے۔

صفتِ معنوی

وہ صفت جو کسی شخص یا چیز جس پر کام واقع ہو رہا ہو، کی دلالت کرے اسے اسم مفعول بھی کہتے ہیں۔ اس کی علامت "ہ" اور کبھی "شدہ" ہے، جیسے :

زدہ ، گفتہ ، رفتہ جو ممکن ہے کہ "زدہ شدہ" اور "گفتہ شدہ" بھی کہا جائے کبھی اسم

Marfat.com

مفعول کے آخر سے "ہ" کو حذف بھی کر دیتے ہیں، جیسے :

دست پختہ سے دست پخت

نازپروردہ سے نازپرورد

خواب آلودہ سے خواب آلود

صفت نسبی

وہ صفت جو کسی شخص یا چیز کو کسی مقام، شخص یا چیز سے منسوب کرے، جیسے :

لاہوری، سیالکوٹی، خانگی، شیرازی، بلورین، زرین

اس کی مندرجہ ذیل علامات ہیں :

۱۔ ی : یہ اسم کے آخر میں لگاتے ہیں، جیسے :

سمرقندی، شیرازی، خانگی

۲۔ ین : یہ بھی اسم کے آخر میں لگاتے ہیں، جیسے :

گردین، بلورین، چہرۂ نمکین، اندام سیمین

۳۔ گان : اسم کے آخر میں لگا کر، جیسے :

گروگان، دھگان

۴۔ ھ : اسم اور عدد کے آخر میں بڑھاتے ہیں، جیسے :

دو روزہ، دھہ، ہزارہ

۵۔ ینہ : اسم کے آخر میں لگائی جاتی ہے، جیسے :

پشمینہ، زرینہ، سیمینہ

۶۔ انہ : اسم وصفت کے آخر میں لگاتے ہیں، جیسے :

زنانہ، مردانہ، عاشقانہ، شجاعانہ

Marfat.com

کبھی قید اور کبھی صفت کے معنوں میں استعمال ہوتی ہے۔

نکات

۱۔ "ری" اور "مرو" جیسے اسموں سے یوں صفت نسبی بناتے ہیں، جیسے :

ری سے رازی (فخرالدین رازی)

مرو سے مروزی (کسائی مروزی)

۲۔ جن اسموں کے آخر میں "ہ" آتی ہے۔ ان کی "ہ" کو دور کر کے "گ" کا اضافہ کرنے سے "صفت نسبی" بن جاتی ہے، جیسے :

خانہ سے خانگی

خیمہ سے خیمگی

پردہ سے پردگی

بردہ سے بردگی

یاوہ سے یاوگی

۳۔ ساری، گنجہ اور دہلی جیسے شہروں سے صفت نسبی یوں بنائی گئی ہے، جیسے :

ساری سے ساروی

گنجی سے گنجوی

دہلی سے دہلوی

صفتِ مطلق

وہ صفت ہے جو اپنے موصوف کی حالت کو پوری طرح سمجھا دے، اسے صفتِ سادہ بھی کہتے ہیں، جیسے :

گلِ سرخ

Marfat.com

صفت تفضیلی

صفت تفضیلی اس صفت کو کہتے ہیں جس میں موصوف کا اپنے ہم جنس اشخاص یا چیزوں سے مقابلہ کیا جائے۔ صفت تفضیلی کا نشان "تر" ہے جو صفت سادہ کے آخر میں بڑھاتے ہیں، جیسے:

خوب سے خوب تر
قشنگ سے قشنگ تر

نکات:

۱۔ صفت تفضیلی کے بعد کلمہ "از" ہوتا ہے، جیسے:
زمین گشت روشن تر "از" آسمان (زمین آسمان سے زیادہ روشن ہوگئی)

۲۔ کبھی "از" کی بجائے "کہ" "یا" "تا" بھی آتا ہے، جیسے:
الف: ہنر نزد یک من صلح بہتر کہ جنگ
ب: بمیرم بہتر تا در امتحان موفق نشوم

۳۔ صفات بہ، مہ، کہ، بیش و کم علامت "تر" کے بغیر صفت تفضیلی کے طور پر استعمال ہوتی ہیں، جیسے:
غم حبیب نہان "بہ" کہ گفتگوی رقیب
ہر کہ بہ طاعت از دیگران کم است و بہ لغمت بیش بہ صورت توانگر است و بہ معنی درویش چارہ این است و ندارم "بہ" ازین رای دگر

۴۔ بہتر "بدتر" کا مخفف ہے:
"بتر" ز آنم کہ خواہی گفت آنی۔

Marfat.com

صفتِ عالی

وہ صفت ہے جو اپنے موصوف کے دوسرے ہم جنسوں سے برتری کا
ے۔ صفت عالی کی علامت " ترین " ہے جو صفت سادہ کے آخر میں
ھاتے ہیں، جیسے :

زیب سے زیب ترین
باہوش سے باہوش ترین

نکتہ :

کبھی صفت عالی کی جگہ صفتِ تفضیلی استعمال ہوتی ہے لیکن اس سے صفتِ
فضیلی کے بھی معنی لئے جاتے ہیں، جیسے :

ہنر بہ چشم عداوت بزرگتر عیب است

یہاں " بزرگتر " سے مراد " بزرگترین " ہے

صفت سادہ و مرکب

صفت کبھی سادہ اور بغیر جزو کے ہوتی ہے، جیسے :
خوب، بد، راست، دروغ، اسے صفت سادہ کہتے ہیں۔ لیکن کبھی اس
کے چند جزو ہوتے ہیں اور اس صورت میں یہ صفت مرکب کہلاتی ہے، جیسے :
خوب رو (خوبصورت) راستگو (سچا)

طریقہ

صفت مرکب یوں بناتے ہیں۔
۱۔ دو اسموں کی ترکیب سے، جیسے : سنگدل، گلفراز

Marfat.com

۲۔ فعل امر اور اسم سے، جیسے :

مردم آزار ، سخن نشنو

۳۔ اسم اور صفت سے ، جیسے :

سربلند ، دلتنگ ، دلخوش ، پُرمسرت

۴۔ قید اور اسم سے ، جیسے :

دور دست ، زبردست ، پرگل

۵۔ اسم اور مختلف لاحقوں (پسا وندھا) سے، جیسے :

دانشمند ، سخنور ، اندوھگین ، سہناک

۶۔ اسم و عدد سے ، جیسے :

یکدل ، دورو ، صدزبان

۷۔ اسم اور سابقے (پسا وند) سے ، جیسے:

ہمکلاس ، ہمسفر ، نااہل

Marfat.com

باب ہیجدھم

اسمِ عدد

"عدد" اس کلمہ کو کہتے ہیں جو اشخاص یا چیزوں کے گننے کے لئے استعمال ہوتا ہے اور جس چیز کو گنا جاتا ہے وہ "معدود" کہلاتی ہے، جیسے :

چہار است

پنج میز

دو بز

ان میں چہار، پنج اور دو عدد ہیں

اور اسب، میز اور بز معدود ہیں

اور جن اعداد میں ترتیب پائی جائے انہیں اعداد ترتیبی کہتے ہیں، جیسے :

اوّل، دوم، سوم اور چہارم

عربی، انگریزی اور بعض دوسری زبانوں میں عدد، معدود کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے یعنی اگر عدد ایک سے زیادہ ہو تو معدود بھی جمع استعمال ہوتا ہے، جیسے :

پانچ بکریاں

لیکن فارسی میں عدد کے ساتھ معدود ہمیشہ مفرد (واحد) آتا ہے، جیسے :

یک کتاب از کتابخانہ گرفتم

پنج جلد کتاب از کتابخانہ گرفتم

Marfat.com

نکتہ:
عدد پہلے آتا ہے اور معدود بعد میں، جیسے: چہار اسب

اعداد ذاتی

۱	یک	۱۱	یازدہ	۲۱	بست ویک		
۲	دو	۱۲	دوازدہ	۲۲	بست و دو		
۳	سہ	۱۳	سیزدہ	۲۳	بست وسہ		
۴	چہار	۱۴	چہاردہ	۲۴	بست وچہار		
۵	پنج	۱۵	پانزدہ	۲۵	بست وپنج		
۶	شش	۱۶	شانزدہ	۲۶	بست وشش		
۷	ہفت	۱۷	ہفدہ	۲۷	بست وہفت		
۸	ہشت	۱۸	ہجدہ	۲۸	بست وہشت		
۹	نہ	۱۹	نوزدہ	۲۹	بست ونہ		
۱۰	دہ	۲۰	بست	۳۰	سی		

اسی طرح اگلی دہائیوں کے ساتھ "و" لگا کر بڑھاتے جاؤ۔ باقی دہائیاں یہ ہیں:

سی	چہل	پنجاہ	شصت	ہفتاد	ہشتاد	نود	صد	
۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	

ہزار کے لئے "ہزار"۔ لاکھ کے لئے "لک" دس لاکھ کے لئے "میلیون"
۱۰۰۰۰۰۰ ۱۰۰۰۰۰۰
اور کروڑ کے لئے "کرور" شمار کرتے وقت پہلے بڑے درجے پھر چھوٹے پھر
۱۰۰۰۰۰۰۰
سب سے چھوٹے لاؤ اور "و" کے ذریعے ملاتے جاؤ۔ مثلاً

۵۲۶ = پانصد وبست وپنج ۸۷۲ = ہشت صد وہفتاد وسہ

۵۶۳۲ = پنج ہزار وشش صد وسی ودو

Marfat.com

اقسام عدد

عدد کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ عدد اصلی　　۲۔ عدد ترتیبی

۳۔ عدد کسری　　۴۔ عدد توزیعی

۱۔ عدد اصلی

اصلی اعداد بیس کلمات ہیں۔

یک، دو، سہ، چہار، پنج، شش، ہفت، ہشت، نہ، دہ، بیست سی، چہل، پنجاہ، شصت، ہفتاد، نود، صد، ہزار باقی اعداد اصلی اعداد کی ترکیب سے بنتے ہیں۔

۲۔ عدد ترتیبی (وصفی)

عدد ترتیبی یا وصفی وہ عدد ہے جو معدود کی ترتیب کے لئے استعمال ہوتا ہے، جیسے:

نخست (نختین)... چہارمین، ہفتمین یا چہارم و ہفتم وغیرہ

یاد رہے کہ اعداد ترتیبی وہی اعداد اصلی ہیں جن کا اوپر بیان ہوا۔ ان کے آخری حرف کو مضموم کر کے ایک "م" کا اضافہ کر دینے سے وہ عدد ترتیبی یا وصفی بن جاتے ہیں، جیسے نخست سے نختین

نکتہ

گرامر کی بعض کتب میں درج ہے کہ دوم اور سوم تو تشدید کے بغیر پڑھا

Marfat.com

جائے لیکن آج کل فارسی میں ایسا ہرگز نہیں کیا جاتا بلکہ دوّم اور سوّم کو تشدید کے ساتھ ہی پڑھا جاتا ہے۔

اعداد ترتیبی "معدود" کے پہلے اور آخر دونوں حالتوں میں استعمال ہوتے ہیں، جیسے:

درس نخستین یا نخستین درس

۳۔ عدد کسری

عدد کسری وہ عدد ہیں جو یوں عدد کے کسی ایک حصّے کو بیان کرے، جیسے: یک پنجم، یک دہم (۱/۵ : ۱/۱۰) ان کو آج کل عدد ترتیبی بھی کہتے ہیں، جیسے: یک پنجم، یک دہم، یک ہزارم وغیرہ

فارسی	اُردو	فارسی	اُردو
نیم ودو یک	۱/۲	دوسہ یک یا دوسوم	۲/۳
سہ یک	۱/۳	سہ چہار یک یا سہ چہارم	۳/۴
چہار یک	۱/۴	چہار پنج یک یا چہار پنجم	۴/۵
پنج یک	۱/۵	چہار شش یک یا چہار ششم	۴/۶
شش یک	۱/۶	دودہ یک یا دو دہم	۲/۱۰
ہفت یک	۱/۷	شش ہشت یک یا شش ہشتم	۶/۸
ہشت یک	۱/۸	دو وسہ چہار یک یا دو وسہ چہارم	۲ ۳/۴
نہ یک	۱/۹	سہ وسہ چہار یک یا سہ وسہ چہارم	۳ ۳/۴
دہ یک	۱/۱۰	چہار وشش دہ یک یا چہار وشش دہم	۴ ۶/۱۰

Marfat.com

۴۔ عدد توزیعی

عدد توزیعی وہ ہے جو اپنے معدود کو مساوی طور پر تقسیم کرے، جیسے :

یک یک ۔ دو تا دو ہزار تا ہزار وغیرہ

کبھی "ب" کا اضافہ کر کے کہتے ہیں سہ بہ سہ ، چہار بہ چہار

بعض مرتبہ اصلی عدد کے ساتھ لاحقے کا اضافہ کر کے اسے عدد توزیعی میں تبدیل کرتے ہیں ، جیسے :

یگان ، دہگان ، صدگان وغیرہ

نکتہ :

جب بھی چند کا کلمہ کہا جائے تو وہ نامعلوم عدد کو بیان کرتا ہے نیز ایسے ہی چندی و چندین ، چندان بھی بولتے ہیں جو عدد مبہم کے طور پر استعمال ہوتا ہے، جیسے : چند سال ، چند ماہ وغیرہ

متقدمین کی تحریروں میں کلمہ "اند" استعمال ہوتا ہے جو سہ سے نہ تک استعمال ہوتا ہے ، جیسے :

اوسی واند سال بادشاہی کرد

(اس نے تیس سے کچھ اوپر سال بادشاہی کی)

Marfat.com

Marfat.com

باب نوزدہم

قید

قید وہ کلمہ ہے جو صفت یا فعل یا دوسری قید کے ساتھ لگایا جائے تو وہ اسے زمان و مکان، حالت، مقدار سے وابستہ کر دے، جیسے:

احمد زیاد زیرک است (احمد بڑا ذہین ہے)

کبھی اتفاق ہوتا ہے کہ صفت یا دوسری قید کے لئے پھر قید استعمال کرتے ہیں، جیسے:

مادر خیلی مہربان است (ماں بہت مہربان ہے)

اسلم خیلی زیاد کاری کند (اسلم بہت زیادہ کام کرتا ہے)

اقسامِ قید

قید کی دو اقسام ہیں۔

۱۔ قیدِ مختص

۲۔ قیدِ مشترک

۱۔ قیدِ مختص

قیدِ مختص جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے وہ کلمات ہیں جو ہمیشہ قید کے عنوان سے جملہ میں استعمال ہوتے ہیں، جیسے:

Marfat.com

ہنوز ، ہرگز ، ہمیشہ ، ناگاہ ، جز ، خوشبختانہ

۲۔ قیدِ مشترک

ایسا کلمہ جو اصل میں قید نہ ہو بلکہ اسم ، صفت اور عدد ہو لیکن جملے میں قید کے کلمہ کی صورت میں استعمال ہو ، قید مشترک کہلاتا ہے ، جیسے :

خوب ، شب ، چہار ، یہ کلمات صفت ، اسم ، عدد ہیں ۔ لیکن بصورتِ قید استعمال ہوتے ہیں ، جیسے :

من اکرم را خوب می دانم (میں اکرم کو اچھی طرح جانتا ہوں)

قید کی مشہور صورتیں یہ ہیں ۔

۱۔ قیدِ زمان

جو کام کے ہونے کے زمانے کو بیان کرے ، جیسے : امروز ، امشب ، سحرگاہ ، صبحگاہان ، زود ، دیر ، ہمیشہ ، پیش ازاین ، پیش ازان ، در دہم ، ناگہان ، اکنون ، دیشب ، پریشب ، شامگاہان وغیرہ

۲۔ قیدِ مکان

جو کام کے ہونے کی جگہ کو بیان کرے ، جیسے : چپ ، راست ، پیش ، نزد ، نزدیک ، بالا ، پائین ، پیرامون وغیرہ ۔

۳۔ قیدِ مقدار

جو کام کے اندازے یا مقدار کو بتلائے ، جیسے : چند ، چندان ، بس ، بسی ، پیش ، بیشتر ، کم ، کمتر ، ذرہ ذرہ ، قطرہ قطرہ ، فراوان ، بسیار ، زیاد وغیرہ

۴۔ قیدِ تصدیق و تاکید

جو کام کی تصدیق و تاکید کے معنی بیان کرے ، جیسے : آری ، ہرآئینہ ، ہمانا ، البتہ ، بی شک ، بدرستی ، حتما ، بی چون وچرا ، ناچار وغیرہ

Marfat.com

۵۔ قیدِ ترتیب و عدد

جو فعل کی ترتیب اور عدد کا پتہ دے، جیسے: دوّم، سوّم، یکدفعہ، سرانجام، دستہ دستہ، فوج در فوج وغیرہ

۶۔ قیدِ شک و گمان

جو کام کے ہونے کے بارے میں شک اور گمان پیدا کرے، جیسے: شاید، گویی، گویا وغیرہ

۷۔ قیدِ استفہام

جو سوال کے معنوں میں استعمال ہو، جیسے: تاچند، چرا، کی، تاکی، برای، چہ، آیا، کدام، چطور

۸۔ قیدِ استثنا

جو استثنا کی قید لگائے، جیسے: جز، مگر، جزکہ، مگرکہ

۹۔ قیدِ نفی

جو نفی و انکار کے طور پر استعمال ہو، جیسے: نہ، ہیچ، خیر، ھیچوجہ، ہیچگاہ، ہرگز۔

۱۰۔ قیدِ تمنّا

جو آرزو اور تمنا کے لئے استعمال ہو، جیسے: آیا بود، کاش، کاشکی، ای کاش

۱۱۔ قیدِ حالت

جو کام کے ہونے کی کیفیت و حالت کو فاعل کے ساتھ بیان کرے، جیسے: آہستہ، آسان، دشوار، (دشخوار) آشکار، پنہان، گران، ارزان، خندان، گریان، سوارہ، پیادہ، ایستادہ، نشستہ وغیرہ۔

Marfat.com

۱۲۔ قیدِ سوگند

جس میں قسم کا اظہار کیا جائے، جیسے : بخدا ، بجان ، خدارا ، برای خدا۔

نکتہ :

اگر اسم یا صفت کے آخر میں لفظ "انہ" بڑھا دیا جائے تو وہ قیدِ حالت و چگونگی بن جاتی ہے ، جیسے دلیر سے دلیرانہ ، عاقل سے علاقلانہ ، فقیر سے فقیرانہ جسور سے جسورانہ ، مرد سے مردانہ ، زن سے زنانہ ، برادر سے برادرانہ وغیرہ

Marfat.com

باب بیستم

اصوات

اصوات ایسے الفاظ ہیں جو تحسین ، خوشی ، تعجب ، غم ، تنبیہہ اور امید کے موقع پر بولے جاتے ہیں اور یہ بولنے والے کی روحانی حالت کے آئینہ دار ہوتے ہیں ۔

آج کل ان الفاظ کے لکھنے کے بعد یہ علامت (!) لکھی جاتی ہے ۔

۱۔ تحسین کے لئے

بہ بہ ، خوشا ، آفریں ، زہی ، بارک اللہ ۔ لوحش اللہ ، ماشاءاللہ ، اینت ، زہ ، جنذا ، مرحبا ، احسن وغیرہ

۲۔ تعجب کے لئے

وہ ، بہ ، شگفتا ، عجب ، عجبا ، سبحان اللہ ، چہ خوب وغیرہ

۳۔ ندا کے لئے

ای ، ایا

۴۔ تنبیہہ اور آگاہی کے لئے

ہلا ، ہین ، زنہار ، مبادا ، ہشدار ، الا ، ہان ، ہیہات وغیرہ

۵۔ افسوس کے لئے

وای ، آہ ، آخ ، اوخ ، دریغا ، لقو ، دردا ، فریاد ، افسوس وغیرہ

Marfat.com

حروفِ ربط

حروف ربط یا پیوند وہ کلمہ ہے جو دو کلمات یا جملات کو آپس میں ملاتا ہے۔

حروفِ ربط کی دو اقسام ہیں :

۱۔ حرف ربط سادہ (بسیط) یا حرف ربط مفرد

۲۔ حروفِ ربط مرکب

۱۔ حروفِ ربط سادہ یہ ہیں :

و ، یا ، کہ ، پس ، اگر ، چون ، چہ ، تا ، اما ، نہ ، لیکن ، زیرک

۲۔ حروفِ ربط مرکب یہ ہیں :

چونکہ ، چنانکہ ، تا اینکہ ، زیرا کہ ، اگرچہ ، ہمینکہ ، وقتیکہ ، چندانکہ ، ہمانکہ ، چنانچہ ، تا اینکہ وغیرہ

حروفِ اضافہ

حروفِ جار

وہ حروف جو کسی اسم کے پہلے آئیں اور اس اسم کے معانی کو فعل سے ملا دیں۔ ان کو حروف جار کہا جاتا ہے اور جو اسم ان کے بعد آتا ہے وہ مجرور کہلاتا ہے، جیسے :

گربہ بر روی صندلی نشستہ است (بلی کرسی پر بیٹھی ہے)

اس میں "روی" حرف جار اور "صندلی" حرف مجرور ہے۔ حرف جار مندرجہ ذیل ہیں :

Marfat.com

(از) (سے) تا (تک) ، بر (پر) ، در (میں) ، درون (اندر) ، برون (باہر) ، بہ (ساتھ ، سے) ، زیر (نیچے) ، بالا (اوپر) ، پس (پیچھے) ، پیش (آگے) ، سرِ (پر) ، توی (اندر میں) ، پائیں (نیچے) ، روی (اوپر)

اُردو میں حرفِ جار اسم کے بعد آتا ہے لیکن فارسی میں حرفِ جار پہلے آتا ہے ، جیسے :

کتاب من بر میز است (میری کتاب میز پر ہے)

نوٹ : "مرکبِ اضافی" کے بعد "حروفِ اضافت" کے تحت بھی حروف جار بیان ہوئے ہیں ۔

حروفِ استفہام

وہ کلمات جو سوال کرنے اور پوچھنے کے لئے استعمال ہوں ۔ حروف استفہام (یا فارسی زبان میں ادوات پرسش) کہلاتے ہیں ۔ گرامر کی رو سے ہر استفہامیہ یا سوالیہ جملے کے آخر میں استفہامیہ یا سوالیہ (؟) لگایا جاتا ہے ۔ سوالیہ جملوں میں مندرجہ ذیل کلمات استعمال ہوتے ہیں ۔

کہ : (انسان کے لئے) : از در کہ آمد ؟ (دروازے سے کون آیا ؟)

چہ : (غیر انسان کے لئے) : چہ می خواہی ؟ (تُو کیا چاہتا ہے ؟)

کو : کو گفتہ کہ مبشر آمد ؟ (کون کہتا ہے کہ مبشر آیا ؟)

کجا : مدثر کجا رفت ؟ (مدثر کہاں ہے ؟)

کدام اور کدامین (تردد اور شک کے لئے) جیسے :

۱۔ کدام در بزنم کہ مرادم بر آید ؟

(کونسا دروازہ کھٹکھٹاؤں کہ میری مراد بر آئے ؟)

Marfat.com

۲- کدامین عشق ہست کہ عاشقان ندارند ؟

(کونسا عشق ہے جو عاشق نہیں رکھتے ؟)

چند (مقدار کے لئے) : چند کیلو شکر آوردی ؟

(تو کتنے کلو چینی لایا ؟)

چون : چون پیش رفتی ؟ (تُو کیسے آگے گیا ؟)

چرا : چرا نیامدی ؟ (تُو کیوں نہیں آیا ؟)

کی : تا کی می آئید ؟ (تم کب تک آؤ گے ؟)

مگر اور ہیچ انکار کے لئے استعمال ہوتے ہیں اور وہ اصلی حروف استفہام میں شمار نہیں ہوتے۔ جملے میں ان کے بعد تاکید یا انکار کا اظہار ہوتا ہے، جیسے :

۱- مگر گفتہ نبودی کہ من می آیم ؟

(مگر تُو نے کہا نہ تھا کہ میں آؤں گا ؟)

۲- ہیچ میدانی چقدر برایت نگران شدم ؟

(کیا تُو جانتا ہے کہ میں تیرے لئے کتنا پریشان ہوا ؟)

مختلف حروف وکلمات

حروف شرط

اگر، اگرچہ، ہرچند اور چون حروف شرط کہلاتے ہیں۔

حروف علّت

چراکہ، زیراکہ، ازین، جہت، بنابرین، حروف علّت کہلاتے ہیں۔

حروف ایجاب

بلی، آری، چشم حروف ایجاب کہلاتے ہیں۔

Marfat.com

کلمات تاسف

حیف ، وائی ، دریغا ، کلمات تاسف کہلاتے ہیں۔

مبہمات

وہ کلمات جو کسی شخص یا چیز کو مبہم (غیر واضح) صورت میں بیان کریں اور ضمیر کو اس کا جانشین بنائیں مبہمات کہلاتے ہیں اور یہ مندرجہ ذیل ہیں۔

ہر کہ ، فلان ، بہمان ، کسی ، کس ، کسانی ، دیگری ، بس ، بسی ، چند ، ہیچ ، ہر ، ہمان ، بعضی۔

Marfat.com

Marfat.com

باب بیست و یکم

علاماتِ وقف

انسان کا خاصہ ہے کہ کلام کرتے وقت یا تقریر کے دوران میں کبھی آواز کو پست کرتا ہے کبھی بلند۔ کہیں رُک رُک کر بات کرتا ہے تو کہیں بالکل ٹھہر جاتا ہے۔ ان تمام حرکات کو ظاہر کرنے کے لئے مختلف علامات ہیں جو عبارت میں استعمال ہوتی ہیں۔ ان علامات کو وقف کہتے ہیں۔ علاماتِ وقف مندرجہ ذیل ہیں۔

وقفِ کامل

اس کی علامت (۔) ہے۔ اس علامت پر زیادہ ٹھہرنا چاہیئے۔ یہ علامت پیراگراف کے آخر میں استعمال ہوتی ہے۔

وقفِ خفیف یا سکتہ

اس کی نشانی اُلٹی واؤ (،) ہوتی ہے، یہ علامت ایک جملے کے الفاظ یا چھوٹے چھوٹے مرکبات کے درمیان استعمال ہوتی ہے، یہاں تھوڑا ٹھہرنا چاہیئے۔ جیسے:

دوات، قلم اور جُزدان لے کر آؤ۔

ع اُڑالی قمریوں نے، طوطیوں نے، عندلیبوں نے

Marfat.com

وقفہ

اس کی علامت (۔) ہے، یہاں بہ نسبت سکتہ کے زیادہ ٹھہرنا چاہیئے۔

ع۔ دیر نہیں۔ حرم نہیں۔ دَر نہیں۔ آستاں نہیں

علامتِ تعجب یا ندا

اس کی نشانی (!) ہے۔ یہ مندرجہ ذیل مقامات پر استعمال ہوتی ہے۔

۱۔ ندا و منادی کے بعد۔ مثلاً یا الٰہی! یہ ماجرا کیا ہے؟

۲۔ اظہارِ حکم کے وقت۔ مثلاً خاموش! مجھے آرام کرنے دو

۳۔ اظہارِ خواہش کے وقت۔ مثلاً کاش! اکبر امتحان میں کامیاب ہو جاتا

۴۔ تعجب کے لئے۔ مثلاً واہ رے واہ! تیری چالاکی کا کیا کہنا۔

۵۔ انبساط کے موقع پر۔ مثلاً اہا ہا! کیا پھول کھل رہے ہیں؟

۶۔ ندبہ اور افسوس کے موقع پر۔ مثلاً ہائے رے بدبختی! تو نے مجھے کہیں کا نہ چھوڑا

۷۔ تنبیہہ کے موقع پر۔ مثلاً

مت رکھیو! اگر دِ تارکِ عُشّاق پر قدم
پامال ہو نہ جائے سر افراز دیکھنا

۸۔ تحسین و شاباش کے موقع پر۔ مثلاً مرحبا!

علامتِ استفہام

اس کی نشانی (؟) ہے مثلاً ؎

Marfat.com

کیا تجسّس ہے تجھے کس کی تمنّائی ہے
آہ! کیا تُو بھی اسی چیز کی سودائی ہے

یہ علامت اظہارِ شک کے موقع پر بھی استعمال ہوتی ہے، جیسے:

اس نے بینک سے ستّر ہزار روپیہ ؟ چُرایا۔

علامتِ تفصیلیہ

(:-) یہ علامت تفصیلِ بیان یا تشریح کے لئے استعمال ہوتی ہے جیسے:
جو آدمی مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل کرتا ہے کبھی بیمار نہیں ہوتا :-

۱۔ رات کو بہت جلد سو جاؤ۔
۲۔ صبح کو بہت سویرے اُٹھو۔
۳۔ وقت پر کھانا کھاؤ۔
۴۔ تھوڑی دیر کے لئے سیر کو جاؤ۔

علامتِ حذف

(. . . . .) یہ علامت محذُوف عبارت یا چھوڑے ہوئے کلمات کے لئے استعمال ہوتی ہے، جیسے:

دل کو . . . . . سے راہ ہے۔

علامتِ خطِ مستقیم

(_____) یہ علامت بھی محذوف کلمات کے لئے استعمال ہوتی ہے، جیسے: زید اور _____ آپ کے پاس آئیں گے۔

Marfat.com

قوسین

( ) یہ علامت جملہ معترضہ یا کسی چیز کی تشریح کے موقع پر استعمال ہوتی ہے، جیسے :

زید (خدا بہشت نصیب کرے) نیک آدمی تھا

واوین

" " اس علامت سے کسی دوسرے کی بات کو ظاہر کیا جاتا ہے، جیسے : بُوعلی سینا کا قول ہے "خالص گھی سونے کے کُشتہ سے بہتر ہے"۔ اِسے علامت اقتباس بھی کہتے ہیں۔

علامتِ تعریف

(ـــ) یہ علامت اسمارِ معرفہ کے اوپر ڈالی جاتی ہے۔ مثلاً :

غالبؔ ، اقبالؔ ، حالیؔ ، دامنؔ ، داغؔ ، تبسمؔ

علامت شعر

یہ علامت (ــــ) عبارت میں کوئی شعر لکھنے سے پہلے بنائی جاتی ہے، جیسے : ــــ

دل کے آئینے میں ہے تصویرِ یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

Marfat.com

علامتِ مصرع

یہ علامت (ع) عبارت میں کوئی مصرع درج کرنے سے پہلے بناتے ہیں : جیسے : ع

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

اصطلاحاتِ نظم

شعر

اُس کلام کو کہتے ہیں جو مُقرّرہ وزن اور بحر میں لکھا جائے۔ نثر کسی وزن اور بحر میں نہیں ہوتی۔ اس لئے دونوں کا فرق فوراً معلوم ہو جاتا ہے۔

قافیہ

اُن چند حروف اور حرکات کے مجموعے کو کہتے ہیں جو اشعار کے آخر میں بار بار لائے جائیں۔

ردیف

وُہ ایک یا ایک سے زیادہ الفاظ جو کسی شعر کے آخر میں قافیہ کے بعد جُوں کے توُں دُہرائے جاتے ہیں۔ مثلاً : ؎

کوئی اُمید بر نہیں آتی　　کوئی صورت نظر نہیں آتی
موت کا ایک دن مُعیّن ہے　　نیند کیوں رات بھر نہیں آتی

Marfat.com

کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالبؔ
شرم تم کو مگر نہیں آتی

ان اشعار میں نظرؔ۔ بھرؔ۔ مگرؔ قافیے ہیں اور "نہیں آتی" ردیف ہے۔

مطلع

غزل کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے۔ اُوپر کے تین شعروں میں سے پہلا شعر مطلع ہے۔

مقطع

غزل کے آخری شعر کو، جس میں بالعموم شاعر اپنا تخلّص لاتا ہے، مقطع کہتے ہیں۔ اوپر کے اشعار میں آخری شعر مقطع ہے۔

غزل

یہ نظم کی سب سے زیادہ مشہور قسم ہے۔ غزل میں کوئی مسلسل مضمون ادا نہیں کیا جاتا۔ بلکہ جُدا جُدا خیالات مختلف اشعار کے ذریعے بیان ہوتے ہیں۔ زیادہ تر عشق و محبت اور تصوّف و اخلاق کے مضامین غزل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

قصیدہ

اس نظم کو کہتے ہیں جو کسی کی تعریف میں کہی جائے۔

Marfat.com

مرثیہ

وہ نظم ہے جس میں کسی کے مرنے پر غم و رنج کا اظہار کیا جائے نیز مرنے والے کی خوبیاں اور فضائل بیان کئے جائیں ۔

مثنوی

اس نظم کو کہتے ہیں جس کے ہر شعر کا قافیہ الگ الگ ہو ، لیکن ہر شعر کے دونوں مصرعے آپس میں ہم قافیہ ہوں. مثنوی میں عام طور پہ کوئی قصہ ، تاریخی واقعہ یا جنگ وغیرہ کی طرح کے طویل مضامین بیان کیے جاتے ہیں .

رباعی

وہ نظم ہے جس کے صرف چار مصرعے ہوتے ہیں ۔اس کے پہلے ، دوسرے اور چوتھے مصرعے ہم قافیہ ہونے ضروری ہیں .

مُخمّس

اس نظم کو کہتے ہیں جس کے ہر بند میں پانچ مصرعے ہوں ۔ان مصرعوں میں سے پہلے چاروں مصرعے آپس میں ہم قافیہ ہونگے اور پانچواں مصرعہ دوسرے قافیہ میں ہو گا مگر جتنے بھی بند ہوں گے سب کے پانچویں مصرعے آپس میں ہم قافیہ ہوں گے ۔

Marfat.com

مُسدّس

اس نظم کو کہتے ہیں جس کے بند میں چھ مصرعے ہوں۔ ابتدائی چار مصرعے آپس میں ہم قافیہ ہوں اور پانچویں چھٹے مصرعے ان سے علیٰحدہ قافیوں میں ہوں مگر آپس میں ہم قافیہ ہوں۔

قطعہ

وہ نظم جس میں دو یا زیادہ اشعار اس قید کے ساتھ لکھے جائیں کہ سب کا مطلب آپس میں ایک دوسرے سے متعلق یا مسلسل ہو، اس کے پہلے شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ نہیں ہوتے، البتہ سب اشعار کے دوسرے مصرعے آپس میں ضرور ہم قافیہ ہوتے ہیں۔

حمد

وہ نظم جو اللہ تعالےٰ کی تعریف میں کہی جائے۔ اس میں خُدا کی قدرتوں کا ذکر اور اس کی نعمتوں کا بیان کیا جاتا ہے۔

مناجات

جس حمدیہ نظم میں خُدا سے کوئی دعا یا التجا کی گئی ہو، اُسے مناجات کہتے ہیں۔

نعت

وہ نظم ہے جس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف

Marfat.com

بیان کی جائے۔

منقبت

اصحابِ رسولؐ ، اولیائے کرام اور بزرگانِ دین کی تعریف میں لکھی جانے والی نظم منقبت کہلاتی ہے۔

فارسی میں ایّام و اوقات

ہفتہ	شنبہ	کل رات گذشتہ	دی شب
اتوار	یک شنبہ	پرسوں رات گذشتہ	پری شب
پیر	دوشنبہ	اترسوں رات گذشتہ	پری پری شب
منگل	سہ شنبہ	کل آئندہ	فردا
بدھ	چہارشنبہ	پرسوں آئندہ	پس فردا
جمعرات	پنج شنبہ	اترسوں آئندہ	پس پس فردا
جمعہ	جمعہ ، آدینہ	کل رات آئندہ	شبِ فردا
آج	امروز	پرسوں رات آئندہ	شب پس فردا
کل (گذشتہ)	دیروز	اترسوں رات آئندہ	شب پس پس فردا
پرسوں (گذشتہ)	پری روز	دوپہر	نیم روز
اترسوں (گذشتہ)	پری پری روز	آدھی رات	نیم شب
آج رات	امشب	سیکنڈ، منٹ، گھنٹہ	ثانیہ ، دقیقہ ، ساعت

Marfat.com

فارسی گنتی

یک	دو	سه	چهار	پنج	شش	هفت
هشت	نه	ده	یازده	دوازده	سیزده	چهارده
پانزده	شانزده	هفده	هژده	نوزده	بست	بست ویک
بست وود	بست وسه	بست وچهار	بست وپنج	بست وشش	بست وهفت	بست وهشت
بست ونه	سی	سی ویک	سی ودو	سی وسه	سی وچهار	سی وپنج
سی وشش	سی وهفت	سی وهشت	سی ونه	چهل	چهل ویک	چهل و دو
چهل وسه	چهل وچهار	چهل وپنج	چهل وشش	چهل وهفت	چهل وهشت	چهل ونه
پنجاه	پنجاه ویک	پنجاه و دو	پنجاه وسه	پنجاه وچهار	پنجاه وپنج	پنجاه وشش
پنجاه وهفت	پنجاه وهشت	پنجاه ونه	شصت	شصت ویک	شصت ودو	شصت وسه
شصت وچهار	شصت وپنج	شصت وشش	شصت وهفت	شصت وهشت	شصت ونه	هفتاد
هفتاد ویک	هفتاد ودو	هفتاد وسه	هفتاد وچهار	هفتاد وپنج	هفتاد وشش	هفتاد وهفت
هفتاد وهشت	هفتاد ونه	هشتاد	هشتاد ویک	هشتاد ودو	هشتاد وسه	هشتاد وچهار
هشتاد وپنج	هشتاد وشش	هشتاد وهفت	هشتاد وهشت	هشتاد ونه	نود	نود ویک
نود و دو	نود وسه	نود وچهار	نود وپنج	نود وشش	نود وهفت	نود وهشت
نود ونه	صد					

Marfat.com

باب بیست و دوم

اُردو سے فارسی میں ترجمہ کرنے کے لئے بعض اُصول

فعل معاون (امکانی)

فعل معاون (سکنا) کا استعمال

جو فعل کسی دوسرے فعل کے ساتھ مل کر مدد دیں، ان کو فعل معاون (امکانی) کہا جاتا ہے، جیسے:

نان می تواند خورد (روٹی کھائی جا سکتی ہے)

مذکورہ فقرے میں تواند فعل معاون (امکانی) ہے۔

طریقۂ استعمال

۱۔ توانستن مصدر سے مطلوبہ فعل بنا کر پہلے لکھا جائے۔ اس کے بعد اصل فعل کا صیغہ مفرد (واحد) غائب ماضی مطلق لایا جائے اور صیغے کی تبدیلی فعل امکانی میں ہوگی، جیسے:

نان می تواند خورد

۲۔ توانستن مصدر سے مطلوبہ فعل کے بعد "کہ" لگایا جائے اور فقرہ کے

Marfat.com

شروع میں اسے لکھ دیا جائے اور اس کے بعد اصلی فعل بجائے ماضی کے مضارع استعمال کیا جائے، جیسے :

می تواند کہ نان خورد (روٹی کھائی جا سکتی ہے)

فعل تاکیدی

مصدر کے ساتھ "چاہیئے" کا استعمال

ایسا فعل جو کسی دوسرے فعل کی تاکید کے لئے استعمال ہو وہ فعل تاکیدی کہلاتا ہے، جیسے :

لاہور نباید رفت (لاہور نہیں جانا چاہیئے)

او را باید نوشید (اسے پینا چاہیئے)

طریقہ

اگر کسی اُردو مرکب فعل کا فارسی میں ترجمہ کرنا ہو جو مصدر کے بعد "چاہیئے" سے بنا ہو تو :

الف : فارسی میں ماضی مطلق کے صیغہ واحد غائب سے پہلے "باید" لگا دیا جاتا ہے، جیسے :

ایں آب باید نوشید (یہ پانی پینا چاہیئے)

ب : جملے کے آغاز میں "باید کہ" لا کر آخر میں فعل مضارع لگایا جاتا ہے۔ یعنی مصدر کا ترجمہ فعل مضارع سے کیا جاتا ہے، جیسے :

باید کہ او ایں آب بنوشد (اسے یہ پانی پینا چاہیئے)

نکات : (الف) اُردو کے ایسے جملے جن کے آخر میں پڑا، پڑتا تھا، پڑے گا،

Marfat.com

استعمال ہو، ان کا ترجمہ بھی باید اور بایست سے کرتے ہیں، جیسے :

مرا این آب باید نوشید (مجھے یہ پانی پینا پڑا)

ب ۔ بعض مرتبہ "باید" کی جگہ شاید کا بھی استعمال کیا جاتا ہے، جیسے :

او را دروغ گفتن نشاید (اسے جھوٹ نہیں بولنا چاہیئے)

ایسے فقروں کا ترجمہ جن کے شروع میں "جتنا"، "جس قدر" "جُوں جُوں" اور مقابل میں "اُتنا"، "اُس قدر" "دوں دوں" آتا ہے

طریقہ

"جتنا"، "جس قدر"، "جُوں جوں" کا ترجمہ چنانکہ "اُتنا"، "اُس قدر" کا ترجمہ ہمان قدر اور "دوں دوں" کا ترجمہ فارسی میں کچھ نہیں آتا۔ کبھی چنانکہ کی جگہ "ہر چند" بھی لاتے ہیں۔ جیسے جتنا چاہو لے لو۔ ہر چند بخواہید بگیرید۔

مثلاً

چنانکہ لبسیار طلبید ہمان قدر کمتر یابید ؛ (جس قدر زیادہ مانگو گے اُتنا ہی کم پاؤ گے)

چنانکہ محنت کنید ہمان قدر ثمر یابید ؛ (جتنی محنت کرو گے اُتنا ہی پھل پاؤ گے)

چنانکہ من نزدیک شدم اُو تیز تر دوید ؛ (جُوں جوں میں قریب گیا وُوں وُوں وہ تیز دوڑا)

ایسے جملوں کا ترجمہ جن سے یہ ظاہر ہو کہ ایک فعل کے واقع ہوتے ہی دوسرا فعل صادر ہوا

ا۔ شروع میں لفظ "ہمین کہ" لگا کر دونوں فعلوں کو ان کے صیغوں کے ساتھ درج کرو۔ جیسے میرے آتے ہی وہ مر گیا۔ ہمین کہ من آمدم او بمُرد۔

Marfat.com

۲۔ دونوں فعلوں کی بجائے مصدر لاؤ۔ اور لفظ "ہمان" کو دونوں جملوں کے آخر میں لگاؤ۔ جیسے میرے آتے ہی وہ مر گیا۔ آمدن من ہمان بود و مُردن او ہمان۔

۳۔ شروع میں لفظ "بمجرّد" لاؤ اور پہلے فعل کی بجائے مصدر لاؤ اور مصدر کے "نون" کو زیر دے کر فقرہ مکمل کرو۔ پھر دوسرا فقرہ بدستور لاؤ۔ جیسے میرے آتے ہی وہ مر گیا۔ بمجرّد آمدن من اُو بمُرد۔

ہمین کہ گلولہ خورد شیر غرّید	گولی کے لگتے ہی شیر گرجا۔
گلولہ خوردنِ شیر ہمان بود و غرّیدن	گولی کے لگتے ہی شیر گرجا۔
شیر ہمان	
بمجرّدِ خوردنِ گلولہ شیر غرّید	گولی کے لگتے ہی شیر گرجا۔
ہمین کہ من رسیدم اُو بمُرد	میرے پہنچتے ہی وہ مر گیا۔

فعل رخصتی

(مصدر کے ساتھ "دینا" کا استعمال)

اُردو میں اسے فعل مصدر کے "الف" کو "لے" سے بدل کر "دینا" مصدر کے مشتقات لگا کر بنایا جاتا ہے، جیسے: بگذارید یعنی جانے دو۔

طریقہ

"دینا" مصدر کے مشتقات کی بجائے "گذاشتن" مصدر سے مطلوبہ فعل بنا کر بعد میں "کہ" لگا دیا جاتا ہے اور آخر میں فعل مضارع کا خیال رکھتے ہوئے جملے کو اُلٹ دیا جاتا ہے۔ جیسے: اورا بگذارید کہ برود۔ (یعنی اسے جانے دو)

Marfat.com

دعائیہ افعال

جن افعال کے معنوں میں دعا پائی جائے۔ اُنہیں دُعائیہ افعال کہتے ہیں جیسے

خانہ ات آباد باد (تمہارا گھر آباد ہو)

طریقہ

مضارع کے آخری حرف سے پہلے الف زیادہ کرو۔ جیسے دہ سے دہاد۔

بود سے باد۔

مثلاً:

خدایا نام ونشان دشمن نماناد ؛ (الٰہی دشمن کا اتا پتا نہ رہے)

خدا ترا روزی فراوان دہاد ؛ (خدا تجھے زیادہ روزی دے)

خدا اُورا ضرری نہ رساناد ؛ (خدا اُسے کوئی تکلیف نہ پہنچائے)

مصدر "لگنا" کا استعمال

(یعنی ایسا فعل جو کسی کام کے آغاز پر دلالت کرے) بعض اُردو افعال مصدر کے الف کو یائے مجہول (ے) سے بدل کر اس کے بعد "لگنا" کے مشتقات لگا کر بنائے جاتے ہیں، جیسے:

خوابیدن آغاز کرد (یعنی سونے لگا)

طریقہ

لگنا مصدر کے مشتقات کی بجائے "گرفتن" یا "آغاز کردن" مصدر سے مطلوبہ فعل بنا کر لگا دینے سے ماضی مطلق کا صیغہ واحد غائب بنے گا، جیسے:

خوابیدن آغاز کرد (یعنی سونے لگا ہے)

Marfat.com

مصدر یا ماضی مطلق کے ساتھ "چاہنا" کے مشتقات کا استعمال

طریقہ

خواستن مصدر سے مطلوبہ فعل بنا کر پہلے لکھو اور بعد میں "کہ" لگا کر آخر میں مصدر یا ماضی مطلق کی بجائے پہلے فعل کے مطابق مضارع کا صیغہ لاؤ، جیسے :

صفدر می خواہد کہ برود (صفدر جانا چاہتا ہے)

عابد می خواہد کہ بخواند (عابد پڑھنا چاہتا ہے)

شاہد می خواہد کہ آید (شاہد آنا چاہتا ہے)

ما می خواہیم کہ نان خوریم (ہم روٹی کھانا چاہتے ہیں)

ایسے افعال جن سے یہ ظاہر ہو کہ ایک امر عنقریب وقوع میں آنے والا ہے

طریقہ

جملے کے شروع میں "قریب است، قریب بود" یا "نزدیک است، نزدیک بود" لکھو اور بعد میں "کہ" لگا کر جملے کے آخر میں مطلوبہ فعل مضارع استعمال کرو، جیسے :

قریب بود کہ من بمیرم (میں مرا چاہتا تھا)

نزدیک بود کہ این کتاب بخرم (میں یہ کتاب خریدا چاہتا تھا)

قریب بود کہ مدثر مکتب برود (مدثر مدرسے جایا چاہتا تھا)

Marfat.com

باب بیست وسوم

ضرب الامثال

الف

اُردو	فارسی
آ بیل مجھے مار ۔	کام افعی خاریدن ۔
اب پچھتائے کیا ہوت، جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت ۔	چو کار از دست رفت، پشیمانی چہ سود ۔
ابھی دلّی دور ہے ۔	ہنوز دہلی دور است ۔
آپ کاج مہا کاج ۔	ناخن انگشتِ من ۔
آپ موئے جگ مُرے ۔	خود مُرد جہان مُرد ۔
آپ دھاپ اپنا ہی منہ اپنا ہی ہاتھ ۔	دستِ خود دہانِ خود
اپنے مُنہ میاں مٹھو بننا اچھا نہیں ۔	ثنای خود بخود کردن نہ زیبد مردِ عاقل را ۔
اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑا مارنا ۔	(۱) تیشہ بپای خود زدن ۔ (۲) از ماست کہ بر ماست ۔

Marfat.com

اپنا اپنا ، غیر غیر ۔	جگر جگر است ، دگر دگر است
اپنا کیا اپنے آگے	کردنی خویش آمدنی پیش
اپنا مُنہ اپنا ہی ہاتھ	دستِ خود دھان خود
اپنی کرتوت کا کیا علاج ۔	خود کردہ را درمانی نیست
اپنی گلی میں کُتّا بھی شیر ہوتا ہے	گدا بہ محلِ خویش سلطان است
اپنا نینگر پرایا ڈھینگر ۔	پسر اگرچہ عیبناک است ،
	در چشمِ پدر از عیب پاک است ۔
اپنی چھاچھ کو کوئی کھٹا نہیں کہتا ۔	کس نگوید کہ دوغِ من تُرش است ۔
اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ ۔	عیسیٰ بدینِ خود موسیٰ بدینِ خود ۔
اپنے کام میں دیوانہ ہشیار ۔	دیوانہ بکارِ خویش ہشیار ۔
آج کا کام کل پر نہ چھوڑ ۔	کارِ امروز بفردا مگزار ۔
آج نقد ، کل اُدھار ۔	امروز نقد ، فردا نسیہ ۔
آدمی کو اپنی بات کا پاس ہوتا ہے	قولِ مردان جان دارد
آدمی چہرے مُہرے سے پہچانا جاتا ہے ۔	سیمای مردم آئینہ حالِ باطن است
آدھی چھوڑ ساری کو جائے ،	طمع را سہ حرف است ۔
آدھی ملے نہ ساری پائے ۔	ہر سہ تہی ۔
ادلے کا بدلہ ۔	زدی ضربتی ، ضربتی نوش کن ۔
آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا ۔	(۱) از دام چو آزاد شد ، در قفس رفت ۔
	(۲) از چالہ بہ چالہ ۔
آسا جئے نراسا مرے	جہان را بہ امید خوردہ اند ۔

Marfat.com

آسمان کا ٹھوکا سر پہ۔ — از ماست کہ بر ماست۔

استاد سے محبت سبق تک۔ — آشنائی مُلّا تا سبق۔

آزمائے کو آزمانا جہل ہے۔ — آزمودہ را آزمودن جہل است

اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ — دُزد رہا شحنہ اسیرِ بلا۔

آم کے آم، گٹھلیوں کے دام — (۱) ہم زیارت وہم تجارت،
(۲) ہم خُرما وہم ثواب۔

آنا اپنے بس جانا پرائے بس۔ — آمدن بہ ارادت رفتن بہ اجازت۔

آنکھوں سُکھ، کلیجے ٹھنڈک۔ — چشم ما روشن دلِ ما شاد۔

آنکھوں سے اندھا نام نین سُکھ۔ — نام زنگی بود بسی کافور۔

اندھا کیا مانگے دو آنکھیں۔ — چہ خواہد کور جُز دو چشمِ بینا۔

اندھوں میں کانا راجہ۔ — خر س در کوہ بو علی سینا۔

اندھے کے آگے رونا اپنے دیدے کھونا۔ — آئینہ داری در مجلسِ کوران۔

اندھا کیا جانے بسنت کی بہار۔ — خرچہ داند لذّتِ قند و نبات۔

انت بھلا، سو بھلا۔ — عاقبت بخیر بہ از حالتِ خیر۔

انسان کو اپنی ہستی نہیں بھولنی چاہیئے۔ — ایاز قدرِ خود بشناس۔

اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی۔ — اُشتر گفتند شاشت از پس است،
گفت چیزم مثلِ ہمہ کس است۔

ایک چپ سو سُکھ۔ — یک خاموشی و صد راحت۔

اونچی دکان پھیکا پکوان۔ — نامش بلند و دہش ویران۔

اوکھلی میں دیا سر تو دھمکوں کا کیا — ہر چہ بادا باد ما کشتی در آب

Marfat.com

ڈر ۔	انداختیم ۔
ایسی کرنی مت کر یو جو کر کے پچھتائے ۔	چرا کاری کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ۔
ایک مچھلی سارے جل کو گندا کرتی ہے	چو از قومی یکی بیدانشی کرد، نہ کہ را
	منزلت ماند نہ مہ را ۔
ایک چپ سو کو ہرائے ۔	ہزار جواب یک خاموشی ۔
ایک کریلا دوسرا نیم چڑھا ۔	یکی بود مجنون دیگر سگ گزید ۔
ایک ہاتھ سے تالی نہیں بجتی ۔	یک دست ہرگز صدا ندارد ۔
ایک جان اور ہزار ارمان ۔	یک سر و ہزار سودا ۔
ایک پنتھ دو کاج ۔	یک تیر و دو نشانہ ۔
ایک نہ، سو آرام ۔	بلی گفتی فتادی در بلیّہ
ایک دن مہمان، دو دن مہمان،	مہمان عزیز است مگر تا سہ روز ۔
تیسرے دن بلائے جان ۔	
ایک نقصان دوسرے جگ ہنسائی ۔	یکی نقصانِ مایہ دوم شماتتِ ہمسایہ ۔

ب

بات رہ جاتی ہے، وقت نکل جاتا ہے ۔	حرف می ماند و وقت نمی ماند ۔
بات سے بات نکلتی ہے ۔	سخن سخن را می آرد ۔
بد بدی سے نہیں چوکتا ۔	اصل بد از خطا خطا نہ کند ۔
بڑا بیٹا اور کھوٹا پیشہ وقت پر کام آتا ہے ۔	داشتہ آید بہ کار، گرچہ باشد زہر مار ۔

Marfat.com

بغل میں چھُری مُنہ میں رام رام ۔ — بر زبان تسبیح و در دل گاؤ خر ۔

بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی ۔ — این سُبو گر نشکند امروز ، فردا بشکند ۔

بلی کے خواب میں چھچھڑے ۔ — (۱) آدمِ گرسنہ نان در خواب می بیند ۔
(۲) شتر در خواب پنبہ دانہ می بیند ۔

بندہ جوڑے پلی پلی رام مندھاوے گُپّا ۔ — تدبیر کند بندہ ، تقدیر زند خندہ ۔

بوڑھی گھوڑی لال لگام ۔ — خرِ پیر و فسارِ رنگین ۔

بوئے بیج ببُول کے پھول کہاں سے ہوں ۔ — دیبا نتوان یافت ازان پشم کہ کشتیم ۔

بھاگتے چور کی لنگوٹی سہی ۔ — از خرس مُوئی لبس است ۔

بھٹ پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹیں کان ۔ — از پسرِ ناخلف دُختر بہتر ۔

بھلے گھوڑے کو ایک چابک ، بھلے آدمی کو ایک بات ۔ — عاقل را اشارہ کافی است ۔

بہتی گنگا میں ہاتھ دھولو ۔ — (۱) ایکہ دستت میرسد کاری بکن ۔
(۲) چو میدان فراخ است گوی بزن ۔

پ

پانچوں انگلیاں یکساں نہیں ہوتیں ۔ — خدا پنج انگشت یکساں نکرد ۔

پاپی کا مال پراپت جائے ، ڈنڈ — مال حرام بود برا ؛ حرام رفت

Marfat.com

پڑے یا چور لے جائے۔	
پوچھتے پوچھتے انسان دِلّی پہنچ جاتا ہے	جوینده یا بنده۔
پہلے بات کو تولو، پھر منہ سے نکالو۔	(۱) اوّل بیندیش وانگہی گفتار۔
	(۲) اگر دیر گفتی گُل گفتی۔
پہلے طعام پھر کلام۔	اوّل طعام بعد کلام۔
پیٹ کئے دُکھ ہو۔	عاشقی کارِ سری نیست کہ بر بالین است۔

ت

تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔	یک دست بی صداست۔
تجھے پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تُو۔	کارِ خود کن، کارِ بیگانہ مکن۔
تدبیر کے پُر جلتے ہیں تقدیر کے آگے۔	تدبیر کند بنده تقدیر زند خنده۔
تم جانو تمہارا کام۔	تو دانی و کارت۔
توبہ بھلی۔	پناه بخدا۔
تھوتھا چنا باجے گھنا۔	صدای دُہل از خالی بودن شکم است۔
تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو۔	مترس از بلای کہ شب درمیان است۔

ج

جان ہے تو جہان ہے۔	خود مُرد جہان مُرد۔
جائے لاکھ رہے ساکھ۔	مال نثارِ جان، جان نثارِ آبرو۔
جب تک سانس تب تک آس۔	دنیا بہ اُمید قائم است۔
جتنا گُڑ ڈالو گے اُتنا میٹھا ہوگا۔	ہرچہ پوں بدہی آش بخری۔

Marfat.com

جتنے مُنہ اُتنی باتیں۔ — ہر زبان را گفتگوی دیگر است۔

جتنی چادر دیکھئے اُتنے پاؤں پساریئے — (۱) پا بمقدار ردا باید کشید۔
(۲) آب بقدرِ ظرف باید گرفت۔

جس کی لاٹھی اُس کی بھینس۔ — کباب آنرا است کُو راست زور۔

جس کو چاہے پیا وہی سہاگن۔ — ہر عیب کہ سلطان بہ پسندد ہنر است۔

جس کا کام اُسی کو ساجھے۔ — (۱) ہر مردی و ہر کاری۔
(۲) ہر کسی و کارِ خویش۔

جس تن ڈھونڈا تس تن پایا۔ — جوینده یابنده۔

جس کی تیغ اس کی ویگ۔ — ہر کہ شمشیر زند سکّہ بنامش خوانند۔

جس ہانڈی میں کھانا اُسی میں چھید کرنا۔ — نمک خوردن و نمک دان شکستن۔

جسے اللہ رکھے اُسے کون چکھّے۔ — چہ باک از موجِ بحر آنرا کہ باشد نوح کشتی بان۔

جلے گھر کے کوئلے۔ — از خانۂ سوختہ ہر چہ بدست آید، رواست۔

جماعت میں کرامت ہے۔ — دو دل یک شود بشکند کوہ را۔

جو گرجتے ہیں، برستے نہیں۔ — طبلِ بلند آواز، میان تہی۔

جو بوؤ گے سو کاٹو گے — بار بد باشد چو بد باشد نہال۔

جو بُروں کے سنگ بیٹھا بڑا بنا۔ — ہر کہ در کانِ نمک رفت، نمک شد۔

جو چڑھے گا سو گرے گا۔ — تکبر عزازیل را خوار کرد۔

جھوٹ کے پیر کہاں۔ — در غلو حافظہ نہ بود۔

Marfat.com

جھوٹ پروان نہیں چڑھتا۔ (۱) دروغ فروغ نمی گیرد۔

(۲) چراغ دروغ فروغ ندارد۔

جہاں پھول وہاں کانٹا۔ (۱) ہر گلی را خار باشد، ہمنشیں

(۲) خار با خرما۔

جہاں کچھ نہیں وہاں ارنڈ پردھان۔ خرس در کوہ بو علی سینا۔

جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ (۱) کردنی خویش آمدنی پیش۔

(۲) ہر کس مہمانِ عمل خویش است۔

جیسا دیس ویسا بھیس ہر ملکی و ہر رسمی۔

چ

چار دن کی چاندی پھر اندھیری رات۔ ہر کمالی را زوالی۔

چپڑی اور دو دو۔ ہم خرما و ہم ثواب۔

چراغ تلے اندھیرا۔ ز رنگِ خویش نباشد نصیب حنا را۔

چمڑی جائے پر دمڑی نہ جائے۔ جان طلبی، حاضر است، زر طلبی، سخن درین است۔

چھپّر والا سوئے کو ہٹے والا روئے۔ کم انذوہ آنرا کہ دنیا کم است۔

چوروں کے کپڑے لاٹھیوں کے گز۔ مالِ مفت دل بی رحم۔

چور چوری سے جائے، ہیرا پھیری سے نہ جائے۔ مار پوست می گزارد، خوُ نمی گزارد۔

چور کا بھائی گرہ کٹ۔ سگِ زرد برادر شغال۔

چور کی داڑھی میں تنکا۔ ہر کہ خیانت ورزد، دستش درحساب بلرزد۔

Marfat.com

ح

چور کو چور پہچانتا ہے۔ — ولی را ولی می شناسد۔

چوٹی بلّی جلیبیوں کی رکھوالی۔ — کہ نیاید ز گرگ چوپانی۔

چھوڑو بی بلّی چوہا لنڈورا ہی بھلا۔ — مرا بخیر تو امید نیست، بد مرسان۔

حرام کھایا وہ بھی شلغم۔ — حرام خوردی آن ہم شلغم۔

حلوائی کی دکان دادا جی کا فاتحہ۔ — آہوی ناگرفتہ می بخشد۔

خ

خالی گھر میں چوہیا چودھرانی۔ — کس نباشد در سرا، موش باشد کیتخدا۔

خدا کا دیا سر پر۔ — مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔

خدا گنجے کو ناخن نہ دے۔ — خر را خدا شاخ ندہد۔

خدا مہربان تو کیا غم۔ — (۱) خدا داری چہ غم داری۔
(۲) دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست۔

خدا جب دیتا ہے تو چھپّر پھاڑ کر دیتا ہے۔ — باہر کہ راست آید از چپ و راست آید۔

خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ — بلی میوہ ز میوہ گیرد رنگ۔

خلقت کی زبان کو خدا کا لفارہ سمجھو۔ — زبانِ خلق نقارۂ خدا۔

خوشامد خدا کو بھی پسند ہے۔ — خوشامد ہر کرا گفتی خوش آید۔

Marfat.com

خواجہ کا گواہ مینڈک ۔	(۱) گواہِ دُزد ، کیسہ بُر ۔
	(۲) گواہ مست ، میفروش ۔

د

دال میں کچھ کالا ہے ۔	این کاسہ نیم کاسہ در زیر دارد ۔
دام کرلئے کام ۔	زر برسرِ پولاد ہنی نرم شود ۔
دانا دشمن بیوقوف دوست سے اچھا ہے ۔	دشمن دانا بہ از دوست نادان ۔
درویش کا غصہ اپنی جان پر ۔	قہرِ درویش بر جانِ درویش ۔
دریا میں رہنا اور مگرمچھ سے بَیر ۔	در دریا ماندن و جنگ با نہنگ کردن ۔
دل کو دل سے راہ ہے ۔	دل بدل راہ دارد ۔
دور کے ڈھول سہانے ۔	آوازِ دُہل از دور خوش است ۔
دور کی صاحب سلامت بھلی	ہیچ آفت نہ رسد گوشۂ تنہائی را ۔
دو ملّاؤں میں مرغی حرام ۔	دیگ شراکت بجوش نمی آید ۔
دودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے ۔	(۱) مار گزیدہ از ریسمان می ترسد ۔
	(۲) کسیکہ از شیر سوخت دوغ پف کردہ خورد ۔
دوست وہ جو آڑے وقت کام آئے ۔	دوست آن باشد کہ گیرد دستِ دوست ۔
	در پریشان حالی و درماندگی ۔
دھن والوں کی ہے یہ دنیا ۔	کراخواستہ است ، کارش آراستہ است ۔

Marfat.com

دھوبی کا کتّا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔	ازین جا ماندہ از آنجا راندہ۔
دُکھ بھرے بی فاختہ کوّا میوے کھائے۔	کو را فرہا دکند و لعل را پرویز یافت۔
دیکھنے اور سُننے میں بڑا فرق ہے۔	شنیدن کی بود مانند دیدن۔
دیکھئے اُونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے	تا بہ بینیم کہ از غیب چہ آید برون
دیگ میں سے ایک چاول دیکھتے ہیں۔	مُشتی نمونہ از خرواری۔
دیوار کے بھی کان ہوتے ہیں۔	دیوار ہم گوش دارد۔

ڈ

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔	غریقی دست انداز دبکاہی۔
ڈھاک کے تین پات۔	مرغ یک پا دارد۔

ر

رام نام جپنا، پرایا مال اپنا۔	مالِ خودم، مالِ خودم، مال مردم ہم مالِ خودم۔
راول کیا جانے چاول کا بھاؤ۔	چہ داند بوزنہ لذّاتِ ادرک
رسّی جل گئی پر بل نہ گیا۔	رسیمان سوخت ولی کجی نہ رفت۔
رنج بن گنج نہیں۔	(۱) نابُردہ رنج گنج میسّر نمی شود۔ (۲) گُل بی خار نچیدہ است کسی۔
رکھ پت رکھا پت۔	عزّت ہر کس بدست آنکس است۔

Marfat.com

روپے کے سب لاگو۔ — زردار را دوست بسیار۔

روپے کو روپیہ کھینچتا ہے۔ — کہ زر زر کشد در جہان گنج گنج۔

روپے کا بول بالا۔ — کرا خواستہ است، کارش آراستہ است۔

روپے کی ڈھال ٹال دے وبال۔ — واکن کیسہ، بخور ہر لیسہ۔

س

سات پانچ کی لاٹھی، ایک جنے کا بوجھ۔ — دو دل یک شود بشکند کوہ را۔

سارا دھن جاتا دیکھئے آدھا دیجے بانٹ۔ — از خانۂ سوختہ ہر چہ برآید سود است۔

سانپ کا کاٹا رسی سے ڈرتا ہے۔ — مار گزیدہ از ریسمان می ترسد۔

سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے۔ — کاری بکن کہ نہ سیخ سوزد نہ کباب۔

سانپ کا بچہ سپولیا۔ — عاقبت گرگ زادہ گرگ شود۔

سانچ کو آنچ نہیں۔ — اگر راستی، کارت آراستی۔

سادھو کا کہاں بسرام، جہاں رات آئی وہیں آرام۔ — درویش ہر کجا کہ شب آید، سرای اوست۔

ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا سوجھتا ہے۔ — بد ہمہ را بدمی داند۔

سانجھے کی ہنڈیا چوراہے میں۔ — دیگ شراکت بجوش نمی آید۔

سب کے ساتھ دُکھ بھی سُکھ۔ — مرگ انبوہ جشنی دارد۔

سب بات کھوٹی پہلے دال روٹی۔ — اوّل طعام بعد کلام۔

Marfat.com

سر منڈاتے ہی اولے پڑے۔ — اوّل پیالہ و دُرد ۔

سستا روئے بار بار مہنگا روئے ایک بار۔ — (۱) ارزان یافتہ خوار باشد۔
(۲) گران بعلّت، ارزان بحکمت۔

سوال گندم جواب چینا۔ — سوال از آسمان، جواب از ریسمان۔

سیکھ دیجئے واکو جا کو سیکھ سُہا۔ — بگوشِ خر لیلیٰن خواندن۔

سیوہ بن میوہ کہاں۔ — ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد۔

سیہ بختی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہے۔ — بوقت تنگدستی آشنا بیگانہ می گردد۔

سہج پکے سو میٹھا ہو۔ — (۱) دیر آید درست آید۔
(۲) درنگ آورد راستی ہا پدید۔
(۳) دیر گفتی، گُل سفتی۔

ش

شکل مومناں کرتوت کافراں۔ — شیخ صورت، دیو سیرت۔

ص

صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے — (۱) صبر تلخ است ولیکن بر شیرین دارد۔
(۲) صبر بر شیرین دارد۔

صحت کی قدر مریض سے پوچھو۔ — قدرِ عافیت کسی داند کہ بمصیبتی گرفتار آید۔

Marfat.com

ض

ضرورت کے وقت گدھے کو بھی باپ، کہتے ہیں۔

از دردِ لا علاجی بہ گربہ می گویند خالہ باجی۔

ط

طویلے کی بلا بندر کے سر۔

بخرد دستش نمی رسید، پالانش رامی زند۔

ع

عقل کا اندھا، گانٹھ کا پورا۔

دیوانہ بکارِ خویش ہشیار۔

عقل مند کو اشارہ کافی ہے۔

دانا بچشمِ ابرو کار میکند۔

علم بڑی دولت ہے۔

توانا بود ہر کہ دانا بود۔

عید کے پیچھے ٹرو۔

مُشتی کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہِ خود باید زد

غ

غرور کا سر نیچا۔

ہر کہ بالد آخر بنالد۔

غرض والا باولا ہوتا ہے۔

صاحب الغرض مجنُون۔

ک

کاغذ کی ہنڈیا بار بار نہیں چڑھتی۔

گلِ کاغذی را بہ شبنم چہ کار۔

Marfat.com

کاغذ کی ناؤ آج نہ ڈوبی کل ڈوبی۔	این سبو گر نشکند امروز فردا بشکند
کام پیارا ہے چام پیارا نہیں۔	بندگی باید پیمبر زادگی درکار نیست
کُتے بھونکتے ہیں قافلے جاتے ہیں	مہ نور می افشاند و سگ بانگ می زند۔
کتنا طوطی کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا۔	خرِ عیسیٰ اگر بمکّہ رود۔ باز آید ہنوز خر باشد۔
کرے کوئی بھرے کوئی۔	بجُرمِ عیسیٰ موسیٰ را گرفتن۔
کرنی بھرنی۔	کردنی خویش آمدنی پیش۔
کنوئیں کی مٹی کنوئیں پر صرف	گلِ چاہ صرف چاہ۔
کنواں کھودنے والے کے لئے کھاتہ تیار۔	چاہ کن را چاہ در پیش۔
کمہار پر بس نہ چلے گدھی کے کان اینٹھے۔	زورش بخر نمی رسد، پالانش را می زند۔
کوّوں کے کوسے ڈھور نہیں مرتے۔	آوازِ سگان کم نہ کند رزق گدا را۔
کوس نہ چلی بابا پیاسی۔	اوّل سفرہ ترشی۔
کہاں راجہ بھوج کہاں گنگا تیلی۔	(۱) چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ (۲) کوہِ موقّر کجا و کاہِ محقّر کجا۔
کہیں کھیت کی سُنیں کھلیان کی۔	سوال از آسمان جواب از ریسمان۔
کھلائے کا نام نہیں رُلائے کا الزام۔	نیکی بر باد گناہ لازم۔
کھری مزدوری چوکھا کام۔	کہ مزدورِ خوشدل کند کار بیش۔
کھونٹی کے بل بندریا ناچتی ہے۔	گوسالہ بزورِ میخ می جہد۔
کھودا پہاڑ، نکلا چوہا۔	کوہ کندن و کاہ بر آوردن۔

Marfat.com

گ

گاؤں بسا نہیں اُچکے پہلے موجود۔ — حوض نہ ساختہ قور باغہ پیدا شد۔

گزر گئی گزران کیا جھونپڑی کیا میدان۔ — گذشت آن چہ گذشت۔

گدھا کیا جانے بسنت کی بہار۔ — خرچہ داند لذتِ قند و نبات۔

گڑ دیئے مریں تو زہر کیوں دیں۔ — کار یکہ بزمی برآید سختی را چہ کار۔

گونگے کی رمزیں گونگے کی ماں ہی جانے۔ — آشنا داند زبانِ آشنا۔

گھر میں نہ سوت نہ کپاس جلاہے سے لٹھم لٹھا۔ — بچّہ در شکم و اِسمش مظفّر۔

گھر کی مرغی دال برابر۔ — دوغ در خانہ ترش است۔

گھر میں دانے نہیں امّاں چلی پسانے۔ — درخانہ آردنی درکوچہ دو تنور۔

گھر کے بھاگ ڈیوڑھی سے نظر آتے ہیں۔ — سالی کہ نکوست از بہارش پیدا۔

گھی بنا دے سالنا بڑی بہو کا نام۔ — زر کار کند مرد لاف زند۔

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔ — (۱) گذشت برگشت ندارد۔
(۲) وقت رفتہ باز نیاید۔

گیا ہے سانپ نکل اب لکیر پیٹا کر۔ — چو کار از دست رفت، پشیمانی چہ سود۔

ل

لاڈ پیار بچّے کا بگاڑ۔ — چوب از بہشت آمدہ است۔

Marfat.com

لڑائی میں مٹھائی نہیں بٹتی۔	در جنگ حلوا نمی بخشند۔
لڑائی کا مول ہانسی، روگ کا گھر کھانسی۔	ظرافتِ آتش افروز، جدائی است.
لڑکا بغل میں ڈھنڈورا شہر میں۔	یار در خانہ و من گرد جہان میگردم۔
لوہے کو لوہا کاٹتا ہے۔	سنگ را سنگ می شکند۔
لوہا بھی لکڑی کے سنگ تر جاتا ہے	بدان را بہ نیکان بہ بخشد کریم۔
لیلیٰ کو مجنوں کی آنکھ سے دیکھنا چاہیئے۔	لیلیٰ را بہ چشم مجنون باید دید۔

م

مایا کو مایا ملے کر کر لمبے ہاتھ۔	زر را زر میکشد۔
مایا ڈھلتی پھرتی چھاؤں ہے۔	نباشد آب دائم در یکی جوئ۔
مرے کو مارے شاہ مدار۔	نزلہ بر عضوِ ضعیف می ریزد۔
مرغی کو تکلے کا گھاؤ بہت ہے۔	در خانۂ مور شبنم طوفان است۔
مفلسی میں آٹا گیلا۔	قوز بالای قوز۔
مدعی سست گواہ چست۔	کاسہ از آتش گرم تر۔
مُنہ سے نکلی ہوئی پرائی بات۔	تیر از کمان جستہ باز نیاید۔
موت سے پہلے دُہائی۔	قبل از مرگ واویلا۔
میاں بیوی راضی تو کیا کریگا قاضی۔	زن راضی، شوہر راضی، گوز بریشِ قاضی۔
موئے باپ کے بڑے بڑے دیدے۔	قدرِ نعمت بعد از زوال۔
مینڈکی کو بھی زکام ہوا۔	قورباغہ آوازہ خوان شد۔

Marfat.com

میٹھا میٹھا ہپ، کڑوا کڑوا تھو۔ جنگ از سرِ شخم، آشتی از سرِ خرمن۔

ن

ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا۔ (۱) خوئ بد را بہانہ بسیار۔

(۲) خطائ خویشتن را کور دائم بر عصا بندد۔

نادان کی دوستی جی کا جنجال۔ دشمن دانا بہ از دوستِ نادان۔

ناداری سو عیبوں کا ایک عیب۔ یک مفلسی صد عیب۔

ناشکرے انسان سے وفادار کتّا بہتر۔ سگِ حق شناش بہ از مردم ناسپاس۔

نانک دُکھیا سب سنسار۔ درین دنیا کسی بی غم نباشد۔

نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی۔ سلیقہ ہا مختلف است۔

نکل جاتی ہے جب خوشبو تو گُل بیکار ہوتا ہے۔ گرامی ہمیشہ بہ بُو است مشک۔

نو نقد نہ تیرہ اُدھار۔ سرکۂ نقد بہ از حلوای نسیہ۔

نہ کرنے کے سو بہانے۔ دل ناخواستہ عذر لبسیار۔

نیا نو دن پرانا سو دن۔ اوّل بہا مُشک بہا۔

نیکی کر دریا میں ڈال۔ نکوئ کن و بچاہ انداز۔

نیکی اور پوچھ پوچھ۔ درکارِ خیر حاجتِ ہیچ استخارہ نیست۔

نہیں محتاج زیور کا بسے خوبی خدا نے دی۔ حاجت مشاطہ نیست روی دلآرام را

Marfat.com

و

وقت وقت کی راگنی بھلی معلوم ہوتی ہے۔	ہر سخن وقتی و ہر نکتہ مقامی دارد۔
وقت نکل جاتا ہے بات رہ جاتی ہے۔	حرف می ماند و وقت نمی ماند۔
ولی کو ولی پہچانتا ہے۔	ولی را ولی می شناسد۔
وہ دن گئے جب خلیل خاں فاختہ اڑایا کرتے تھے۔	آن قدح بشکست و آن ساقی نہ ماند۔

ہ

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔	عیان راچہ بیان۔
ہاتھ میں لیا کاسہ تو پیٹ کا کیا سالنسہ۔	مُلکِ خدا تنگ نیست، پائی مرا لنگ نیست۔
ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔	جو فروختن و گندم نمودن۔
ہر بُرے کو سیدھا کرنے والا۔	ہر فرعونی را موسیٰ۔
ہر چمکنے والی چیز سونا نہیں ہوتی۔	ہر درخشندہ ای طلا نبود۔
ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا۔	ہمت کند سہل دُشوار ہا۔
ہونہار بِروا کے چکنے چکنے پات۔	سالی کہ نکوست از بہارش پیدا۔
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سُنے۔	(۱) کہ نہ کرد و کہ نہ یافت۔ (۲) نہ گو، نہ شنو۔

Marfat.com

ی

یار کی یاری سے غرض، اس کے عیبوں سے کیا غرض۔

دیدۂ دوست عیب بین نہ بود۔

یہ کسے خبر کہ کل کیا ہو گا۔

نامۂ چرخ کس خواندہ نیست۔

یہ کرتوت اور نام اتنا بڑا۔

نامش کلان و دہش ویران۔

یہاں کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔

این زمین را آسمانی دیگر است۔

یونہی پھوئیوں پھوئیوں بھرے جھیل تال۔

قطرہ قطرہ سیلی گردد۔

Marfat.com

باب بیست وچہارم

آمدنامہ

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
آمدن	آنا	آمد	آید	بیا	آیندہ		آمدہ
آوردن	لانا	آورد	آورد۔آرد	بیار	آرِندہ		آوردہ
آختن	تلوار کھینچنا	آخت	آخند۔آخذ				آختہ
آراستن	سنوارنا	آراست	آراید	بیارائے	آرایندہ	جہان آرا	آراستہ
آرامیدن	آرام دینا	آرامید	آرامد	بیارام	آرامندہ	دل آرام	آرامیدہ
آرامیدن	آرام کرنا	آرمید	آرمد				آرمیدہ
آروغیدن	ڈکار لینا	آروغید	آروغد	بیاروغ	آروغیدہ		
آزاریدن	ستانا	آزارید	آزارد	بیازار	آزارندہ	دل آزار	آزاریدہ
آزردن	رنجیدہ ہونا	آزرد	آزارد				آزردہ
آسودن	آرام کرنا	آسود	آساید	بیاسائے	آسائندہ		آسودہ
آزمودن	آزمانا	آزمود	آزماید	بیازما	آزمائندہ	کارآزما	آزمودہ
آشامیدن	پینا	آشامید	آشامد	بیاشام	آشامندہ	درد آشام	آشامیدہ
آشفتن	پریشان کرنا	آشفت	آشوید	بیاشوب	آشوبندہ	شہرآشوب	آشفتہ
	پریشان ہونا						
آغازیدن	شروع کرنا	آغازید	آغازد	بیاغاز	آغازندہ		آغازیدہ

Marfat.com

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
آغشتن	آلودہ ہونا	آغشت					آغشتہ
آفریدن	پیدا کرنا	آفرید	آفریند	بیافرین	آفرینندہ	جہاں آفرین	آفریدہ
آگاہیدن	خبردار ہونا	آگاہید	آگاہد	بیاگاہ	آگاہندہ	خدا آگاہ	آگاہیدہ
آگندن	بھرنا	آگند	آگند	آگن			آگندہ
آلانیدن	آلودہ کرنا	آلانید	آلاید	بیالای	آلایندہ		آلانیدہ
آلودن	آلودہ ہونا	آلود					آلودہ
آماسیدن	سُوجنا	آماسید	آماسد		آماسندہ		آماسیدہ
آمرزیدن	بخشنا	آمرزید	آمرزد	بیامرز	آمرزندہ	آمرنگار	آمرزیدہ
آموختن	سیکھنا سکھانا	آموخت	آموزد	بیاموز	آموزندہ	ادب آموز آموزگار	آموختہ دست آموز
آمودن	بھرنا۔سنوارنا	آمود					آمودہ
آمیختن	ملنا۔ ملانا	آمیخت	آمیزد	بیامیز	آمیزندہ	مردم آمیز مصلحت آمیز	آمیختہ
آویختن	لٹکنا۔لٹکانا	آویخت	آویزد	بیاویز	آویزندہ	دل آویز	آویختہ
آہیختن	تلوار کھینچنا لٹکانا	آہیخت					آہیختہ
ارزیدن	قیمت پانا	ارزید	ارزد	بیرز	ارزندہ	کم ارز	ارزیدہ
اِستادن	کھڑا ہونا	استاد					اِستادہ
اُسترُدن	مونڈنا	استرد			استرندہ	اُسترہ	استردہ
افتادن اوفتادن	گر پڑنا	افتاد	افتد	بیفت		افتاں	افتادہ
افراختن	بلند کرنا	افراخت	افرازد	بیفراز	افرازندہ	سرافراز	افراختہ

Marfat.com

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
افراشتن	بلند کرنا	افراشت					افراشتہ
افزودن	بڑھنا۔بڑھانا	افزود	افزاید	بیفزاے	افزاینده	نورافزا رونافزون	افزوده
افروختن	روشن کرنا	افروخت	افروزد	بیفروز	افروزنده	افروزان عالم افروز	افروختہ
افسردن	ٹھٹھرنا	افسرد	افسرد				افسرده
افشاندن	جھاڑنا پھیوڑنا	افشاند	افشاند	بیفشان	افشانده	ظلافشان	افشانده
افشردن	نچوڑنا	افشرد	افشارد	بیفشار	افشارنده		افشرده دست افشار
افگندن	ڈالنا	افگند	افگند	بیگفن	افگنده	شیرافگن	افگنده
انباردن	پاٹنا ڈھیر کرنا	انبارد	انبارد	بینبار	انبارنده		انبارده
انباشتن	پاٹنا ڈھیر کرنا	انباشت					انباشتہ
انبودن	ایک دوسرے پر چننا	انبوه					انبوده
انجامیدن	تمام ہونا	انجامید	انجامد		انجامنده		انجامیده
انداختن	ڈالنا پھینکنا	انداخت	اندازد	بینداز	اندازنده	تیراندار	انداختہ
اندوختن	جمع کرنا	اندوخت	اندوزد	بیندوز	اندوزنده	غم اندوز	اندوختہ
اندودن	لیپنا ملمع کرنا	اندود	اندايد	بینداے	اندائنده	گل اندائے	اندوده

Marfat.com

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
اندیشیدن	سوچنا	اندیشید	اندیشد	بیندیش	اندیشنده	دوراندیش	اندیشیده
انگاردن	معلوم کرنا	انگارد	انگارد	بینگار	انگارنده		انگارده
انگیختن	اٹھانا۔ابھارنا	انگیخت	انگیزد	بینگیز	انگیزنده	فتنہ انگیز	انگیخته
انگاشتن	معلوم کرنا	انگاشت					انگاشته

ب

باختن	ہارنا۔کھیلنا	باخت	بازد	بباز	بازنده	قمارباز	باخته
باریدن	برسنا۔برسانا	بارید	بارد	بیار	بارنده	اشکبار	باریده
بافتن	بننا	بافت	بافد	بباف	بافنده	پارچہ باف	بافته
بالیدن	زیادہ ہونا جسم کا بڑھنا	بالید	بالد	ببال	بالنده		بالیده
بایستن	ضروری ہونا لائق ہونا	بایست	باید				بایسته
بخشیدن	بخشنا	بخشید	بخشد	ببخش	بخشنده	خطابخش	بخشیده
برآمدن	باہر نکلنا حاصل ہونا بلند ہونا	برآمد	برآید	برآ	برآینده		برآمده
برآوردن	باہر لانا	برآورد	برآورد	برآور	برآورنده		برآورده
برداشتن	اٹھانا	برداشت	بردارد	بردار	بردارنده	علم بردار	برداشته
بُردن	لے جانا	بُرد	بَرد	بُبر	برنده	نامہ بر	بُرده
برشتن	بھوننا	برشت					برشته نیم برشت بریان
برگشتن	پھرنا	برگشت	برگردد				برگشته

Marfat.com

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
بُریدن	کاٹنا	بُرید	بُرد	ببُر	بُرندہ	برّان کیسہ بُر	بریدہ
بستن	باندھنا	بست	بندد	بہ بند		شکستہ بند	بستہ
بودن	ہونا	بود	باشد	بباش	باشندہ	خوش باش	بودہ
بوسیدن	چومنا بوسیدہ ہونا	بوسید	بوسد	ببوس	بوسندہ	زمین بوس	بوسیدہ
بیختن	چھاننا	بیخت	بیزد	بہ بیز	بیزندہ		بیختہ
بوئیدن	بُو دینا سونگھنا	بوئید	بوید	ببوے	بوئندہ	بویا	بوئیدہ

پ

پاریدن	پھاڑنا ٹکڑے کرنا	پارید					پاریدہ
پاشیدن	بکھیرنا چھڑکنا	پاشید	پاشد	بپاش	پاشندہ	پاشان گہرپاش	پاشیدہ
پالودن	صاف کرنا	پالود	پالاید	بپالای	پالائندہ		پالودہ
پائیدن	ٹھہرنا	پائید	پاید	بپای	پایندہ	دیرپائے	پائیدہ
پختن	پکانا	پخت	پزد	بپز	پزندہ	نان پز	پختہ
پذیرفتن	قبول کرنا خالی کرنا	پذیرفت	پذیرد	بپذیر	پذیرندہ	پذیرا پوزش پذیر	پذیرفتہ
پرداختن	مشغول کرنا سنوارنا	پرداخت	پردازد	بپرداز	پردازندہ	چہرہ پرداز	پرداختہ

Marfat.com

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
پرستیدن	پُوجنا	پرستید	پرستد	بپرست	پرستنده	پرستار خداپرست	پرستیده
پرسیدن	پوچھنا	پرسید	پُرسد	بپرس	پرسنده	پرسان	پرسیده
پروردن	پالنا	پرورد	پرورد	بپرور	پرورنده	پروردگار غریب پرور	پرورده
پرهیزیدن	پرہیزکرنا	پرهیزید	پرهیزد	بپرهیز	پرهیزنده		پرهیزیده
پَریدن	اُڑنا	پَرید	پَرد	بپر	پرنده	پرّان	پریده
پُریدن	بھرنا	پُرید	پُرد	بپُر	پُرنده		پُریده
پژمردن	کملانا	پژمرد					پژمرده
پژوهیدن	فکرکرنا	پژوهید	پژوهد	بپژوه	پژوهنده	حق پژوه	پژوهیده
پسندیدن	پسندکرنا	پسندید	پسندد	به پسند	پسندنده	حق پسند	پسندیده
پنداشتن	معلوم کرنا	پنداشت	پندارد	به پندار	پندارنده		پنداشته
پوشیدن	چھپانا پہننا	پوشید	پوشد	بپوش	پوشنده	خطاپوش	پوشیده
پوئیدن	دوڑنا	پوئید	پوید	بپوے	پوینده	پویان	پوئیده
پیچیدن	لپٹنا لپیٹنا	پیچید	پیچد	بپیچ	پیچنده	سرپیچ پیچان	پیچیده
پیراستن	سنوارنا چھانٹنا	پیراست	پیراید	به پیرائے	پیرایندہ	باغ پیرائے	پیراستہ
پیمودن	ناپنا	پیمود	پیماید	به پیمائے	پیمایندہ	بادیہ پیما	پیمودہ
پیوستن	ملنا ملانا	پیوست	پیوندد	به پیوند			پیوستہ

Marfat.com

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول

ت

تاختن	دوڑنا	تاخت	تازد	بتاز	تازنده	یکه تاز	تاخته
	دوڑانا					تابان	
تافتن	چمکنا	تافت	تابد	بتاب	تابنده	عالم تاب	تافته
تپیدن	تپنا	تپید	تپد	بتپ	تپنده	تپان	تپیده
تراشیدن	چھیلنا کاٹنا	تراشید	تراشد	بتراش	تراشنده	موتراش	تراشیده
تراویدن	ٹپکنا	تراوید	تراود				تراویده
ترسیدن	ڈرنا	ترسید	ترسد	بترس	ترسنده	ترسان	ترسیده
						خداترس	
ترکیدن	شق ہونا	ترکید	ترکد		ترکنده		ترکیده
تفتن	گرم ہونا	تفت					تفته
تفیدن	گرم ہونا	تفید	تفد			تفان	تفیده
تنیدن	تننا	تنید	تند	بتن	تننده		تنیده
توانستن	سکنا	توانست	تواند			توانا	توانسته

ج

جستن	کودنا	جست	جهد	بجهه	جهنده	جهان	جسته
جستن	ڈھونڈنا	جست	جوید	بجو	جوینده	جویان	جسته
جنبیدن	ہلنا	جنبید	جنبد	بجنب	جنبیده	جنبان	جنبیده
جوشیدن	اُبلنا	جوشید	جوشد	بجوش	جوشنده	جوشان	جوشیده

Marfat.com

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول

چ

چریدن	غالب ہونا	چرید	چرد	بچرب	چربندہ		چربیدہ
چریدن	چرنا	چرید	چرد	بچر	چرندہ		چریدہ
چسپیدن	لپٹنا	چسپید	چسپد	بچسپ	چسپندہ	چسپان دلچسپ	چسپیدہ
چشیدن	چکھنا	چشید	چشد	بچش	چشندہ	نمک چش	چشیدہ
چکیدن	ٹپکنا	چکید	چکد	بچک	چکندہ	خون چکان	چکیدہ
چمیدن	لچکنا	چمید	چمد	بچم	چمندہ	چمان	چمیدہ
چیدن	چننا	چید	چیند	بچین	چیندہ	خوشہ چین	چیدہ

خ

خاریدن	کھجانا	خارید	خارد	بخار	خارندہ	پشت خار	خاریدہ
خاستن	اُٹھنا	خاست	خیزد	بخیز	خیزندہ	سحر خیز	خاستہ
خائیدن	چبانا	خائید	خاید	بخاے	خایندہ	ژاژ خا	خائیدہ
خراشیدن	چھیلنا	خراشید	خراشد	بخراش	خراشندہ	دلخراش	خراشیدہ
خرامیدن	مٹکنا	خرامید	خرامد	بخرام	خرامندہ	خوش خرام	خرامیدہ
خروشیدن	شور کرنا	خروشید	خروشد	بخروش	خروشندہ	خروشان	خروشیدہ
خریدن	مول لینا	خرید	خرد	بخر	خرندہ	ارزان خر خریدار	خریدہ
خزیدن	گھسنا	خزید	خزد	بخز	خزندہ	خزان	خزیدہ
خستن	زخمی	خست					خستہ

Marfat.com

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
خفتن	سونا	خفت	خسپد	بخفت بخسپ			خفته
خلیدن	چبھونا	خلید	خلد		خلنده		خلیده
خموشیدن	چپ رہنا	خموشید	خموشد	بخموش	خموشنده	خاموش	خموشیده
خمیدن	ٹیڑھا ہونا	خمید	خمد	بخم			خمیده
خنبیدن	تالی بجانا	خنبید	خنبد	بخنب	خنبنده		خنبیده
خندیدن	ہنسنا	خندید	خندد	بخند	خندنده	خندان	خندیده
خوابیدن	سونا	خوابید	خوابد	بخواب	خوابنده		خوابیده
خواستن	چاہنا	خواست	خواہد	بخواہ	خواہنده	خواہان خیرخواہ	خواستہ
خواندن	پڑھنا	خواند	خواند	بخوان	خواننده	خوانان قرآن خوان	خوانده
خوردن	کھانا	خورد	خورد	بخور	خورنده	خونخوار غم خوار	خورده
خوشیدن	سوکھنا	خوشید	خوشد	بخوش	خوشنده		خوشیده
خیسیدن	تر ہونا	خیسید	بخس				خیسیده

د

دادن	دینا	داد	دہد	بدہ	دہنده	نان دہ	داده
داشتن	رکھنا	داشت	دارد	بدار	دارنده	مال دار	داشته
درخشیدن	چمکنا	درخشید	درخشد	بدرخش	درخشنده	درخشان	درخشیده
درفشیدن	کانپنا۔چمکنا	درفشید	درفشد	بدرفش	درفشنده		درفشیده
دانستن	جاننا	دانست	داند	بدان	داننده	حساب دان	دانسته

Marfat.com

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
دریدن	پھاڑنا	درید	درد	بدر	درندہ	مردم در	دریدہ
دزدیدن	چرانا	دزدید	دزدد	بدزد	دزدندہ	آب دزد	دزدیدہ
دمیدن	اگنا پھونکنا طلوع کرنا	دمید	دمد	بدم	دمندہ	دمان	دمیدہ
دوختن	سینا	دوخت	دوزد	بدوز	دوزندہ	خیمہ دوز	دوختہ
درودن	کاٹنا	درود	درود	بدرو			درودہ
دوشیدن	دوہنا	دوشید	دوشد	بدوش	دوشندہ		دوشیدہ
دویدن	دوڑنا	دوید	دود	بدو	دوندہ	تیزدو دوان	دویدہ

ر

راندن	ہانکنا۔چلانا	راند	راند	بران	رانندہ	حکمران	راندہ
ربودن	لیجانا۔چمکنا	ربود	رباید	ببر با	رباینده	دل رُبا	ربودہ
رخشیدن	چمکنا	رخشید	رخشد	برخش	رخشندہ	رخشان	رخشیدہ
رزیدن	رنگنا	رزید	رزد	برز	رزندہ	رنگریز	رزیدہ
رُستن	چھوٹنا	رَست					رُستہ
رُستن	اگنا	رُست					رُستہ
رفتن	جانا۔چلنا	رفت	رَود	برو	روندہ	روان راہ رو	رفتہ
رُفتن	جھاڑو دینا	رُفت	روبد	بروب	روبندہ	روبان خاکروب	رُفتہ
رقصیدن	ناچنا	رقصید	رقصد	برقص	رقصندہ	رقصان	رقصیدہ

Marfat.com

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
رنجیدن	آزردہ ہونا رنج ہونا	رنجید	رنجد	برنج	رنجندہ	رنجان زودرنج	رنجیدہ
روئیدن	اُگنا	روئید	روید		روئندہ	خودرو	روئیدہ
رمیدن	بھاگنا	رمید	رَمَد	برم	رمندہ	رمان	رمیدہ
رہیدن	چھوٹنا	رہید	رہد	برہ	رہندہ	رہا	رہیدہ
ریختن	گرانا. ہٹنا چھڑکانا	ریخت	ریزد	بریز	ریزندہ	عرق ریز	ریختہ
ریدن	ہگنا	رید	رید	بری			ریدہ
ریسیدن	کاتنا	ریسید	ریسد	بریس	ریسندہ		ریسیدہ
رسیدن	پہنچنا	رسید	رسد	برس	رسندہ	فریادرس	رسیدہ
رِشتن	کاتنا	رشت					رشتہ

ز

زادن	جننا	زاد					زادہ آدم زادہ
زائیدن	جننا	زائید	زاید	زاے	زایندہ	حادثہ زائے	زائیدہ
زاریدن	رونا	زارید	زارد			زار	زاریدہ
زدن	مارنا	زد	زند	بزن	زنندہ	شمشیرزن	زدہ
زدودن	صیقل کرنا	زدود	زداید	بزدای	زدایندہ	غم زدائے	زدودہ
زلیستن	جینا	زلیست	زید	بزی	زندہ		زلیستہ

Marfat.com

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول

ژ

ژولیدن	اُلجھنا	ژولید					ژولیدہ

س

ساختن	بنانا مؤفقت کرنا	ساخت	سازد	بساز	سازندہ	کارساز	ساختہ
سائیدن	پیسنا	سائید	ساید	بسای	سائندہ	سرمہ سا	سائیدہ
سپردن	سونپنا	سپرد	سپارد	بسپار	سپارندہ	جانسپار	سپردہ
سپوختن	چبھونا نکالنا	سپوخت					سپوختہ
سپوزیدن	چبھونا نکالنا	سپوزید	سپوزد	بسپوز	سپوزندہ		سپوزیدہ
ستاندن	لینا	ستاند	ستاند	بستان	ستاندہ	کشورستان	ستاندہ
ستائیدن	تعریف کرنا	ستائید	ستاید	بستای	ستائندہ	خودستا	ستائیدہ
ستدن	لینا	ستد					
سترون	مونڈنا صاف کرنا	سترد			سترندہ	اُسترہ	سترودہ
ستودن	تعریف کرنا	ستود					ستودہ
ستیزیدن	لڑنا	ستیزید	ستیزد	بستیز	ستیزندہ	ستیزان	ستیزیدہ
سرائیدن	گانا	سرائید	سراید	بسرائے	سرائندہ	نغمہ سرا	سرائیدہ
سرشتن	گوندھنا	سرشت					سرشتہ

Marfat.com

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
سزیدن	لائق ہونا	سزید	سزد		سزندہ	سزاوار	
سُفتن	پرونا	سُفت					سفتہ
سگالیدن	اندیشہ کرنا	سگالید	سگالد	بسگال	سگالندہ	خیرسگال	سگالیدہ
سنجیدن	تولنا	سنجید	سجد	بسنج	سنجندہ	گہرسنج	سنجیدہ
سوختن	جلنا	سوخت	سوزد	بسوز	سوزندہ	سوزان	سوختہ
	جلانا					دلسوز	
سُودن	گھسنا	سُود					سُودہ

ش

شاشیدن	پیشاب کرنا	شاشید	شاشد		شاشندہ		شاشیدہ
شائستن	لائق ہونا	شاست				شایان	شائستہ
شپلیدن	سیٹی بجانا	شپلید	شپلد				شپلیدہ
شتافتن	دوڑنا	شتافت	شتابد	بشتاب	شتابندہ	شتابان	شتافتہ
شدُن	ہونا، جانا	شد	شود	بشو	شوندہ		شدہ
شستن	دھونا	شست	شوید	بشو	شوئندہ	پارچہ شو	شستہ
شکستن	توڑنا	شکست	شکند	بشکن	شکنندہ	بت شکن	شکستہ
شکیبیدن	صبر کرنا	شکیبید	شکیبد	بشکیب	شکیبندہ		شکیبیدہ
شکوخیدن	ٹھوکر کھانا	شکوخید	شکوخد	بشکوخ	شکوخندہ		شکوخیدہ
شگافتن	پھاڑنا، چیرنا	شگافت	شگافد	بشگاف	شگافندہ	خارا شگاف	شگافتہ
شمردن	گننا	شمرد	شمارد	بشمار	شمارندہ	اختر شمار	شمردہ
شگفتن	کھلنا	شگفت	شگفد				شگفتہ
شناختن	پہچاننا	شناخت	شناسد	بشناس	شناسندہ	حق شناس	شناختہ

Marfat.com

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
شنفتن	سُننا	شنفت					شنفته
شنودن	سُننا	شنود					شنوده
شنیدن	سُننا	شنید	شنود	بشنو	شنونده	شنوا	شنیده
	سُونگھنا					حق شنو	
شوریدن	شور کرنا	شورید	شورد			سلح شور	شوریده
	برہم ہونا						

ط

طپیدن	بیقرار ہونا	طپید	طپد	بطپ	طپنده	طپان	طپیده
طرازیدن	نقش کرنا	طرازید	طرازد	بطراز	طرازنده	صورت طراز	طرازیده
طلبیدن	بلانا۔ چاہنا	طلبید	طلبد	بطلب	طلبنده	طلبگار	طلبیده
	طلب کرنا					حق طلب	

غ

غارتیدن	لُوٹنا	غارتید	غارتد				غارتیده
غلطیدن	لوٹنا	غلطید	غلطد	بغلط	غلطنده	غلطاں	غلطیده
	لپٹنا						
غنودن	اونگھنا	غنود					غنوده

ف

فتادن	گرنا۔ پڑنا	فتاد	فتد				فتاده
فرستادن	بھیجنا	فرستاد	فرستد				فرستاده

Marfat.com

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
فرسودن	گھسنا	فرسود	فرساید	بفرسا	فرسائندہ	جاں فرسا	فرسودہ
فرمودن	فرمانا	فرمود	فرماید	بفرما	فرمائندہ	کارفرما	فرمودہ
فروختن	بیچنا	فروخت	فروشد	بفروش	فروشندہ	حلوافروش	فروختہ
فریفتن	فریب کھانا فریب دینا	فریفت	فریبد	بفریب	فریبندہ	ابلہ فریب	فریفتہ
فزودن	زیادہ کرنا زیادہ ہونا	فزود	فزائد	بفزائے	فزائندہ	راحت فزا	فزودہ
فسردن	ٹھٹھرنا	فسرد					فسردہ
فشاندن	جھاڑنا	فشاند	فشاند	بفشان	فشاندہ	درفشان	فشاندہ
فشردن	نچوڑنا	فشرد	فشارد	بفشار	فشارندہ		فشردہ
فگندن	ڈالنا	فگند	فگند	بفگن	فگنندہ	سایہ فگن	فگندہ
فہمیدن	سمجھنا	فہمید	فہمد	بفہم	فہمندہ	سخن فہم	فہمیدہ

ک

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
کاستن	گھٹنا گھٹانا	کاست					کاستہ
کاشتن	بونا	کاشت	کارد	بکار	کارندہ	تخم کار	کاشتہ
کافتن	کھودنا	کافت	کادد	بکاد			کافتہ
کاویدن	کھودنا	کاوید	کاود	بکاد	کاوندہ		کاویدہ
کاہیدن	گھٹنا گھٹانا	کاہید	کاہد	بکاہ	کاہندہ	جان کاہ	کاہیدہ
کردن	کرنا	کرد	کند	بکن	کنندہ	نصیحت کن گریہ کنان	کردہ

Marfat.com

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
کشادن	کھولنا	کشاد	کشاید	بکشا	کشائندہ	مشکل کشا	کشادہ
کشتن	مار ڈالنا	کشت	کشد	بکش	کشندہ	دشمن کُش	کشتہ
کِشتن	بونا	کِشت					کِشتہ
کشودن	کھولنا کُھلنا	کشود					کشودہ
کشیدن	کھینچنا	کشید	کشد	بکش	کشندہ	گردن کش دامن کشان	کشیدہ
کفیدن	پھٹنا	کفید					کفیدہ
کندن	کھودنا	کند	کند	بکن	کنندہ	چاہ کن	کندہ
کندیدن	کھودنا	کندید	کندد	بکند			کندیدہ
کوشیدن	کوشش کرنا	کوشید	کوشد	بکوش	کوشندہ	سخت کوش	کوشیدہ
کوفتن	کوٹنا	کوفت	کوبد	بکوب	کوبندہ	کوبان زدکوب	کوفتہ

گ

گدافتن	پگھلانا۔گھلنا پگھلنا	گداخت	گدازد	بگداز	گدازندہ	جانگداز	گداختہ
گذاشتن	چھوڑنا	گذاشت	گذارد	بگذار	گذارندہ		گذاشتہ
گذشتن	گذرنا	گذشت	گذرد	بگذر	گذرندہ		گذشتہ
گرائیدن	خواہش کرنا	گرائید	گراید	بگرائے	گرائندہ		گرائیدہ
گردیدن	پھرنا۔ہونا	گردید	گردد	بگرد	گردندہ	گوچہ گرد	گردیدہ
گرفتن	لینا۔پکڑنا فرض کرنا	گرفت	گیرد	بگیر	گیرندہ	دامن گیر	گرفتہ

Marfat.com

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
گرویدن	رغبت کرنا	گرویید	گرود	بگرو	گرونده		گرویده
گریختن	بھاگنا	گریخت	گریزد	بگریز	گریزنده	گریزان	گریختہ
گریستن	رونا	گریست	گرید	بگری	گریندہ	گریان	گریستہ
گذاردن	ادا کرنا	گزارد	گزارد	بگزار	گزارندہ	نمازگزار	گزاردہ
گزیدن	کاٹ کھانا	گزید	گزد	بگر بگزا	گزندہ	لب گزا مردم گزا	گزیدہ
گزیدن	چن لینا	گزید	گزیند	بگزین	گزینندہ	خلوت گزین	گزیدہ
گاردن	چھوڑنا۔کھانا	گازد	گارد	بگار	گارندہ	غم گسار	گسارہ
گستردن	بچھانا	گسترد	گسترد	بگستر	گسترندہ	کرم گستر	گستردہ
گسستن	توڑنا۔ٹوٹنا	گسست					گسستہ
گسیختن	توڑنا۔ٹوٹنا	گسیخت	گسلد	بگسل	گسلندہ	جانگسل	گسیختہ
گشتن	بھرنا۔ہونا	گشت					گشتہ
گفتن	کہنا	گفت	گوید	بگو	گوئندہ	گویا	گفتہ
گماشتن	مقرر کرنا	گماشت	گمارد	بگمار	گمارندہ		گماشتہ
گنجیدن	سمانا	گنجید	گنجد	بگنج	گنجندہ		گنجیدہ
گواریدن	ہضم کرنا	گوارید	گوارد	بگوار	گوارندہ		گوارید ہ

ل

لائیدن	شور کرنا بیہودہ بکنا	لائید	لاید	بلائے	لائندہ		لائیدہ
لافیدن	فضول بکنا	لافید	لافد	بلاف	لافندہ	لاف زن	لافیدہ
لرزیدن	کانپنا	لرزید	لرزد	بلرز	لرزندہ	لرزان	لرزیدہ

Marfat.com

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
لغزیدن	پھسلنا	لغزید	لغزد	بلغز	لغزنده	لغزان	لغزیده
لیسیدن	چاٹنا	لیسید	لیسد	بلیس	لیسنده	کاسه لیس	لیسیده

م

مالیدن	ملنا	مالید	مالد	بمال	مالنده	مالان پامال	مالیده
ماندن	رہنا	ماند	ماند	بمان	مانده	شادمان	مانده
مانستن	مشابہ ہونا	مانست	ماند	بمان	مانده	مانا	مانسته
مُردن	مرنا	مُرد	میرد	بمیر	میرنده		مُرده
مکیدن	چُوسنا	مکید	مکد	بمک	مکنده		مکیده

ن

نازیدن	ناز کرنا	نازید	نازد	بناز	نازنده	نازان	نازیده
نالیدن	شور کرنا	نالید	نالد	بنال	نالنده	نالان	نالیده
نامیدن	نام رکھنا	نامید	نامد	نامنده	نامنده		نامیده
نبشتن	لکھنا	نبشت					نبشته
نشستن	بیٹھنا	نشست	نشیند	بنشین	نشیننده	خاک نشین	نشسته
نکوہیدن	ملامت کرنا بدی کرنا	نکوہید			نکوہنده		نکوہیده
نگاشتن	دیکھنا	نگاشت	نگارد	بنگار	نگارنده	صورت نگار	نگاشته
نگریستن	دیکھنا	نگریست	نگرد	بنگر	نگرنده	نگران	نگریسته

Marfat.com

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
نمودن	دکھانا۔کرنا	نمود	نماید	بنما	نمایندہ	نمودار۔رہنما نمایان	نمودہ
نواختن	نوازنا۔بجانا	نواخت	نوازد	بنواز	نوازندہ	بندہ نواز	نواختہ
نوَردیدن	لپیٹنا	نوردید	نوَردد	بنورد	نوردندہ	رہ نورد	نوردیدہ
نوشتن	لپیٹنا	نُوشت					نوشتہ
نوشتن	لکھنا	نوشت	نویسد	بنویس	نویسندہ	نویسان خوشنویس	نوشتہ
نوشیدن	پینا	نوشید	نوشد	بنوش	نوشندہ	مے نوش	نوشیدہ
نہادن	رکھنا	نہاد	نہد	بنہ	نہندہ		نہادہ
نہفتن	چھپنا	نہفت					نہفتہ
نیوشیدن	سُننا	نیوشید	نیوشد	نیوش	نیوشندہ	سخن نیوش	نیوشیدہ

و

واخیدن	دُھنکنا	واخید	واخد		واخندہ		واخیدہ
ورزیدن	اختیار کرنا ورزش کرنا	ورزید	ورزد	بورز	ورزندہ	ورزش	ورزیدہ
ورغلانیدن	بہکانا	ورغلانید	ورغلاند				ورغلانیدہ
وزیدن	ہوا چلنا	وزید	وزد				

ہ

ہراسیدن	ڈرنا	ہراسید	ہراسد	بہراس	ہراسندہ	ہراسان	ہراسیدہ

Marfat.com

مصدر	معنی مصدر	ماضی مطلق	مضارع	امر	اسم فاعل قیاسی	اسم فاعل سماعی	اسم مفعول
ہشتن	چھوڑنا	ہشت					ہشتہ
ہلیدن	چھوڑنا	ہلید	ہلد	بہل	ہلندہ		ہلیدہ

ی

یارستن	سکنا	یارست	یارد				یارستہ
یافتن	پانا	یافت	یابد	بیاب	یابندہ	کامیاب	یافتہ

Marfat.com

کتابیات

۱۔ آمدن سی لفظی (فارسی ۔ ترجمہ اُردو)

لاہور : شیخ محسن علی تاجر کتب ، ۳۱ ص ، ۳۲۲ ہجری

۲۔ آمدن سی لفظی (فارسی ۔ اُردو)

بمبئی : مطبع علوی ، ۲۴ ص ۱۳۲۷ھ

۳۔ آمدن نامہ (فارسی ۔ اُردو)

بمبئی : چاپخانۂ محمدی ۔ ۲۵ ص ۱۸۸۷ء

۴۔ دستور جامع زبان فارسی (فارسی)

تالیف : عبدالرحیم ہمایوں فرخ

ایران ۔ تہران ۔ چاپخانۂ علی اکبر علمی ۔ ۱۲۷۱ ص ، ۱۳۳۹ خ

۵۔ دستور زبان فارسی (فارسی)

تالیف : عبدالعظیم خان قریب

ایران ۔ تہران ۔ انتشارات علمیہ اسلامیہ ، ۲۲۳ ص ، ۱۳۳۹ خ

۶۔ دستور زبان فارسی (فارسی)

تالیف : ڈاکٹر محمد دبیر سیاقی

ایران ، تہران ، چاپخانۂ حیدری ،

۲۷۶ ص ۔ ۱۳۵۲ خ

Marfat.com

۷۔ دستور زبان فارسی (فارسی)

تالیف : ڈاکٹر پرویز ناتل خانلری

ایران، تہران: انتشارات، بنیاد فرہنگ،

۳۷۸ ص ، ۱۳۵۱ھ

۸۔ دستور زبان فارسی (فارسی)

تالیف : ڈاکٹر محمد خزائلی ۔ سید ضیا الدین میر میران

ایران، تہران، انتشارات جاویدان،

۱۶۴ ص ، ۱۳۵۱ خ

۹۔ دستور زبان فارسی نوین (فارسی)

تالیف : علی شہبازی

ایران، تہران، مؤسسۂ افشار،

۱۵۶ ص ، ۱۳۵۳ خ

۱۰۔ دستور مختصر زبان فارسی (فارسی)

تالیف : ڈاکٹر طلعت بصاری

ایران، تہران، کتابخانۂ ظہوری،

۲۲۸ ص ، ۱۳۴۶ خ

۱۱۔ دستور نامہ (فارسی)

تالیف : ڈاکٹر محمد جواد مشکور

ایران، تہران، مؤسسۂ مطبوعاتی شرق، ۳۸۴ ص، ۱۹۷۲ء

۱۲۔ دستور نامۂ فارسی (فارسی)

تالیف : مولوی حکیم حسین شریف حکمی بنگلور

Marfat.com

دہلی، چاپخانہ مجتبائی ، ۳۱۲ ص ، ۱۹۰۴ء

۱۳۔ قواعد فارسی (فارسی۔اُردو)

تالیف : روشن علی جونپوری

کلکتہ، مسیح الزمان ، ۲۰۰ ص ۱۹۰۴ء

۱۴۔ کلید ترجمۂ فارسی (فارسی۔اُردو)

از مولوی محمد عبداللہ

لاہور: حاجی فرمان علی اینڈ سنز ، ۴۰۰ ص

۱۵۔ مصدر فیوض (فارسی۔اُردو)

تالیف : نذیر الدین حسن

کراچی : محمد سعید اینڈ سنز ، ۸۰ ص ، ۱۹۳۳ء

۱۶۔ مصدر ہائے فارسی (فارسی۔اُردو)

لاہور : جے، ایس۔سنت سنگھ ، ۲۱ ص

Marfat.com



Marfat.com



Marfat.com